﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 20 | جمعۃ المبارک 17 مئی 2013ء | 06 رجب 1434 ہجری قمری ✿ 17 ہجرت 1392 ہجری شمسی | شمارہ 20

نورِ الٰہی کی پناہ

سفر طائف سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:
اے اللہ میں تیرے عزت والے چہرے کے نور کی پناہ مانگتا ہوں جس سے زمین و آسمان روشن ہیں اور جس نے اندھیروں کو منور کر دیا ہے اور جس کے ساتھ دنیا و آخرت کے معاملات درست ہوتے ہیں کہ تیرا غضب مجھ پر نازل ہو یا میں تیری ناراضگی کا مورد ٹھہروں۔ تیرے سوا کسی کو کوئی طاقت اور قوت حاصل نہیں۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 420 باب سعی الرسول الیٰ ثقیف)

اللہ تعالیٰ نے بیشمار دفعہ قرآنِ کریم میں تقویٰ پر چلنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھے ہزاروں دفعہ یہ الہام ہوا ہے کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔ پس اپنے ایمان کی فصلوں اور باغوں کی جڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے اور اُن کو ثمر دار بنانے کے لئے تقویٰ پر ہی چلنا ہوگا۔ آپ لوگ جو آج یہاں مختلف قوموں، مختلف ملکوں سے، مختلف جگہوں سے آئے ہوئے ہیں، مختلف قبیلوں، ذاتوں اور خاندانوں کے ہیں، آپ کی پہچان یہی ہے کہ احمدی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں پیدا کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔

اب وہ وقت دُور نہیں ہیں جب ہم یہ نظارے دیکھیں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حج کے موقع پر بھی اس طرح تمام احمدی ایک جگہ اکٹھے ہوں گے۔

یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی دعاؤں میں سست نہ کرے۔ یاد رکھیں، یہی ہمارا سرمایہ حیات ہے اور اِس دنیا میں بھی ان دعاؤں نے ہی کام آنا ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور اُس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے عاجزانہ دعاؤں نے ہی کام آنا ہے۔

جب نیک نیتی کے ساتھ اس نظام سے وابستہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ پیدا کرائے گا۔ آپ کو بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ پس آگے بڑھیں اور اس پاک نظام میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

تقویٰ پر چلنے کا عزم اور اُس کے لئے دعا ضروری ہے۔ اللہ کے خوف اور آنکھ کے پانی سے تقویٰ کی جڑوں کو مضبوط کریں اور نیکیوں کی لہلہاتی فصلوں سے اپنی خوبصورتی اور حسن میں اضافہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہ خوشخبری بھی دی کہ اگر تم تقویٰ پر قائم رہے، اُس کی مضبوط جڑیں تمہارے دلوں میں قائم رہیں تو اُس کے رسیلے اور میٹھے پھلوں میں سے ایک نعمت جو خلافت کی نعمت ہے اس کا بھی جماعت میں قیام رہے گا۔ پس اس نعمت سے بھی اگر فائدہ اُٹھانا ہے تو تقویٰ کی جڑوں کو اپنے دلوں میں مضبوط کرنا ہوگا۔

اے مسیح محمدی کی سرسبز شاخو! خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے روشن، تابناک، چمکدار مستقبل کی ضمانت دی ہے۔ پس تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اُس سے فیض پاتے چلے جاؤ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درختِ وجود کی سرسبز اور ثمر دار شاخیں بنتے چلے جاؤ۔

افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 دسمبر 2005ء برموقع جلسہ سالانہ قادیان۔ بمقام قادیان دارالامان (انڈیا)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔
(سورۃ الحجرات:14)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کے 114 ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور سب شامل ہونے والوں کو اُس مقصد کا حاصل کرنے والا بنائے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ کا آغاز فرمایا تھا اور تمام شاملین کو اُن تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔ گزشتہ دو خطبوں میں بھی میں اسی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں۔ وہ مقصد ایسا ہے کہ جس کی طرف بار بار توجہ دلانی بھی ضروری ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے میں ہی ہماری بچت ہے، زندگی اور بقا ہے۔ اور یہی ایک ایسی بنیادی چیز ہے جس کو اگر ہم نے حاصل کر لیا تو دنیا و آخرت میں کامیاب ہو گئے۔ اور یہ مقصد ہے تقویٰ کا حصول۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ مصرع ترتیب فرمایا کہ :

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

تو اللہ تعالیٰ نے فوراً اس کی تائید میں الہاماً آپ کو یہ مصرع عطا فرمایا کہ:

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

(الحکم نمبر 45 جلد 5 مورخہ 10 دسمبر 1901ء صفحہ 3 کالم 1)

پس اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث بننا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے پھل کھانے ہیں، اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہے تو اس جڑ کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اس کی نشوونما کے لئے تمام ضروری لوازمات پورے کرنے ہوں گے۔ اس کو کھاد کی بھی

ضرورت ہے، اس کو پانی کی بھی ضرورت ہے، اس کو جڑی بوٹیوں سے صاف رکھنے کی بھی ضرورت ہے۔ ایسی آکاس بیلوں سے محفوظ رکھنا ہے جو بڑے بڑے درختوں سے بھی اگر چمٹ جائیں تو اُن کی رونق کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ کھادیں، یہ خوراک اللہ تعالیٰ کے وہ تمام احکامات ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔ جو نیکیوں کی فصلوں اور پھلوں کو ہرا بھرا رکھتی ہیں۔ اس کی آبیاری اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے، اُس کے حضور جھکتے ہوئے آنکھوں سے نکلے ہوئے آنسو ہیں۔ ان فصلوں کی نلائی، کٹائی، اُس کو جڑی بوٹیوں سے پاک کرنا اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے تمام نواہی سے بچنا ہے۔ تمام برائیوں کو اپنے دل کی زمین سے نکال باہر پھینکنا ہے۔ تبھی یہ جڑیں زمین میں گہری اور مضبوط ہوں گی اور تبھی ان جڑوں سے خوراک حاصل کرنے والی فصلیں اور باغ ثمر دار ہوں گے۔ تبھی اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظریں ایسے دلوں پر پڑیں گی اور تبھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ان رسیلے اور میٹھے پھلوں سے فائدہ اُٹھا سکے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلسہ سالانہ کے موقع پر ہی اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں کہ:

''اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:129)''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 7۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

یقیناً اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ کا طریق اختیار کیا ہو اور جو نیکوکار ہوں۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ اُن کی حمایت اور نصرت میں ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ تقویٰ کہتے ہیں بدی سے پرہیز کرنے کو اور مُحْسِنُوْن وہ ہوتے ہیں جو اتنا ہی نہیں کہ بدی سے پرہیز کریں بلکہ نیکی بھی کریں۔ اور پھر یہ بھی فرمایا: لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی (یونس:27) یعنی ان نیکیوں کو بھی سنوار سنوار کر کرتے ہیں''۔ فرمایا کہ ''مجھے یہ وحی بار بار ہوئی۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ (النحل:129) اور اتنی مرتبہ ہوئی ہے کہ مَیں گن نہیں سکتا۔ خدا جانے دو ہزار مرتبہ ہوئی ہو۔ اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں یا صرف خشک خیالی ایمان سے راضی ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت اُسی وقت ملے گی جب سچا تقویٰ ہو اور پھر نیکی ساتھ ہو''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 653-652۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اس سچے تقویٰ کو حاصل کرنے کے لئے اور نیکیاں بجا لانے کے لئے ہر احمدی کو ہر وقت کوشش کرنی چاہئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے صرف احمدی ہو جانا کافی نہیں ہے۔ صرف بیعت کر لینے سے یا اتنا کہہ دینے سے بات نہیں بنے گی کہ ہم فلانے احمدی کی اولاد ہیں جس نے جماعت کی خدمت میں ایک نام پیدا کیا تھا۔ یا ہم فلاں صحابی کی اولاد ہیں جس نے جماعت کی خاطر یہ یہ قربانیاں دی تھیں، یا فلاں شہید ہمارا رشتہ دار ہے جو جماعت کی خاطر شہید ہوا۔ یا ہم فلاں خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہمارے ساتھ معاملہ تقویٰ اور نیکیاں بجا لانے کی کوشش کو دیکھ کر کرنا ہے۔

اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی بیٹی تھیں، اُن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما دیا کہ فاطمہ یہ نہ سمجھنا کہ تم اللہ کے نبی کی بیٹی ہو۔ اس لئے تمہارے ساتھ نرمی کا معاملہ ہوگا، بخشش کا معاملہ ہوگا۔ نہیں، بلکہ تمہارے اعمال ہی تمہارے کام آئیں گے۔

(صحیح بخاری کتاب الوصایا باب هل یدخل النساء و الولد فی الاقارب۔ حدیث 2753)

یہ ٹھیک ہے کہ کوئی صرف اور صرف کُلّی طور پر اپنے عملوں کی وجہ سے نہیں بخشا جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہونا بھی ضروری ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تقویٰ پر چلنا اور نیکیاں بجا لانے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بیشمار دفعہ قرآنِ کریم میں تقویٰ پر چلنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور اسی لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھے ہزاروں دفعہ یہ الہام ہوا ہے کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے ہی خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں تمام اوامر و نواہی کی تفصیل کھول کر بیان فرما دی ہے۔

پس اپنے ایمان کی فصلوں اور باغوں کی جڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے اور اُن کو ثمر دار بنانے کے لئے تقویٰ پر ہی چلنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا ہوگا۔ تمام نیکیاں اختیار کرنے کی کوشش کرنی ہوگی اور تمام برائیوں کو بیزار ہو کر ترک کرنا ہوگا۔ کیونکہ اس کے بغیر، جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے، نہ آباؤ اجداد کی بزرگی کام آئے گی، نہ کوئی خاندان کام آئے گا، نہ کوئی قبیلہ کام آئے گا اور نہ کسی ملک کا باشندہ ہونا کام آئے گا۔

آج یہاں ہم مختلف قوموں اور قبیلوں کے لوگ جمع ہیں۔ ہمارے ہاں اس ملک سے بھی مختلف جگہوں سے، مختلف معاشرے کے، مختلف قومیتوں کے، مختلف طبقات کے لوگ آئے ہوئے ہیں۔ ہمارے یہاں برصغیر میں ذات پات برادری وغیرہ کا ابھی تک بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے، بلکہ شادیوں وغیرہ کے موقع پر بھی، خاص طور پر رشتوں کے موقع پر بھی بعض خاندان بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ رشتوں میں اس لئے روکیں ڈالی جاتی ہیں کہ فلاں ہماری ذات برادری کا نہیں ہے۔ بعض غلط کاموں میں ملوث لوگوں کی صرف اس بات پر حمایت کی جاتی ہے کہ وہ ہماری برادری یا قبیلے کا ہے۔ پھر ملکوں کی سطح پر چلے جائیں تو مغربی ممالک میں بھی یہ چیز ہے۔ گو وہاں ذات برادری کے لحاظ سے تو نہیں۔ وہ لوگ اس بات کو تسلیم کریں یا نہ کریں لیکن ان لوگوں میں بھی بڑائی، برتری کا احساس اور دوسرے کو کمتر سمجھنے کا احساس ہے۔ ایشین سے، افریقن سے ان کے مختلف سلوک ہوتے ہیں۔ اور مختلف مواقع پر یہ احساسِ برتری اُن کا ظاہر ہو رہا ہوتا ہے۔ سیاسی طور پر بعض مجبوریوں کی وجہ سے اس کا اظہار کریں نہ کریں لیکن کسی نہ کسی طرح یہ برتری اور کمتری کے رویے ظاہر ہو ہی جاتے ہیں۔ بہرحال یہ بڑے اور چھوٹے کا احساس کسی نہ کسی سطح پر ہر جگہ پایا جاتا ہے لیکن ہمارے ملکوں میں ہر سطح پر یہ بہت زیادہ ہے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اس طرف ہی توجہ دلائی ہے کہ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بلکہ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ تو اصل چیز جو اس میں بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کا قرب پانے کے لئے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تمہارا متقی ہونا ہی اصل چیز ہے اور کسی قسم کی اَور انفرادیت تمہارے کسی کام نہیں آئے گی۔ فرمایا کہ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔ تمہارا معزز ہونا تمہارے قبیلے کے لحاظ سے نہیں ہوگا۔ یہ خاندان، یہ برادریاں، یہ قبیلے تو ایک پہچان ہیں۔ کم ذات کا یا اچھی ذات کا ہونا معیار نہیں ہے۔ گورا ہونا یا کالا ہونا کوئی بڑائی کا ذریعہ نہیں۔ بلکہ بڑائی اسی میں ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ آپ لوگ جو آج یہاں مختلف قوموں، مختلف ملکوں سے، مختلف جگہوں سے آئے ہوئے ہیں، مختلف قبیلوں، ذاتوں اور خاندانوں کے ہیں، آپ کی پہچان یہی ہے کہ احمدی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں پیدا کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ پس ہر احمدی کو یہ چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بجا لائے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے نیکیاں کرے۔ بلا تفریق مذہب ایک دوسرے کے کام آئیں تبھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ٹھہریں گے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ٹھہرتا ہے وہی ہے جو دنیا و آخرت کے انعامات کا وارث ہوتا ہے۔ پس ان خاندانوں اور قبیلوں کو تم اپنی پہچان کی خاطر تو رکھو کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہیں، لیکن یہ پہچان تمہارے معزز ہونے کی پہچان نہیں ہو سکتی، اگر اعمال اُس کے مطابق نہیں ہیں۔ پس یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔ معزز وہی ہے جو تقویٰ میں بڑھا ہوا ہے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو اعلیٰ خاندان کا سمجھنے والا برائیوں میں مبتلا ہے اور اُس کی نظر میں کمتر خاندان والا ہے لیکن وہ تقویٰ میں زیادہ ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز وہی ہے جس کو وہ کمتر سمجھتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات پر بہت زیادہ زور دیا ہے اور یہی بات جماعت احمدیہ کے جلسوں کا مقصد ٹھہرائی ہے۔

آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے اور تقویٰ دلوں میں قائم کرتے ہوئے، نیکیاں بجا لاتے ہوئے محبت، پیار اور بھائی چارے کی فضا ہر جگہ قائم کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس بارے میں کیسا خوبصورت پیغام اپنی اُمّت کو دیا تھا۔ فرمایا اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے۔ تمہارا باپ ایک ہے۔ یاد رکھو کسی عربی کو عجمی پر اور کسی سرخ وسفید رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو کسی سرخ وسفید رنگ والے پر کسی طرح کی کوئی فضیلت نہیں۔ ہاں تقویٰ اور مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی وجہ سے اللہ کی نظر میں تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو تقویٰ میں سب سے بڑھ کر ہے۔

(الجامع لشعب الایمان جلد 7 صفحہ 132۔ فصل و مما یجب حفظ اللسان منه الفخر بالآباء ...... الخ۔ حدیث 4774۔ مکتبة الرشد۔ ریاض 2004ء)

پس معزز ہونے کے لئے یہ معیار ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اور نیکیوں میں آگے بڑھو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''مکرّم و معظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ ...... یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہِ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عُرف کے لئے یہ ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پُشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متّقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کوئی سند نہیں، حقیقی مکرمَت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 23۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

آج حج کے علاوہ جماعت احمدیہ کے جلسہ میں ہمیں یہ چیز نظر آتی ہے۔ لیکن یہ چیز میرے خیال میں ہمارے میں زائد ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے پہچان کی کوشش کرنے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کو جب کھل کر اس فریضہ کی ادائیگی کا موقع مل جائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ حج میں بھی پہلے سے بڑھ کر یہ چیز نظر آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ راستے کی تمام روکیں دور ہو جائیں گی اور اب وہ وقت دُور نہیں ہیں جب ہم یہ نظارے دیکھیں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حج کے موقع پر بھی اس طرح تمام احمدی ایک جگہ اکٹھے ہوں گے۔ بہرحال آج یہ بات فی الحال ہمیں یہاں جماعت احمدیہ کے جلسہ میں نظر آتی ہے جہاں مختلف خاندانوں، برادریوں بلکہ قوموں اور ملکوں کے لوگ بھی ایک جگہ جمع ہیں۔ مالی لحاظ سے انتہائی کمزور بھی ہیں اور آسودہ حال بھی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد پر عمل کرنے والے ہیں کہ:

''دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ مال و دولت یا نسبی بزرگی پر بے جا فخر کر کے دوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو۔ خدا کے نزدیک مکرّم وہی ہے جو متقی ہے''۔

پس ہمیشہ اس اہم مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہیں کیونکہ یہی راہِ نجات ہے اور یہی چیز ہے جس سے جماعت نے ترقی کرنی ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ ہمارے سے ہمیشہ وہ اعمال سرزد ہوں جو ہمیں اللہ تعالیٰ سے قریب تر کرنے والے ہوں۔ ہمیشہ اُن راستوں پر چلنے والے ہوں جن سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا ہوتے ہوں اور نیکیاں کرنے کی توفیق ملتی چلی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''اب جو جماعتِ اتقیاء ہے خدا اُس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 177۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

بڑے خوف کا مقام ہے۔ کبھی کوئی احمدی ایسا نہ ہو کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کے بعد پھر ہلاک ہونے والوں کی جماعت میں شامل ہو جائے۔ اس لئے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بتائی ہے جس کو ہمیشہ ہر احمدی کو مدّنظر رکھنا چاہئے، پیشِ نظر رکھنا چاہئے جس کا ایک حدیث میں یوں ذکر آتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْھُدَی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور غناء مانگتا ہوں۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار۔ باب التعوذ من شر ما عمل ...... الخ۔ حدیث 6904)

پھر حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، آپ نے کسی کے سامنے ذکر کیا کہ مَیں آپ کو وہ دعا بتاتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ آپ ان الفاظ میں دعا مانگا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَ زَکِّھَا وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا۔ کہ اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر اور اس کو خوب پاک صاف کر دے، اور تو ہی سب سے بہتر ہے جو اس کو پاک کر سکے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء ...... باب التعوذ من شر ما عمل ...... الخ۔ حدیث 6906)

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر247

مکرمہ غزلان الباش عالم صاحبہ (1)

مکرمہ غزلان الباش عالم صاحبہ لکھتی ہیں:

میرا نام غزلان الباش عالم ہے۔ میرا اصل وطن عراق ہے لیکن چند سالوں سے میں اپنے دیگر افرادِ خاندان کے ہمراہ بیلجیم میں رہائش پذیر ہوں۔ میرے والد صاحب وکیل تھے اور ان کا تعلق اہل تشیّع سے تھا۔ والدہ صاحبہ سُنّی تھیں اور فرانسیسی زبان کی ٹیچر تھیں۔ شیعہ سُنّی اختلاف کی بنا پر شادی کے بعد میرے والدین نے مل کر یہ فیصلہ کیا تھا کہ دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے کے عقیدہ پر اثر انداز ہونے کی کوشش نہیں کرے گا اور ہر ایک دوسرے کے عقائد اور علماء اور کتب کا احترام کرے گا۔ ان کے اسی فیصلہ کا نتیجہ تھا کہ ہم بچوں کو ماں باپ کے عقائد کو آزادی سے دیکھنے اور اپنی مرضی سے بہتر کو اخذ کرنے کی توفیق ملی اور اس سلسلہ میں ہم پر کوئی دباؤ نہ تھا۔

دینی رجحانات

والدین کے مذکورہ بالا فیصلہ کی وجہ سے جہاں ہمیں دینی لحاظ سے آزادی ملی وہاں یہ کمی بھی رہ گئی کہ شروع سے اسلامی علوم اور مختلف فرقوں کا باہمی اختلاف وغیرہ کے بارہ میں کچھ پتہ نہ چل سکا۔

اوائل نوجوانی میں مَیں کبھی کبھی اپنے والد صاحب سے کوئی سوال کرتی تو وہ نہایت مفصل طریق پر جواب دیتے اور مجھے ایسے لگتا تھا جیسے وہ ہر مسئلہ کا ایک نقشہ کھینچ کر مجھے سمجھا دیتے تھے۔ ان کے انداز گفتگو اور دلائل کو سن کر میں اکثر اپنے دل میں کہتی کہ شاید میں شیعہ ہوں۔ لیکن اسی وقت مجھے اپنی والدہ صاحبہ کا خیال بھی آتا کہ اگر یہ سب درست ہے تو میری والدہ صاحبہ کو اس پر کیوں اعتراض ہے؟ اور کون کونسے امور ہیں جن کو والدہ صاحبہ قبول کرنے سے قاصر ہیں؟

اس وقت تک مجھے اپنی ناسمجھی کے باعث یہ بھی علم نہ تھا کہ مسلمانوں کے اَور بھی فرقے ہیں اور ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ میں کم علمی کے باعث یہی سمجھ رہی تھی کہ اسلام میں صرف شیعہ اور اہل سنّت کے دو ہی فرقے ہیں اور چونکہ میرے والد صاحب پڑھے لکھے اور نہایت سمجھدار ہیں اس لئے وہ صحیح راستے پر ہیں۔ مجھے ان کی بتائی ہوئی باتوں کے بارہ میں تحقیق کرنے کا کبھی خیال نہ آتا تھا بلکہ اگر کبھی کوئی بات کھٹکی بھی تو میں نے یہ کہہ کر دل کو تسلی دے لی کہ مجھے اس بارہ میں زیادہ تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب نے یہ سب کام کرنے کے بعد ہی اس عقیدے کو اختیار کیا ہوگا۔ لہذا میں اپنے والد صاحب کی ہر بات کی تصدیق کرتی تھی۔

مَیں معاشرے کے طریق کے مطابق اس عمر میں پڑھائی، خاندانی تقریبات میں شمولیت اور شاپنگ وغیرہ جیسے مشاغل میں ہی محو رہی یہاں تک کہ میری بڑی بہن کی ایک عراقی شیعہ نوجوان سے شادی ہوگئی۔ میرے والد صاحب شروع میں تو اس رشتہ پر بہت فخر کرتے تھے شاید اس وجہ سے کہ یہ نوجوان بھی شیعہ تھا یوں انہیں اپنے داماد کی صورت میں اپنا ہمنوا مل گیا تھا۔

شیعہ ازم کے داخلی اختلافات

کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ عقیدہ کی بنا پر والد صاحب اور میرے بہنوئی کے مابین اختلافات ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔ اور حالت یہاں تک پہنچی کہ اب گھر میں کسی اور دینی موضوع پر بات ہونے کی بجائے ہر وقت وہ دونوں اپنے مذہبی اختلافات کی وجہ سے برسرپیکار ہوتے۔ اس صورتحال کو دیکھ کر میں شیعہ ازم کی حقیقت کے بارہ میں سوچنے پر مجبور ہوگئی۔

میں نے اپنے والد صاحب سے ان کے اختلاف کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ شیعہ ازم کے جس فرقے سے ان کے داماد کا تعلق ہے اس نے بہت سے بنیادی امور کو تبدیل کر دیا ہے۔ والد صاحب کی یہ بات سن کر میں نے سوچا کہ میں بغیر تحقیق کے اپنے والد صاحب یا اپنے بہنوئی کی بات کیسے مان سکتی ہوں۔ تحقیق کے لئے وقت اور وسائل نہ ہونے کے باعث میں اپنے والد کی رائے کو اپنے بہنوئی کے موقف پر ترجیح دیتی رہی لیکن ان کے آپس کے اختلاف کی وجہ سے میں نے خود کو شیعہ کہنا بند کر دیا۔ مجھے خیال گزرا کہ شاید میری والدہ کا موقف درست ہوگا۔ لیکن جب مجھے سُنّی فرقوں کے آپس کے اختلاف اور مولویوں کے ایک دوسرے کے خلاف بعض فتاویٰ کا علم ہوا تو میں بے ساختہ کہہ اٹھی کہ اسلام اگر ایک ہے تو اس میں اس قدر اختلاف کیوں؟ آخر اس دین کو کیا ہوگیا ہے؟ ان حالات کو دیکھ کر میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں لیکن نہ سُنّی اور نہ ہی شیعہ۔ مَیں نماز روزہ کی پابندی کرتی ہوں اور قرآن کریم کی تلاوت کرتی تھی لیکن اس کے اکثر حصے کی مجھے سمجھ نہ آتی تھی۔ جب پرانی تفاسیر کی طرف رجوع کیا تو بے شمار امور نے عقل کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

تحقیق اور انکشاف حقیقت

2009ء میں میرے والد صاحب کی وفات ہوگئی۔ مَیں اس غم سے رہائی اور سکون پانے کے لئے قرآن کریم کی بکثرت تلاوت کرنے لگی۔ قرآن کریم سے اس تعلق کی بنا پر دینی کتب سے میرا شغف بڑھا تو میں غیر محسوس طور پر اپنے والد صاحب کی لائبریری سے کتابیں لے کر پڑھنے لگی۔ ان کی اکثریت شیعہ ازم کی کتب پر مشتمل تھی۔ چند کتب کے مطالعہ کے بعد ہی مجھے پتہ چل گیا کہ شیعہ حضرات اہل سنّت سے یکسر اختلاف رکھتے ہیں، اور اکثر اختلافات کی ان کے پاس کوئی معقول وجہ یا دلیل بھی نہیں ہے۔ اس فرقہ کے بارہ میں جاننے کے لئے میں نے بعض ٹی وی چینلز پر شیعہ علماء کی تقاریر وغیرہ بھی سننا شروع کر دیں۔ چنانچہ مجھے پتہ چلا کہ صرف شیعوں کے ہی آپس میں بہت سے اختلافات ہیں جن کی بنا پر ان کے داخلی فرقوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ ان کے ہر ایک فرقہ کا اندازِ تفسیر اور منطق مختلف ہے۔ یہ سب کچھ جان کر میں حیرت زدہ ہو کر رہ گئی اور سوچنے لگی کہ میرے والد صاحب تو پڑھے لکھے اور سمجھدار آدمی تھے وہ ان اختلافات کے باوجود ایسے عقیدے کی پیروی کیسے کرتے رہے؟!

شیعہ فرقے

{تبصرہ: اہل تشیّع کے داخلی فرقوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان فرقوں کو موٹے طور پر تین بڑے ضمنی فرقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: امامیہ، زیدیہ، کیسانیہ۔ ہر ایک فرقہ کے آگے متعدد فرقے ہیں۔ سب کی تفصیل تو یہاں بیان نہیں ہوسکتی تاہم مثال کے طور پر امامیہ فرقہ کے بارہ میں قارئین کرام کے لئے بعض معلومات پیش کی جاتی ہیں کیونکہ شیعوں کا مشہور فرقہ اثنا عشریہ دراصل شیعہ امامیہ کا ہی ایک ذیلی فرقہ ہے۔

اس سلسلہ میں جو بات قابل ذکر ہے وہ یہ کہ پہلی تین صدیوں میں بارہ اماموں کا کوئی تصور موجود نہ تھا۔ لہذا شیعوں کا کوئی فرقہ پہلے دوسرے امام کو ہی مہدی مانتا تھا کوئی تیسرے امام پر بس ہوگیا، کوئی چوتھے پانچویں وغیرہ کو آخری امام مان بیٹھا، اور شیعہ اثنا عشریہ بارہویں امام پر آ کر رک گئے جس کے بارہ میں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ ابھی تک زندہ اور غائب ہے اور جب ظہور کرے گا تو وہی امام مہدی منتظر ہوگا۔

شیعہ امامیہ، امامت اور خلافت کو حضرت علیؓ اور ان کی فاطمی اولاد میں ہی محدود مانتے ہیں۔ نیز امامت اور خلافت کے بارہ میں وراثت کے لئے نص یا وصیت کے قائل ہیں۔ ان کے اس اصول کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں اختلاف کی وجہ سے مزید تقسیمیں ہوئیں اور نئے فرقے بنتے گئے مثلاً:

حضرت علی کے بعد امام حسن اور آپ کے بعد امام حسین رضی اللہ عنہم کی امامت پر تو سب کو اتفاق ہے۔ لیکن اس کے بعد بعض نے امام زین العابدین اور ان کے بعد ان کے بڑے بیٹے امام محمد باقر کو آخری امام مانا اور نیا فرقہ بنالیا۔

بعض نے امام حسینؓ کے بعد امام حسن مثنی اور ان کے بعد ان کے بیٹے امام عبداللہ کو امام مانا اور ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے محمد النفس الزکیہ کو مہدی منتظر سمجھا اور نیا فرقہ بنالیا۔ بعض نے امام محمد باقر کے بعد ان کے بیٹے امام جعفر صادق کو آخری امام اور مہدی منتظر مانا اور نیا فرقہ بنایا۔ امام جعفر کی وفات کے بعد بعض نے ان کے بیٹے موسیٰ کاظم کو امام مانا اور علیحدہ فرقہ بنالیا۔ بعض نے امام جعفر کے دوسرے بیٹے محمد بن جعفر کو امام مان کر الگ فرقہ بنا لیا۔ اور بعض نے کہا کہ امام جعفر نے اپنے بڑے بیٹے اسماعیل کے حق میں امامت کی وصیت کی تھی لہذا امام وہی ہے لیکن چونکہ اسماعیل اپنے والد یعنی امام جعفر کی زندگی میں ہی فوت ہوگیا تھا اس لئے اسماعیل کی اولاد میں امامت چلے گی۔ یوں اسماعیلی فرقہ وجود میں آیا۔

ان فرقوں میں سے شیعہ اثنا عشریہ نے بارہ اماموں کا نظریہ پیش کیا۔ اور ان کے نزدیک بارہ اماموں کی ترتیب یہ ہے:

حضرت علیؓ۔ امام حسنؓ۔ امام حسینؓ۔ امام زین العابدینؒ۔ امام محمد باقرؒ۔ امام جعفر صادقؒ۔ امام موسیٰ کاظمؒ۔ امام علی الرضاؒ۔ امام علی الہادیؒ۔ امام الحسن العسکریؒ۔ امام محمد بن الحسن العسکریؒ۔

بارہویں امام محمد بن الحسن العسکری اثنا عشریہ کے نزدیک امام غائب یا مہدی منتظر تسلیم کئے گئے ہیں۔ یہ بچپن میں ہی غائب ہوگئے اور ابھی تک غائب ہیں۔ اثنا عشریہ کے نزدیک یہ آخری زمانہ میں ظہور فرمائیں گے اور دنیا سے ظلم وجور کو مٹائیں گے اور عدل وانصاف سے اسے بھر دیں گے۔ (ندیم)}

اہل تشیّع کے فرقوں کے بارہ میں اس نوٹ کے بعد ہم دوبارہ مکرمہ غزلان صاحبہ کی طرف لوٹتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ: مَیں اکثر اوقات خیال کرتی کہ میں شیعہ تو بہرحال نہیں ہوں۔ لیکن اہل سنّت کی بھی بعض تفاسیر اور تشریحات مجھے بے چین کر دیتی تھیں لہٰذا محتاط موقف یہی تھا کہ میرا کسی بھی فرقے سے تعلق نہیں ہے اور میں ایک عام مسلمان ہوں۔

ایم ٹی اے العربیہ

ایک دن میری والدہ ٹی وی کے چینلز بدل رہی تھیں کہ اچانک ایک چینل پر آ کر رُک گئیں۔ یہ ایم ٹی اے تھا اور اس وقت اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عربی قصیدہ اور آپ کی تصویر آ رہی تھی۔ میری والدہ صاحبہ نے کچھ دیر دیکھا اور آگے گزر گئیں۔ اگلے دن پھر وہی ہوا اور عجیب اتفاق یہ تھا کہ دوسری دفعہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک قصیدہ چل رہا تھا جس کے ساتھ آپ کی تصویر بھی سکرین پر دکھائی جا رہی تھی۔ انہوں نے رُک کر دیکھا اور کچھ دیر کے بعد مجھے بلا کر کہا کہ یہ دیکھو اس چینل والوں کا دعویٰ ہے کہ امام آخرالزمان آ گیا ہے اور یہ اس کی تصویر ہے۔

مَیں تو پہلے ہی مسلمانوں کے تفرقہ کے بارہ میں جان کر سخت پریشان تھی لہٰذا میں نے والدہ صاحبہ کو جواب دیا کہ مسلمانوں کو کیا ہوگیا ہے؟ ہر روز ہم ایک نئے فرقہ اور نئے عقائد اور دین کے نام پر نئے اور عجیب وغریب خیالات سنتے ہیں۔ اب یہ دن بھی آنے تھے کہ ہر ایک اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر اس کے اوپر صحیح اسلام کا بورڈ لگا کر بیٹھ جاتا ہے۔ مَیں تو حیران ہوں کہ مسلمانوں کو ایسے خیالات نہ جانے کہاں سے آتے ہیں؟ میں نے ایم ٹی اے کو دیکھتے ہوئے والدہ صاحبہ سے کہا کہ اب یہ فرقہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کو چیلنج کر رہا ہے کہ ہم امام الزمان کے پیرو ہیں۔ اگر اب سچا امام الزمان آ جائے اور وہ اس سے مختلف ہو جس کو یہ پیش کر رہے ہیں تو پھر اس فرقہ والوں کا کیا حال ہوگا؟ کیا یہ اس کی تکفیر کر دیں گے؟ یا دیگر فرقوں کے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جائیں گے؟ مسلمان امت کی مشکلات پہلے کیا کم تھیں؟ کیا پہلے تفرقہ کم تھا؟ نہ جانے مسلمان فرقے آپس کے فاصلے کم کرنے کی بجائے مزید فرقہ بندی کے بارہ میں کیوں سوچ رہے ہیں۔ چنانچہ ان خیالات کے زیر اثر میں نے یہ چینل تبدیل کر دیا۔ میں نے اس سے قبل کبھی جماعت احمدیہ کا نام نہ سنا تھا۔

الٰہی فرقہ

{بعض اوقات جماعت احمدیہ سے یہ سوال بھی کیا جاتا ہے کہ آپ کا تو دعویٰ ہے کہ آپ سب فرقوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے آئے ہیں لیکن آپ نے آ کر خود ایک نئے فرقہ کی بنیاد رکھ دی۔ اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود کئی جواب عطا فرمائے ہیں، ایک ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’اس وقت صدہا فرقے ہیں اگر ایک الٰہی فرقہ بھی ہوگیا تو کیا حرج ہے؟ خدا معلوم کیوں ان لوگوں نے شور مچا رکھا ہے...... جس حَکَم کے وہ منتظر ہیں آخر اس نے بھی آ کر ایک ہی فرقہ بنانا ہے ان کی باتوں کا اکثر حصہ آ کر وہ ردّ کرے گا تو ہی ایک فرقہ بنا سکے گا۔ پھر کیوں تقویٰ اجازت نہیں دیتا کہ ان کی باتیں ردّ کی جاویں؟

(البدر جلد2 نمبر19 صفحہ146 مورخہ 29 مئی 1903ء) (ندیم)}

(باقی آئندہ)

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کا مُحسِن

(حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خطاب فرمودہ 17 جون 1928ء بمقام قادیان)

(قسط 5)

رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کردہ پھل

تیسرا ثبوت آپ کی تقدیس کا وہ پھل ہیں جو آپ نے پیدا کئے۔ اور اس کے لیے میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو پیش کرتا ہوں۔ متعصب سے متعصب عیسائی جو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم پر ناپاک سے ناپاک حملے کرتے ہیں وہ بھی کہتے ہیں۔ ابوبکر اور عمر بہت اچھے انسان تھے۔ وجہ یہ کہ انہوں نے دنیا کے لیے اتنی قربانیاں کی ہیں کہ دشمن بھی ان کی قربانیوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ مگر جب دشمن یہ مانتے ہیں کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ بہت اعلیٰ انسان تھے جنہوں نے دنیا کو بے شمار فوائد پہنچائے تو سوال یہ ہے کہ کیا ایسے مفید وجود جو نَعُوذُ بِاللّٰہِ ایک ٹھگ اور عیّاش نے پیدا کر دیئے؟ وہ شخص جس کی نظر دوسروں کے مال پر ہو وہ کہاں ایسے انسان پیدا کر سکتا ہے جو اپنا مال بھی خدا کی راہ میں لُٹا دے۔ ٹھگوں سے ٹھگ ہی پیدا ہوتے ہیں اور عیّاشوں سے عیّاش ہی بنتے ہیں۔ کبھی ٹھگوں سے نیک اور عیّاشوں سے متقی نہیں بنائے جاسکتے۔ یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ یہ لوگ جن کے تقویٰ، جن کی دیانت، جن کے ایثار، جن کی سادگی اور جن کی قومی غمخواری کی تمام دنیا قائل اور مُقِرّ ہے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہر وقت رہنے کے بعد اگر نَعُوذُ بِاللّٰہِ یہ صفات آپ میں ان لوگوں سے ہزاروں گنے زیادہ نہیں پائی جاتی تھیں تو ان اعلیٰ درجہ کے اخلاق کے ظاہر کرنے والے ہوتے اور پھر یہ دعویٰ کرتے کہ یہ اخلاق ان کو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے سمندر میں سے ایک قطرہ کے برابر ملے ہیں۔

حضرت عثمانؓ کی زندگی بھی حقیقتاً بے عیب تھی۔ گو بعض تاریخی غلطیوں کی وجہ سے لوگوں نے اسے اچھی طرح محسوس نہیں کیا۔ مگر حضرت علیؓ جو چوتھے خلیفہ ہیں اور نہ صرف خلیفہ ہی بلکہ بچپن سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پلے تھے اور آپ کے گھر میں رہے تھے اور آپ کے داماد تھے۔ ان کی نیکی، ان کے زُہد، ان کی بے نفسی اور ان کی پاکیزگی کے دشمنانِ اسلام قائل ہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ علیؓ ان اعتراضات کی موجودگی میں جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کئے جاتے ہیں اوپر کی صفات کو کہاں سے پاسکتے تھے۔ اور اگر یہ اخلاق ان کے ذاتی تھے تو پھر میں پوچھتا ہوں کہ ایسے اعلیٰ درجہ کے اخلاق کے باوجود وہ حضرت رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے مخلص کیوں رہے؟ پھر ان چاروں خلفاء کی ہی شرط نہیں۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کی قوم ایسی پیدا کر دی جو عدل وانصاف کی مجسمہ تھی۔ حتّٰی کہ شام کے یہودیوں نے ہی نہیں مسیحیوں تک نے مسلمانوں کو شام کو چھوڑنے کا ارادہ معلوم کر کے ایک وفد بھیجا کہ ہمیں اپنے ہم مذہب مسیحیوں کی حکومت منظور نہیں۔ آپ لوگ یہاں رہیں ہم ہر طرح آپ کی مدد کریں گے۔ کیونکہ آپ لوگوں کے ہاتھوں میں ہماری جانیں اور ہماری عزتیں اور ہمارے مال محفوظ ہیں۔ اب خدارا غور کرو کہ اگر محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم میں غیر معمولی تقدس بلکہ تقدیس کی طاقت نہ ہوتی تو عرب کے غیر متمدن لوگ ڈاکوں اور جوئے اور شراب میں فخر محسوس کرنے والے اِس قسم کا تغیر کہاں سے پیدا کر لیتے اور عرب کی زمین آسمان کی جائے فخر کیونکر ہو جاتی۔

اہم اعتراضات کے جوابات

آپ کے تقدّس کے خلاف کچھ اعتراض بھی کئے جاتے ہیں۔ میں ان میں سے تین اہم اعتراضات کے جواب بھی اس موقع پر بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔

میور لکھتا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بے شک بعض اصلاحات کیں لیکن تین خطرناک باتیں انہوں نے رائج کیں جو ان کی خدمات سے بہت زیادہ خطرناک تھیں۔ اور انہوں نے ان کی نیکیوں کے پلڑا کو بالکل ہلکا کر دیا ہے اور وہ آپ کی تعلیمِ طلاق، کثرت ازدواج اور غلامی کے متعلق ہے۔

مسئلہ طلاق

طلاق کے متعلق تو مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یا تو اس پر بڑے زور شور سے اعتراض کئے جاتے تھے، اور یا اب تمام ممالک میں اور تمام اقوام میں یہ مسئلہ جاری ہو رہا ہے اور دنیا نے فیصلہ کر دیا ہے کہ طلاق کا جائز نہ ہونا بہت بڑا ظلم ہے۔ بلکہ امریکہ تو طلاق کے جواز میں اسلامی احکام سے بھی آگے نکل گیا ہے۔

کثرتِ ازدواج

باقی رہا بیویوں کے متعلق اعتراض۔ سو زیادہ بیویاں کرنا اپنی ذات میں تو قابلِ اعتراض فعل نہیں ہے۔ قابلِ اعتراض بات تو عیّاشی ہے۔ یعنی بعض عورتوں کی طرف ناجائز اور حد سے بڑھی ہوئی رغبت۔

عیّاشی کے لوازمات

عیّاشی کے لیے یہ چیزیں ضروری ہوتی ہیں:

1۔ بڑا عیّاش شراب کا دلدادہ ہوتا ہے۔
2۔ عمدہ کھانوں کا دلدادہ ہوتا ہے۔
3۔ عمدہ سامانوں کا دلدادہ ہوتا ہے۔
4۔ راگ ورنگ کا دلدادہ ہوتا ہے۔
5۔ باکرہ عورتوں کا دلدادہ ہوتا ہے۔
6۔ پہلے سے زیادہ حسین عورتوں کو تلاش کرتا ہے اور کم عمر عورتیں تلاش کرتا ہے۔
7۔ عورتوں کی خواہشوں کا پابند ہوتا ہے۔
8۔ عورتوں میں بے انصافی کرتا ہے۔
9۔ ان کی صحبت میں زیادہ وقت صَرف کرتا ہے۔

عیّاش کی علامتیں

یہ عیّاش کی علامتیں ہوتی ہیں۔ کوئی عیّاش ایسا نہ ہوگا جو شراب کو ناپسند کرتا ہو۔ کیونکہ عیّاشی کے لیے غم و فکر سے علیحدگی ضروری ہوتی ہے۔ اور چونکہ ہر انسان کو کوئی نہ کوئی غم لگا ہوتا ہے اس لئے شراب پی کر خود فراموشی حاصل کی جاتی ہے۔ پھر عیّاش کو عمدہ کھانوں کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ ان کے ذریعہ شہوت بڑھے۔ پھر عیّاش کو عمدہ سامانوں کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ ان کے ذریعہ شہوت کے خیالات پیدا ہوں۔ اس کے لیے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ راگ و رنگ ہو، گانا بجانا ہو، تا کہ شہوانی خیالات کو طاقت حاصل ہو۔ پھر عیّاش باکرہ عورتوں کا متلاشی ہوتا ہے۔ کبھی یہ نہ ہوگا کہ کوئی عیّاش باکرہ عورتوں کو چھوڑ کر دوسری عورتیں پسند کرے۔ اور باکرہ عورتوں سے بھی وہ کم عمر عورتوں کو تلاش کرتا ہے کیونکہ وہ کھیل تماشہ ہی چاہتا ہے اور یہ کم عمری میں زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح طبعاً بھی جس قدر رغبت چھوٹی عمر کی عورتوں سے ہوسکتی ہے بڑی عمر کی عورت سے نہیں ہوسکتی۔ دوسرے مطلّقہ یا بیوہ عورت کے متعلق یہ بھی خطرہ ہوتا ہے کہ اس نے پہلے خاوند دیکھا ہوا ہے۔ ممکن ہے میں اُس سے کمزور ہوں اور اُس کی نظر میں میری سُبکی ہو۔ پس وہ اس امتحان میں پڑنا نہیں چاہتا۔ پھر عیّاش آدمی کی خواہش ہوتی ہے کہ ایک سے ایک بڑھ کر حسین عورت اس کے قبضہ میں آئے۔ اِسی طرح عیّاش مرد عورت کو خوش کرنا اور اس کی خواہشات کو پورا کرنا ضروری سمجھتا ہے تا کہ وہ اس کی طرف زیادہ سے زیادہ رغبت کرے۔ وہ عورتوں میں بے انصافی کرتا ہے۔ ایک کو چھوڑ کر دوسری کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ دوسری کو چھوڑ کر تیسری کی طرف۔ کیونکہ سب کی طرف توجہ کرنا اُس کے مزے کو خراب کرتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عیّاش مرد عورتوں میں زیادہ وقت صَرف کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر اس کی عیّاشی کے میلان پورے ہی نہیں ہوسکتے۔ یہ نو باتیں ایسی ہیں کہ ان کے بغیر یا کم سے کم ان میں سے بعض کے بغیر دنیا میں کوئی عیّاش ہو نہیں سکتا۔ اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کیا یہ باتیں رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہیں؟

شراب

پہلی چیز شراب ہے۔ سو دیکھو کہ ایک محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات ہے جنہوں نے دنیا میں شراب کو قطعاً حرام کیا ہے۔ پہلی اقوام میں شراب کو محدود کرنے کی کوشش تو کی گئی ہے۔ لیکن اسے بالکل نہیں روکا گیا سوائے اسلام کے۔ اب سوچو کہ اگر آپ میں عیّاشی کا کوئی شائبہ بھی ہوتا تو آپ کی قوم اگر پہلے پانچ دفعہ شراب پیتی تھی تو آپ انہیں حکم دیتے کہ آٹھ دفعہ پیو۔ اور اگر آٹھ دفعہ پیتی ہوتی تو آپ انہیں کہتے کہ بارہ دفعہ پیا کرو۔ لیکن آپ نے شراب کو بالکل اور قطعاً حرام قرار دے دیا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آپ نے شراب کو اس لئے حرام کیا کہ آپ کے تقدس پر لوگ حرف گیری نہ کریں۔ کیونکہ آپ کے ملک کے لوگ ہی نہیں بلکہ دنیا کے لوگ بھی اُس زمانہ میں شراب کو تقدس کے خلاف نہیں سمجھتے تھے۔ عرب کے کاہن اور ایران کے موبد (موبد: آتش پرستوں کا مُلّا۔ حکیم۔ فلاسفر۔ دانشمند (علمی اردو لغت صفحہ 1449 مطبوعہ علمی کتب خانہ لاہور 1996ء)) اور روم کے پادری اور ہندوستان کے پنڈت شراب میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے اور شراب تقدس کے خلاف نہیں بلکہ شراب عبادات کا ایک جزو اور ریاضات کا ایک ذریعہ سمجھی جاتی تھی۔ پس ایسے وقت میں پبلک اوپینین (Opinion) کا خیال کر کے شراب کو حرام کرنے کا خیال بھی کسی شخص کے دل میں نہیں آسکتا تھا۔ پس اگر عیّاشی کا ایک خفیف سا میلان بھی آپ میں پایا جاتا جیسا کہ آپ کے دشمن خیال کرتے ہیں تو آپ شراب کو ہرگز منع نہ فرماتے بلکہ اپنے ملک کے رواج کو جو ملک کے بڑے اور چھوٹے کی فطرت ثانیہ بن چکا تھا جاری رہنے دیتے۔

ہاں کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ آپ کو عیّاشی کے لیے شراب کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ شراب کی ضرورت غموں کے غلط کرنے کے لیے ہوتی ہے اور آپ غموں سے آزاد تھے۔ مگر یہ دلیل پہلی دلیل سے بھی زیادہ بودی اور لچّر ہوگی کیونکہ آپ کی زندگی غموں کا ایک مرقع تھی۔ جان کاہیوں کی ایک نہ ٹوٹنے والی زنجیر تھی۔ نبوت کا دعویٰ پیش کرنے کے بعد سے آپ دنیا کی نگاہوں میں کانٹے کی طرح کھٹکنے لگے۔ اپنے اور پرایوں کے حملوں کے ہدف بن گئے۔ دنیا آپ کے دکھ دینے میں صرف لطف ہی محسوس نہیں کرتی تھی بلکہ وہ اسے ثوابِ دَارَین کا موجب خیال کرتی تھی۔ مکہ کے لوگ ہی نہیں بلکہ عرب کے لوگ مشرک ہی نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ بھی آپ کو اپنے مذہب اور اپنی قومیت کے لیے ایک خطرناک وجود سمجھتے تھے۔ پس ہر اک کی تلوار آپ کے خلاف اُٹھ رہی تھی۔ ہر اک کی زبان آپ کی ہتکِ عزت کے لیے دراز ہو رہی تھی۔ ہر اک کی آنکھ غصہ سے سرخ ہو ہو کر آپ پر پڑتی تھی۔ جب عرب آپ کے ہاتھ پر فتح ہوگیا تو تب بھی آپ کو امن نہ ملا۔ روم کی حکومت نے آپ کے خلاف کارروائیاں شروع کر دیں۔ ایران کے بادشاہ نے آپ کے قتل کے احکام دیئے۔ گھر کے دشمن منافقوں نے اندر ہی اندر ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔ غرض دنیوی لحاظ سے ایک شعلہ مارنے والی قبا تھی جو آپ کے لیے تیار کی گئی تھی۔ ایک گھڑی اور ایک ساعت راحت اور آرام کی آپ کے لیے میسر نہ تھی۔ حتّٰی کہ وفات کے وقت بھی آپ ایک بہت بڑے دشمن کے مقابلہ کے لیے ایک جرّار لشکر کو بھیج رہے تھے۔ ان مصائب اور ان آلام کے ہوتے ہوئے اَور شخص ہوتا تو پاگل ہو جاتا مگر آپ بہادری سے ان مشکلات کا مقابلہ کر رہے تھے۔ پس اگر عیّاشی کے لیے نہیں تو غموں ہی کے کم کرنے کے لیے آپ شراب کی اجازت دے سکتے تھے۔ مگر آپ نے شراب کو حرام اور قطعاً حرام کر دیا۔ پس کون کہہ سکتا ہے کہ آپ کو غم نہ تھے اس لئے آپ نے شراب کو حرام کیا۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

حقیقی مومن کو حکم ہے کہ خدا کی رضا کو مقدم کرو اور باقی سب باتیں اُس کے تابع کرو۔ اور یہ اُس وقت ہوگا جب اتنی جرأت پیدا ہو جائے کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینے سے انسان گریز نہ کرے۔ اس کی کچھ بھی پرواہ نہ ہو کہ حق بات بتانے کی وجہ سے، سچی گواہی کی وجہ سے میں خود کتنی مشکلات میں گرفتار ہو سکتا ہوں۔ یا میرے عزیز رشتہ دار، میرے بچے، اگر میں اُن کے خلاف گواہی دوں تو کس مشکل میں گرفتار ہو سکتے ہیں یا میرے اپنے والدین یا بچوں یا عزیزوں، دوستوں کے خلاف گواہی سے مجھے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

ایک مومن کا ظلم کے خلاف آواز اُٹھانے کا دعویٰ اور ظلم روکنے کا دعویٰ تبھی سچا ہو سکتا ہے جب وہ انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرتا ہے۔ سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرتا ہے۔ اپنی گواہیوں کو خدا تعالیٰ کے احکامات کے تابع کرتا ہے۔

آج دنیا میں انصاف قائم کرنے، سچائی کو پھیلانے، امن اور سلامتی کی ضمانت بننے کا کام مسلسل اور باریک در باریک پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے کرنا ایک مومن کا کام ہے، ایک حقیقی احمدی کا کام ہے۔ اس زمانے میں احمدی مسلمان ہی ہیں جو اس دعویٰ کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں، ہم حقیقی مومن ہیں کیونکہ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے۔

ہر احمدی کو چاہے وہ جماعتی خدمات پر مامور عہدیدار ہے یا عام احمدی ہے اس بارے میں فکر کی ضرورت ہے کہ دنیا کو انصاف دینے اور سچائی پھیلانے کا جو اتنا بڑا کام ہمارے سامنے ہے، اُس کو ہم اپنی اصلاح کرتے ہوئے کس طرح سرانجام دے سکتے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 اپریل 2013ء بمطابق 26 شہادت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِالْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔ (سورۃ النساء 136)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ۔ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا ۔ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ (سورۃ المائدۃ آیت 9)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب، دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو، مبادا عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اللہ نے اُن لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے کہ اُن کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔

مخالفینِ اسلام وقتاً فوقتاً اسلام اور مسلمانوں پر شدت پسندی اور غیر مسلموں کے لئے دلوں میں بغض و کینہ رکھنے یا پیدا کرنے کا الزام لگاتے رہتے ہیں۔ ہر دہشت گردی کا واقعہ جو ہوتا ہے دنیا میں، چاہے جو مسلمان کہلانے والے ہیں، اُن کی طرف سے ہوا ہو یا کسی اور کی طرف سے، یا جو کارروائی بعض نام نہاد اسلام پسند گروہ یا جہادی تنظیمیں کرتی ہیں، اُنہیں اسلامی تعلیم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اور پھر قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو انتہائی لغو اور بیہودہ الفاظ میں نشانہ بنایا جاتا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمانے کے امام اور عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے جو مخالفینِ اسلام کے ہر الزام کو قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں ردّ کرتی ہے، اور ہر بیہودہ گوئی کا جواب دے کر مخالفینِ اسلام کو اُن کا آئینہ دکھاتی ہے۔ ہماری طرف سے علاوہ قرآنِ کریم کی مختلف آیات کے جو اس شدت پسندی وغیرہ کے لئے پیش کی جاتی ہیں، یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں، یہ بھی پیش کی جاتی ہیں کہ اسلام کی انصاف پسند اور انتہائی اعلیٰ معیار کی تعلیم کیا ہے؟

یہ ایسی اعلیٰ تعلیم ہے کہ ہر انصاف پسند غیر مسلم اس تعلیم کو سن کر اس تعلیم کی تعریف کئے بغیر نہیں رہتا لیکن ساتھ ہی یہ سوال بھی کرتا ہے کہ اس تعلیم پر عمل کہاں ہے؟ جو غیر مسلم لوگ افرادِ جماعت کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہیں، وہ جانتے بھی ہیں اور عموماً کہتے بھی ہیں کہ ٹھیک ہے تمہاری جماعت کے افراد میں اس تعلیم کی جھلک نظر آتی ہے لیکن تم تو مسلمانوں میں ایک بہت قلیل جماعت ہو، بہت تھوڑی سی جماعت ہو۔ اسلام کی عمومی تصویر تو ہم نے مسلمانوں کے دوسرے فرقوں میں ہی دیکھنی ہے۔ ان لوگوں کو افرادِ جماعت جن سے بھی ان کا واسطہ ہے اپنے اپنے فہم کے مطابق جواب دیتے ہیں اور عموماً غیروں پر اس کا اچھا اثر بھی ہے۔ لیکن ہمیں حقیقت پسند ہونے کی بھی ضرورت ہے اور اپنے جائزے لینے کی بھی ضرورت ہے۔ ہم بیشک قرآنی تعلیم کی رو سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے حوالے سے مخالفین کی تسلی

کروانے کی کوشش کرتے ہیں اور کافی حد تک کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب دنیا میں مختلف اخباروں میں لکھنے والے جب بھی اسلام کے بارے میں لکھتے ہیں تو بعض دفعہ نام لے کر اور بعض دفعہ بغیر نام کے اشارۃً یہ بات کرتے ہیں کہ اسلام میں اقلیتی جماعت ہے جو اُس شدت پسندی کے خلاف ہے جو عام طور پر مسلمانوں میں نظر آتی ہے۔ اور یہ جماعت ہے جو انصاف کو دنیا میں قائم کرنا چاہتی ہے اور یہ دعویٰ بھی کرتی ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے صرف ہم ہیں۔

جب میں غیروں کے جماعت کے حق میں ایسے تبصرے سنتا ہوں اور جب بھی غیر مسلموں کے سامنے اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کرتا ہوں تو ساتھ ہی یہ فکر بھی پیدا ہوتی ہے، اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے کہ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ صرف یہی تو نہیں کہ ہم دنیا کے سامنے یہ خوبصورت تعلیم رکھ کر عارضی طور پر اعتراض کرنے والوں کا منہ بند کر رہے ہیں اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں۔ اور جب وقت آئے اور دنیا ہمیں پرکھے تو اس تعلیم کا اعلیٰ معیار ہم میں موجود نہ ہو۔

کسی بھی جماعت کی سچائی کا پتہ یا کسی بات کی صداقت کا ثبوت اُس وقت ملتا ہے جب اپنی ذات پر ایسے حالات آئیں جو ہمیں مشکل میں ڈالنے والے ہوں اور پھر ہم میں سے ہر ایک اپنی ذات کو مشکل میں ڈال کر خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اُس کی تعلیم پر اُس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو۔ اور اس معیار کا عمل کرنے والا ہو کہ عمل کرتے ہوئے اُس حالت سے کامیاب ہو کر نکلے۔ ورنہ تعلیم کی خوبصورتی کا بغیر عمل اظہار کسی جماعت کو من حیث الجماعت خوبصورت نہیں بنا دیتی۔ کئی غیر احمدی مسلمان ہیں جو غیروں کے سامنے یہ تعلیم پیش کرتے ہوں گے لیکن اُن کا اس تعلیم کو اسلام کی خوبصورتی کی دلیل کے طور پر پیش کرنا صرف اُن کی ذات کو شاید غیر مسلموں کی نظر میں اچھا بناتا ہوگا اور وہ اُس شخص کے اخلاق کی وجہ سے یا تعلق کی وجہ سے مذہب پر اعتراض کرنے سے رُک جاتے ہوں۔ لیکن ایک احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب وہ اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے تو ساتھ ہی اپنا تعارف ایک احمدی مسلمان کی حیثیت سے کرواتا ہے۔ اور ایسے انسان کی حیثیت سے کرواتا ہے جو اس زمانے میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دعویٰ لے کر کھڑے ہونے والے کے پیروکار ہیں۔ یہ اس بات کا تعارف کرواتا ہے کہ ہم اُس مسیح موعود اور مہدی معہود کے ماننے والے ہیں جو اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پیش کرنے آیا اور ایک جماعت قائم کی ہے۔

احمدی کی طرف سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا بیان صرف ایک احمدی کی ذات کو تعریف کے قابل نہیں بناتا بلکہ ایک امن پسند، انصاف پر قائم رہنے والی اور سچائی کا اظہار کرنے والی، اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والی جماعت کا تصور غیروں کے سامنے اُبھرتا ہے اور اُبھرنا چاہئے۔ اور اگر کوئی احمدیوں کے قول وفعل میں تضاد دیکھتا ہے تو وہ یہ نہیں کہے گا کہ فلاں شخص کہتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے، یا اُس میں سچائی کا فقدان ہے یا وہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ بلکہ فوری طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ دیکھو فلاں احمدی ہے، دعوے تو اپنی نیکیوں کے یہ لوگ بڑے کرتے ہیں، جماعت اس زمانے میں اپنے آپ کو بڑا انصاف کے قیام کا علمبردار سمجھتی ہے لیکن اس میں شامل لوگ ایسے ایسے ظلموں میں ملوث ہیں۔ کئی غیر از جماعت لوگ جو احمدیوں کے ساتھ کاروبار بھی کر رہے ہیں، جب اُن کے سامنے کاروباری مسائل اُٹھتے ہیں، مقدمے چلتے ہیں تو وہ مجھے بھی باتیں لکھتے ہیں کہ فلاں احمدی تھا، ہم نے اعتبار کیا اور اب یہ یہ مسائل ہمارے پیدا ہو رہے ہیں اور انصاف سے جو گواہی دینی چاہئے وہ نہیں وہ دے رہا۔ انصاف کرتے ہوئے جو میرا حق ادا کرنا چاہئے وہ ادا نہیں کر رہا۔

پس ایک احمدی اپنے عمل سے جماعت احمدیہ کا ایک image یا تصور خراب کر رہا ہوتا ہے، ایک غلط تأثر قائم کر کے جماعت کی بدنامی کا باعث بن رہا ہوتا ہے اور اس وجہ سے وہ زیادہ گنہگار ٹھہرتا ہے کہ دعویٰ نیکیوں کا ہے اور عمل کچھ اَور ہے۔ یہ فکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی تھی جس وجہ سے آپ نے فرمایا تھا کہ ہماری طرف منسوب ہو کر پھر ہمیں بدنام نہ کرو۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 145 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ خلاصہ آپ کے الفاظ کا میں نے بیان کیا ہے۔ یعنی کسی احمدی سے، کسی بھی سطح پر ایسا فعل سرزد نہ ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کی بدنامی کا موجب بنے۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
***Mobile*: 07702896350 -- *24hrs Crime Line*: 07533667921**

ان آیات میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اُن پر عمل ہر سطح پر کیا جانا ضروری ہے۔ تبھی یہ باتیں فطرت کا حصہ بن کر برائیوں سے روکنے والی بنتی ہیں۔ ہر سطح پر ان باتوں کا خیال رہتا ہے کہ ہمارے عمل کیا ہونے چاہئیں؟ اور اگر اس پر صحیح طرح عمل ہو اور یہ فطرت کا خاصہ بن جائے تو کبھی کسی قسم کا غلط کام، بے انصافی یا سچائی سے دوری یا دوسرے کو نقصان پہنچانے کی سوچ انسان میں پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔

پس اللہ تعالیٰ کی خوبصورت تعلیم اور اسلام کی خوبصورت تصویر کا اظہار اُس وقت ہوگا جب ہر احمدی ہر سطح پر اس تعلیم کا اظہار اپنے قول اور اپنے عمل سے کرے گا۔ ان آیات میں بیان شدہ معیاروں کے حصول کی کوشش ہر سطح پر اپنے گھروں میں بھی، اپنے معاشرے میں بھی، اپنوں کے ساتھ بھی، غیروں کے ساتھ بھی اور دشمنوں کے ساتھ بھی تعلقات میں ہونی چاہئے۔ تبھی ہم حقیقی مومن بن سکتے ہیں۔ تبھی اس زمانے کے امام کے ساتھ جڑنے کے دعوے اور اعلان میں ہم حق بجانب کہلا سکتے ہیں ورنہ ہمارے دعوے کھوکھلے ہوں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو ہمارے متعلق فکر تھی کہ کہیں بدنام کرنے والے نہ بن جائیں، اُس فکر کو بڑھانے والے ہوں گے۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ آپ علیہ السلام کی اس فکر کو کم کرنے والے ہوں بلکہ ختم کرنے والے ہوں۔

پہلی بات جس کا یہاں حکم دیا گیا ہے یہ ہے کہ ہمارے ہر معاملے میں گواہی خدا تعالیٰ کی خاطر ہونی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ہونی چاہئے۔ ہمارے دل و دماغ میں یہ خیال نہ آئے کہ اس گواہی سے یا کوئی بھی گواہی جو میں نے دینی ہے اُس سے کوئی ذاتی مفاد حاصل کرنا ہے۔ بلکہ صرف اور صرف یہ خیال ہو کہ میں نے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور صرف اور صرف خدا تعالیٰ کو خوش کرنا ہے۔

پھر فرمایا کہ اس کا حصول انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرنے سے ہے۔ اور انصاف کے اعلیٰ معیار سچائی پر قائم ہوئے بغیر ہو ہی نہیں سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم پر عمل کئے بغیر یہ ہو ہی نہیں سکتے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ دوسرے کے لئے پسند کرو۔ اپنے لئے تو ہماری کوشش ہو کہ ہمارا حق ہمیں ملے۔ کہیں ذرا سی بھی ہماری حق تلفی ہو رہی ہو تو ہم چیخنے چلّانے لگ جاتے ہیں لیکن دوسرے کے حق کا معاملہ آئے تو کئی قسم کے عذر تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔ اگر انصاف کا معاملہ آئے تو اپنے لئے تو ہم انصاف کے بارے میں تمام قرآنی احکامات فیصلہ کرنے والے کے سامنے رکھ دیں گے۔ بڑی محنت سے احادیث تلاش کر کے ان کے حوالے سے حق تلفی کرنے والے اور فیصلہ کرنے والے کو خوفِ خدا دلاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ لیکن جب خود ہم سے انصاف پر قائم ہوتے ہوئے سچی گواہی کا مطالبہ ہو تو سچی گواہی دینے کی بجائے، حق بات کہنے کی بجائے، پیچدار اور الجھی ہوئی باتیں کر کے معاملے کو بگاڑنے کی یا اپنے حق میں کرنے کی یا اپنے قریبیوں کے حق میں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو یہ چیز ایک مومن، حقیقی مومن میں نہیں ہونی چاہئے۔

پس حقیقی مومن کو حکم ہے کہ خدا کی رضا کو مقدم کرو اور باقی سب باتیں اُس کے تابع کرو۔ اور یہ اُس وقت ہوگا جب اتنی جرأت پیدا ہو جائے کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینے سے انسان گریز نہ کرے۔ اس کی کچھ بھی پرواہ نہ ہو کہ حق بات بتانے کی وجہ سے سچی گواہی کی وجہ سے میں خود کتنی مشکلات میں گرفتار ہو سکتا ہوں۔ یا میرے عزیز رشتہ دار، میرے بچے، اگر میں اُن کے خلاف گواہی دوں تو کس مشکل میں گرفتار ہو سکتے ہیں یا میرے اپنے والدین یا بچوں یا عزیزوں، دوستوں کے خلاف گواہی سے مجھے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ہماری سوچ یہ ہونی چاہئے کہ حق بات پر قائم رہنے کے لئے، انصاف پر قائم رہنے کے لئے ہمیں اپنے ماحول اور اپنے عزیزوں، بزرگوں کی ناراضگی بھی مول لینی پڑے تو ہم لے لیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری امارت یا غربت تمہارے فائدے یا نقصان اور تمہاری چالاکیوں یا جھوٹی گواہیوں یا انصاف سے دور جانے سے نہیں ہے بلکہ یہ فائدے نقصان اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر منحصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو تمہیں فائدہ دے۔ نہیں تو تمہاری کوشش بھی ہو تو تم فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ جھوٹی گواہیاں تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔ ہاں ایک عارضی دنیاوی فائدہ تو ہو سکتا ہے لیکن اُس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے اُس کے نقصان اتنے زیادہ ہوں گے جو برداشت سے باہر ہوں گے۔ فرمایا کہ اس لئے اللہ تعالیٰ کو دوست بناؤ اور اُسی کا قرب حاصل کرو۔ اور ہمیشہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے صاف اور سیدھی بات کرو۔ اپنے عائلی معاملات میں، گھریلو معاملات میں بھی، معاشرتی معاملات میں بھی، دنیاوی معاملات میں بھی سچائی کو ہمیشہ پکڑے رکھو۔ انصاف کے قیام کی ہمیشہ کوشش کرو۔ اپنی خواہشات کی پیروی کر کے عدل اور انصاف سے دور جانے کی بجائے، گھماؤ پھراؤ والی باتیں کر کے معاملے کو الجھانے کی بجائے یا سچی گواہی کو چھپانے کی بجائے اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کی بجائے ایک مومن کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنا محور بنانا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ایک واقعہ آتا ہے جہاں آپ کو گواہی دینی پڑی۔ زمینداری کا معاملہ تھا اور جو مزارعین تھے اُن کے ساتھ درختوں کا جھگڑا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے گواہی دیں گے حالانکہ آپ کے والد کا اور آپ

کے خاندان کی جائیداد کا معاملہ تھا، زمین کا معاملہ تھا، کوئی درختوں کی ملکیت کا معاملہ تھا۔ جب گواہی دی گئی، آپ کو بلایا گیا تو آپ نے جج کے سامنے یہی کہا کہ میرے نزدیک ان لوگوں کا ہی حق بنتا ہے اور ان کو ان کا یہ حق ملنا چاہئے۔ اس کی وجہ سے آپ کے خاندان والے، آپ کے والد ناراض بھی ہوئے لیکن آپ نے کہا جو میں نے حق سمجھا، جو سچی چیز سمجھی وہ میں نے گواہی دے دی۔ (تاریخ احمدیت جلد اول ص 73-72، رجسٹر روایات (غیر مطبوعہ) جلد نمبر 9 صفحہ 192 تا 194 روایت حضرت میاں اللہ یار صاحب ٹھیکیدار)

تو یہ معیار ہیں جو زمانے کے امام نے ہمارے سامنے پیش کئے۔ اور یہ معیار ہیں جو ہمیں اب قائم کرنے چاہئیں اور یہی معیار ہیں جن کو حاصل کرنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔

فرماتا ہے یاد رکھو کہ تمہاری جھوٹی گواہیوں سے تم دنیا والوں کو تو دھوکہ دے سکتے ہو لیکن خدا تعالیٰ کو نہیں۔ فرمایا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔ کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل اور ہر بات سے اچھی طرح باخبر ہے۔ اُس سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا۔ پس ایک طرف یہ دعویٰ کہ ہم معاشرے میں امن اور سلامتی پھیلانا چاہتے ہیں۔ سچائی پر قائم ہوتے ہوئے دنیا کو ہدایت کے راستے دکھانا چاہتے ہیں۔ اور دوسری طرف اگر ہم اپنے قول و فعل میں معمولی دنیاوی فائدوں کے لئے تضاد رکھنے والے ہوں تو ہم سچائی پر قائم ہونے والے نہیں، انصاف کو قائم کرنے والے نہیں، امن اور سلامتی کو پھیلانے والے نہیں بلکہ معاشرے کے فتنہ و فساد کا حصہ بن رہے ہوں گے۔

پس ایک مومن کا ظلم کے خلاف آواز اُٹھانے کا دعویٰ اور ظلم روکنے کا دعویٰ تبھی سچا ہو سکتا ہے جب وہ انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرتا ہے۔ سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرتا ہے۔ اپنی گواہیوں کو خدا تعالیٰ کے احکامات کے تابع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے یہ معیار کن بلندیوں پر دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے سورۃ مائدہ کی جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں فرمایا کہ صرف تمہارے معاشرے میں، تمہارا جو چھوٹا ماحول ہے، اُسی میں تمہاری گواہیاں انصاف کے قائم کرنے کے لئے نہ ہوں بلکہ تمہارے دشمن بھی اگر تمہارے سے انصاف حاصل کرنا چاہیں تو وہ بھی انصاف حاصل کرنے والے ہوں۔ اُن کو بھی یہ یقین ہو کہ تم جو بات کہو گے حق و انصاف کی کہو گے۔ یا دشمن پر یہ ظاہر کر دو کہ ایک مومن ہر کام تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتا ہے۔ کسی کی دشمنی ہمیں انصاف اور سچائی سے دور نہیں ہٹا سکتی۔ ہمارے دل تو دشمنی سے پاک ہیں۔ ہم تو یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمیں کسی سے نفرت یا دشمنی نہیں ہے۔ لیکن دشمن کے دل کے کینے، بغض اور دشمنی بھی ہمیں اس بات کی طرف مائل نہیں کرے گی کہ ہم غلط طور پر اُسے نقصان پہنچانے کے لئے انصاف سے ہٹی ہوئی بات کہیں گے۔ یہ خوبصورت تعلیم ہے جو ہم غیروں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور اُن پر اسلامی تعلیم کی خوبیاں واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ ہماری باتیں سن کر اسلام کے بارے میں مزید جاننا چاہتے ہیں۔

پس ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری باتیں بیشک دنیا کو ہماری طرف متوجہ کرتی ہیں لیکن ہماری سچی گواہی دینے کی باتیں، ہماری انصاف کے قائم کرنے کی باتیں، ہماری معاشرے میں دشمنیاں دور کرنے کی باتیں، ہماری امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانے کی باتیں حقیقت میں دنیا کو اُس وقت اپنی طرف متوجہ کریں گی جب ہمارے عملی اظہار بھی اُس کے مطابق ہو رہے ہوں گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر ایک بہت بڑی ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے کہ قَوَّام بن کر کھڑے ہو جاؤ۔ یعنی انتہائی گہرائی میں جا کر (کام کرو)۔ قَوَّام کا مطلب ہے کہ انتہائی گہرائی میں جا کر اور مسلسل اور مستقل مزاجی سے کوشش کرتے ہوئے انصاف قائم کرو یا کوئی بھی کام کرو۔ یہاں کیونکہ انصاف کا ذکر ہے اس لئے گہرائی میں جا کر انصاف کے تمام تقاضے پورے کرو اور پھر مسلسل اور مستقل مزاجی سے اس کو قائم کرنے کی کوشش کرو۔ یہ گہرائی میں جا کر اور انتھک اور مسلسل کوشش ہے جس کے نتیجہ میں دنیا میں انصاف بھی قائم ہوگا اور سلامتی کا اور امن کا پیغام بھی دنیا کو ملے گا۔

پس آج دنیا میں انصاف قائم کرنے، سچائی کو پھیلانے، امن اور سلامتی کی ضمانت بننے کا کام مسلسل اور باریک در باریک پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے کرنا ایک مومن کا کام ہے، ایک حقیقی احمدی کا کام ہے۔ اس زمانے میں احمدی مسلمان ہی ہیں جو اس دعویٰ کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں، ہم حقیقی مومن ہیں کیونکہ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے۔ کیونکہ ہم نے اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہی حاصل کی ہے اور زمانے کے امام کو مان کر صرف ذوقی اور علمی آگاہی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حاصل نہیں کی بلکہ ہم ان احکامات پر کاربند ہونے کا عملی نمونہ بننے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیں یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم انصاف پر قائم ہیں۔ کس حد تک ہم سچائی پر قائم ہیں۔ ہم اپنے دلوں کو ٹٹولیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح اپنے خلاف اور اپنے والد کے خلاف گواہی دے کر دنیاوی فائدے کو کوئی اہمیت نہیں دی تھی، آج ہم آپ سے جڑنے کا دعویٰ کر کے یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ اگر ہم حقیقت میں یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہوں تو پھر یہ دیکھنے اور سوچنے والی بات ہے کہ ہمارے گھروں میں بے اعتمادی کی فضا کیوں ہے؟ جن گھروں میں یہ بے اعتمادی کی فضا ہے وہ جائزے لیں میاں بیوی کے تعلقات میں پیار و محبت کیوں نظر نہیں آتا۔ بچے کیوں اس وجہ سے ڈسٹرب ہیں؟ بھائی بھائی کے رشتے میں دراڑیں کیوں پڑ رہی ہیں؟ بدظنیوں کی وجہ سے یا سچائی کی کمی کی وجہ سے تعلقات کیوں ٹوٹ رہے ہیں؟ دوستی کی بنیاد پر شروع کئے گئے کاروبار ناراضگیوں اور مقدموں پر کیوں منتج ہو رہے ہیں؟ قضاء میں مقدمات کی تعداد میں کیوں اضافہ ہو رہا ہے؟ یا عدالتوں میں کیوں زیادہ مقدمات احمدیوں کی طرف سے بھی جانے لگ گئے ہیں؟ ظاہر ہے دلوں کی حالت اور ظاہری حالت یا قول میں تضاد ہے۔ اپنے لئے کچھ اور معیار ہیں اور دوسروں کے لئے کچھ اَور۔ پس ہر احمدی کو، چاہے وہ جماعتی خدمات پر مامور عہدیدار ہے یا عام احمدی ہے اس بارے میں فکر کی ضرورت ہے کہ ہمارے سامنے جو دنیا کو انصاف دینے اور سچائی پھیلانے کا اتنا بڑا کام ہے، اُس کو ہم اپنی اصلاح کرتے ہوئے کس طرح سرانجام دے سکتے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اُس کی مغفرت کی چادر میں لپٹ سکیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر پانے والے ٹھہر سکیں۔ یقیناً اس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کے احکامات پر نظر رکھنی ہوگی۔ اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ کی حفاظت جیسا اور کوئی محفوظ قلعہ اور حصار نہیں۔ لیکن ادھوری بات فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب پیاس لگی ہوئی ہو تو صرف ایک قطرہ پی لینا کفایت کرے گا یا شدتِ بھوک سے ایک دانہ یا لقمہ سے سیر ہو جاوے گا؟ بالکل نہیں۔ بلکہ جب تک پورا سیر ہو کر پانی نہ پئے یا کھانا نہ کھالے، تسلّی نہ ہوگی۔ اسی طرح جب تک اعمال میں کمال نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں۔ ناقص اعمال اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے اور نہ وہ بابرکت ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ میری مرضی کے موافق اعمال کرو۔ پھر مَیں برکت دوں گا''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 639 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ دنیا کو امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانے کی جو ذمہ داری ڈالی ہے اُس کے لئے ہر سطح پر ہمیں انصاف کو قائم کرنا ہوگا۔ سچائی کو قائم کرنا ہوگا۔ انصاف اللہ تعالیٰ کے احکامات کو گہرائی میں جا کر جاننے اور عمل کرنے سے قائم ہوتا ہے۔ حقوق اللہ کی ادائیگی میں بھی گہرائی میں جا کر اُن کو جاننے اور اُن پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو گہرائی میں جا کر جاننے اور اُن پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے تا کہ جہاں ہم اپنے گھروں اور اپنے معاشرے کو انصاف پر قائم رکھتے ہوئے جنت نظیر بنائیں، وہاں اسلام کی خوبصورت تعلیم کی روشنی میں تبلیغ کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ دنیا پر حقیقی انصاف کی تعلیم واضح کر کے اُسے تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے والے ہوں۔

دنیا بڑی خوفناک تباہی کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ نہ مسلمانوں میں انصاف رہا ہے، نہ غیر مسلموں میں انصاف رہا ہے اور نہ صرف انصاف نہیں رہا بلکہ سب ظلموں کی انتہاؤں کو چھو رہے ہیں۔ پس ایسے وقت میں دنیا کی آنکھیں کھولنے اور ظلموں سے باز رہنے کی طرف توجہ دلا کر تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کا کردار صرف جماعت احمدیہ ہی ادا کر سکتی ہے۔ اس کے لئے جہاں ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے دائرے میں عملی کوشش کرنی چاہئے، وہاں عملی کوشش کے ساتھ ہمیں دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مسلمان ممالک کی ناانصافیوں اور شامتِ اعمال نے جہاں اُن کو اندرونی فسادوں میں مبتلا کیا ہوا ہے وہاں بیرونی خطرے بھی بہت تیزی سے اُن پر منڈلا رہے ہیں بلکہ اُن کے دروازوں تک پہنچ چکے ہیں۔ بظاہر لگتا ہے کہ بڑی جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے اور دنیا اگر اُس کے نتائج سے بے خبر نہیں تو لاپرواہ ضرور ہے۔ پس ایسے میں غلامانِ مسیح محمدی کو اپنا کردار ادا کرتے ہوئے دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے دعاؤں کا حق ادا کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا حق ادا کرنے والا بنائے اور دنیا کو تباہی سے بچالے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بینن (مغربی افریقہ) میں
مسجد احمدیہ واگا (ریجن الاڈا) کا افتتاح

(رپورٹ: انصر عباس۔ مبلغ سلسلہ الاڈا (بینن))

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ بینن کوالاڈا ریجن کی جماعت واگا میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔15فروری 2013 کو مکرم امیر صاحب بینن رانا فاروق احمد صاحب نے اس کا افتتاح کیا۔الحمدللہ

واگا گاؤں الاڈا شہر سے 26 کلومیٹر اور (ze) شہر سے 5 کلومیٹر دور ہے۔

واگا گاؤں میں جماعت کا قیام

جون 2011ء میں کوجرومیدے (Kodjromede) گاؤں کا ایک بااثر شخص کریم نامی احمدی ہوالیکن کچھ ہی دنوں کے بعد غیراحمدی مولویوں کے

مسجد احمدیہ واگا (ریجن الاڈا) بینن

زیراثر احمدیت کی مخالفت شروع کردی اور ایک دن علاقے کے ریڈیو پر جا کر غیراحمدی ہونے کا اعلان کردیا۔تو اگلے ہی دن خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق (کہ ایک شخص کے بدلے وہ ایک جماعت عطا کرے گا) ایک بادشاہ کو احمدی ہونے کی توفیق دی اور واگا جماعت کو بھی احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔الحمدللہ

اسی طرح "انی مهین من اراد اهانتک" کے مطابق مرتد ہونے والا شخص کسی پولیس مقدمے میں مطلوب ہوا اور کئی ماہ تک اپنے گاؤں سے فرار ہونے پر مجبور ہوا۔

اس مسجد کی افتتاحی تقریب میں حسب ذیل اہم افراد نے شمولیت کی:

مکرم امیر صاحب بینن رانا فاروق احمد صاحب۔ COTONOU جماعت کے صدر صاحب۔ Dome-seco گاؤں کا بادشاہ۔ Koindokpo گاؤں کا بادشاہ۔Ze شہر کا بادشاہ۔Ganhoun گاؤں کے ودوں مذہب کا چیف۔Sedje-houegoudo گاؤں کے ودوں مذہب کا چیف۔Afame گاؤں کے ودوں مذہب کا چیف۔Ze زے کمیون کے میئر کا نمائندہ۔ Waga گاؤں کا چیف۔ Soyo گاؤں کا چیف۔ Dogoudo گاؤں کا چیف۔Allada کے میئر کا نائب اول۔Allada کی میئری کا D.C۔ڈائریکٹر بینک آف افریقہ الاڈا برانچ۔Gonfandji گاؤں کے عیسائی فرقہ کے دو چیف۔Allada ریجن کی دیگر سترہ جماعتوں کے نمائندگان۔Cotonou شہر سے مبلغ سلسلہ مکرم نصر احمد مبشر صاحب۔

مہمان کرام کے تاثرات و پیغامات

☆ زے کمیون کے بادشاہ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ احمدیت کو اپنے علاقے میں خوش آمدید کہتے ہیں اور یہاں مسجد کا قیام خوش آئند ہے ہم جماعت کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ احمدیہ جماعت ہمارے علاقے میں فلاحی کام جاری رکھے۔

☆ ڈائریکٹر بینک آف افریقہ الاڈا برانچ نے کہا کہ اسے جماعت کے پروگراموں میں شامل ہونا اچھا لگتا ہے

☆ زے کمیون کے میئر کے نمائندے نے مسجد کی مبارک باد دی اور بتایا کہ میئر نے آج خود پروگرام میں شامل ہونے کا وعدہ کیا تھا لیکن کسی ضروری میٹنگ کے سلسلہ میں اسے کہیں جانا پڑ گیا اس لیے خود حاضر نہ ہوسکا۔

آخر پر مکرم امیر صاحب بینن نے تمام مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ حقیقی مذہب کی بنیاد دو باتوں پر ہوتی ہے ایک یہ کہ خدائے واحد کی عبادت کی جائے دوسرا مخلوق خدا سے ہمدردی۔ جماعت احمدیہ خدا کی عبادت کے لئے مساجد تعمیر کرتی ہے اور مخلوق خدا کی ہمدردی کے لئے بہت سارے فلاحی کام کرتی ہے۔ جن میں ہسپتال، سکول، یتیم خانے اور سولر انرجی پروجیکٹ زیادہ نمایاں ہیں۔تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے مسجد کا افتتاح کیا اور دعا کروائی اس کے بعد تمام شرکاء کو کھانا پیش کیا گیا اور نماز جمعہ ادا کی گئی۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مکرم امیر صاحب اور مہمانانِ کرام نے مسجد کے قریب تین پھلدار پودے لگائے اور بعد میں امیر صاحب نے تمام سیاسی اور سماجی شخصیات کے ساتھ ایک مجلس کی جس میں احمدیہ جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا اور مہمانوں کے سوالات کے جوابات دئے۔ شام پانچ بجے اس باوقار محفل کا اختتام ہوا۔الحمدللہ

بینن (مغربی افریقہ) کے پاراکو ریجن میں
مسجد بیکیرو کے افتتاح کی مبارک تقریب

(رپورٹ: مظفر احمد ظفر۔ مبلغ سلسلہ بینن)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو پاراکو ریجن کی جماعت بیکیرو (GBEYEKEROU) میں مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔اس گاؤں کے افراد کو چند سال پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی قبولیت احمدیت کے بعد اس جماعت کے افراد اخلاص میں بڑھتے گئے مالی قربانی اور جماعتی جلسوں کی شمولیت میں پیش پیش ہیں۔

مخالفینِ احمدیت ان نو مبائعین کے پاس مسلسل جاتے رہے مختلف قسم کے لالچ دیئے جاتے رہے کہ آپ احمدیت چھوڑ دیں تو یہاں پانی کا کنواں کھدوا دیں گے اور نئ مسجد تعمیر کر کے دیں گے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان نومبائعین نے ثابت قدمی دکھائی اور ہر قسم کی لالچ کو ٹھکرادیا۔ان کے ایمان کو جلا بخشنے اور محبتِ الٰہی کی پیاس بجھانے کے لئے یہاں مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔

10رفروری 2013ء کو اس گاؤں میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب ہوئی۔اس تقریب میں مخالف علماء نے جماعت کے خلاف پروپیگنڈا کیا اس علاقہ کی انتظامیہ اور اس جماعت کے افراد کو تعمیر سے روکنے کی کوشش کی اور اس علاقہ کے امام نے اعلان کیا کہ ہم اس مسجد کی تعمیر کو رکوا کر دم لیں گے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی اور مخالفین احمدیت کو ذلت اور ہزیمت اٹھانی پڑی۔

یکم اپریل 2013ء بروز سوموار مسجد کے افتتاح کی تقریب کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم جبرائیل صاحب مقامی معلم نے کی۔مرکز سے مکرم امیر صاحب بینن رانا فاروق احمد صاحب ،نائب امیر اول بینن مکرم بکری مصلحو صاحب اور مبلغ سلسلہ کوتونو نے شرکت کی۔تلاوت قرآن کے بعد مقامی صدر صاحب نے افراد جماعت اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اس مسجد کی تعمیر کی توفیق دی۔ پاراکو جماعت کے صدر صاحب نے اپنی تقریر میں حاضرین اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اس علاقہ میں احمدیت کا نفوذ اور جماعتی ترقیات کے بارے میں بتایا۔

MAEP تنظیم کے نائب صدر نے جماعت کو اس علاقہ میں مسجد تعمیر کرنے پر مبارک باد دی اور کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ نے اس علاقہ میں مسجد تعمیر کی انہوں نے کہا کہ اس مسجد کی تعمیر کو رکوانے کی کوشش کی گئی لیکن ہم نے جماعت کا ساتھ دیا اور مخالفین کو ناکامی ہوئی۔

نائب امیر صاحب نے اپنی تقریر میں مساجد کی غرض وغایت اور انہیں آباد کرنے کے بارے میں بتایا اور احباب کو نمازوں کی طرف توجہ دلائی۔

حکومتی انتظامیہ کے نمائندہ نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ اس گاؤں میں جماعت نے خوبصورت مسجد تعمیر کی ہے انہوں نے جماعت کو علاقہ میں خوش آمدید کہا۔

مکرم امیر صاحب بینن نے اپنی تقریر میں الٰہی جماعتوں کی مخالفت اور خدا کی نصرت کے بارے میں بتایا کہ مخالفین احمدیت ہمیشہ اپنے منصوبوں میں ناکام رہے ہیں اور جماعت کی اللہ تعالیٰ نے مدد کی ہے۔امیر صاحب نے 23 مارچ کے حوالے سے جماعت کے قیام کی غرض و غایت اور آمد حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں بتایا۔

مسجد کا مسقّف حصہ 8 میٹر چوڑا اور 10 میٹر لمبا ہے۔اس مسجد کے دو مینار ہیں۔مسجد پر کلمۂ طیبہ تحریر ہے۔ اس مسجد میں کُل 100 سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہے اس مسجد کی تعمیر میں مقامی جماعت نے چھت کے لئے لکڑی مہیا کی اور تعمیر کے دوران پانی مہیا کیا۔ مقامی خدام اور انصار نے وقار عمل کے ذریعے تعمیر میں بھرپور حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اس تقریب میں علاقہ کے معززین شہری انتظامیہ کے نمائندگان اور 8 جماعتوں کے افراد نے شرکت کی۔کل حاضری 290 رہی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو لوگوں کی ہدایت اور جماعت کی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔آمین

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No: 07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

بقیہ: خطاب حضور انور
از صفحہ نمبر 2

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت تھی جن کی خاطر یہ کائنات پیدا کی گئی تو ہمیں کس قدر اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ موقع میسر آیا ہے، یہ تین دن اس بستی میں ملے ہیں، اس لئے ہمیں چاہئے کہ اس سے بھر پور فائدہ اُٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے، اپنے دل میں تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔ اُس سے تقویٰ مانگیں۔ نیکیاں بجا لانے کی طرف توجہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اُن پر قائم رہنے کی اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش بھی کریں تا کہ ہمارا شمار ہمیشہ اتقیاء کی جماعت میں ہو اور کبھی ہلاک ہونے والوں میں نہ ہوں۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے والے ہوں۔ نفس کی خواہشات ہمیں اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والی نہ ہوں۔

جیسا کہ مَیں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ پس جہاں اس تقویٰ کے حصول کے لئے ہر احمدی نے اللہ تعالیٰ کی خشیت دل میں پیدا کرنی ہے اُس کی عبادت کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں، نمازوں میں پابندی اختیار کرنی ہے، ذکرِ الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھنا ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیاں کرنی ہیں، اُس کے دین کی اشاعت کے لئے کوشش کرنی ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی حقوق ادا کرنے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات ہی ہیں جن میں حقوق اللہ شامل ہیں، حقوق العباد جن میں شامل ہیں، جو تقویٰ کی جڑ کو مضبوط کرنے والے ہیں، ایمان کے درخت کو ثمر دار بنانے والے ہیں۔ یہ نیک اعمال ہی ہیں، اگر ہم ان پر کاربند ہو جائیں تو خدا تعالیٰ کی رضا کو پاتے ہوئے اُس کے مقرب ہو جائیں گے۔ اس طرح بعض برائیاں ہیں جنہوں نے معاشرے میں بگاڑ پیدا کیا ہوا ہے۔ ایک احمدی بھی کیونکہ اس معاشرے میں رہ رہا ہے، اُس کا حصہ ہے، جہاں نفسا نفسی کا عالم ہے۔ اس لئے وہ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

متقی کی ایک نشانی یہ ہے کہ ان میں عاجزی، انکساری، حلیمی اور مسکینی ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَعِبَادُالرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان :64). اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو جواباً کہتے ہیں: سلام۔ ایسے جاہل جن کا کام ہی صرف لڑنا جھگڑنا ہے اور آجکل ہمارے ان ملکوں میں جو مسلمان کہلانے والے ہیں ان میں تو احمدیت کے خلاف زیادہ ہی جہالت کا اظہار ہوتا ہے۔ پھر بعض دفعہ اپنوں میں سے بھی بعض جاہل پیدا ہو جاتے ہیں جن کو سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو ایسے موقعوں پر فرمایا کہ ایسے لوگوں کے منہ لگنے کے بجائے ایسی مجلس سے اُٹھ جایا کرو اور ایسی مجلسوں میں بیٹھنے سے سوائے اس کے کہ ہم اپنے اخلاق خراب کریں، کچھ نہیں ہوگا۔ بعض دفعہ مقابلے اور غصہ میں آ کر انسان خود بھی ایسی بات کر جاتا ہے جس سے تکبر کے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جب ایک دفعہ انسان متکبر ہو جائے تو پھر ایک کے بعد دوسرا گناہ سرزد ہوتا چلا جاتا ہے۔ دوسرے نے تو جہالت سے بات کی تھی لیکن جواب دے کر آپ بھی جہالت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ متکبر کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (لقمان:19)۔ اور اپنے گال لوگوں کے سامنے غصہ سے مت پھلا اور زمین میں تکبر سے مت چل، اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

پس تقویٰ اور تکبر یا فخر یا ذرا سی بات پر غصہ میں آ جانا ایسی باتیں ہیں جو ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں بلکہ یہ مخالف سمتیں ہیں اور تقویٰ کے ساتھ کبھی اس قسم کی برائیاں جمع نہیں ہو سکتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو تکبر کو شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کرتی ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 598)

پھر آپ نے فرمایا۔ ''مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے؟ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں''۔ فرمایا ''ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنر مند ہے، وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اُس کو دیوانہ کر دے اور اُس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے، اُس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ وحشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے، وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ وحشمت خدا نے ہی اُس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اُس پر ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے، اُس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اُس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے، وہ بھی متکبر ہے اور وہ اُس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دَم میں اُس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اُس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اُس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں۔ کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے، وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اُس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اُس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے، اُس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اُس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے، اُس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے، اُس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے ماموراور مُرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اُس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصّہ لیا ہے...... سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہوتا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے، تم اُس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے، تُم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو''۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 402-403)

پھر آپ نے فرمایا: ''تکبّر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اُس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سَر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرضیکہ تکبّر کے کئی چشمے ہیں اور مومن کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اُس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبّر کی بُو آوے اور وہ تکبّر ظاہر کرنے والا ہو''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 613۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

دیکھیں اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ کتنی گہرائی میں جا کر آپ نے ہماری اصلاح کرنے اور تقویٰ میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اب دیکھ لیں دنیا میں بہت کم ہیں جو پڑھ لکھ جائیں یا کسی خاص مضمون میں اُن کا علم بڑھ جائے تو اُن میں بڑائی پیدا نہ ہو۔ بلکہ ہمارے ملکوں میں تو سکولوں کے اساتذہ بھی اکثر اوقات بچوں کو پڑھاتے ہوئے ان کی غلطی پر اُن کا اچھا خاصّہ مذاق اڑا دیتے ہیں اور پھر بچوں کو پڑھائی کرنے کے شوق کے بجائے پڑھائی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ پھر آجکل یہ بھی اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ جس کے پاس کچھ پیسہ آ جائے اُس کا دماغ ہی نیچے نہیں آتا۔ بعض دفعہ غریب آدمی سے نہایت حقارت آمیز سلوک کرتے ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ دیکھو جو دعاؤں میں سست ہیں اُن میں بھی تکبر ہے۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ آجکل اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی موقع دیا ہے تو ان دنوں میں اس ماحول میں خاص طور پر دعاؤں پہ زور دیں۔ اس ماحول سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی دعاؤں میں سست نہ کرے۔ یاد رکھیں کہ یہی ہمارا سرمایہ حیات ہے اور اس دنیا میں بھی ان دعاؤں نے ہی کام آنا ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور اُس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے عاجزانہ دعاؤں نے ہی کام آنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس درد سے ہمیں نصائح فرمائی ہیں اگر ہم نے ان پر عمل نہ کیا تو کہیں یہ نہ ہو کہ ہم بھی اُس زُمرہ میں شمار ہو جائیں جو خدا کے مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتے۔ پھر دیکھیں کس باریکی سے بظاہر چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرمایا حقارت سے کسی کو نہیں دیکھنا، یا کسی بات پر اس طرح دیکھنا کہ اپنے آپ کو یہ سمجھنا کہ جس طرح کل کائنات کا میں ہی مالک ہوں۔ پھر کبھی زبان سے کسی کی دل آزاری نہیں کرنی۔ بعض لوگ مذاق مذاق میں دوسروں کی دل آزاری کر جاتے ہیں اور یہ مذاق ہو رہا ہوتا ہے۔ تو اس بات سے بھی منع فرمایا ہے۔ کسی کا استہزاء اور ٹھٹّھا کرنا جس سے دوسرے کی سبکی ہو، یہ سب تکبر کی قسمیں ہیں۔ تو ایک تکبر جو ہے یہ بہت سی نیکیوں سے انسان کو محروم کر دیتا ہے اور بہت سی برائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ تکبر ہی ہے جس سے انسان عفو اور درگزر سے دور چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ غصّہ کو دبانے والے ہوتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہوتے ہیں لیکن ایک متکبر انسان جو ہے اُس کو تو دوسروں کو معاف کرنا ہی نہیں آتا۔ جس کے اختیارات ہوں اس کا کسی کو سزا کے طور پر سرزنش کرنا یا سزا دینا، اگر اصلاح کے لئے کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن جس میں تکبر ہو گا وہ ان معاملات کو اپنی اَنا کا مسئلہ بنا لے گا۔ (بعض احباب اس موقع پر نعرے لگا رہے تھے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ جہاں نعرے کی ضرورت نہ ہو وہاں اس طرح آخر میں بیٹھ کر بلا وجہ نعرے نہ لگائیں۔ خاموشی سے کچھ تھوڑی دیر سن بھی لیں) اَنا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہئے۔ حالانکہ ذاتی معاملات میں متقی کی یہ نشانی ہے کہ وہ نہ صرف معاف کرتے ہیں بلکہ احسان کا سلوک کرتے ہیں۔ بھول جاتے ہیں کہ کسی دوسرے کی طرف سے کوئی زیادتی بھی کبھی ہوئی ہے۔ اور ایسے احسان کرنے والوں اور تقویٰ پر قدم مارنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ کہ اللہ تعالیٰ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔ جبکہ تکبر کرنے والوں کے لئے فرمایا جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے انتہائی ناپسندیدہ لوگ ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی نیکیاں ہیں، اعمال ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے، جن کی تفصیل میں اس وقت جانا ممکن نہیں ہے۔ لیکن یہ ایسی نیکیاں ہیں جو انسان کے تقویٰ کے معیار کو اونچا کرنے والی اور اس کی جڑوں کو مضبوط کرنے والی ہیں۔ مثلاً رشتہ داروں سے حسنِ سلوک ہے۔ اُن کے حقوق کا خیال رکھنا ہے۔ اس میں اپنے والدین ہیں، بیوی کے والدین ہیں، بھائی بہن ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ غریبوں کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ اس میں بھی جہاں تک غریبوں کے حقوق کا سوال ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ اپنے وسائل کے لحاظ سے بحیثیت جماعت بھی بھرپور حصہ لینے کی کوشش کرتی ہے اور جو افرادِ جماعت ہیں، جن کو توفیق ہے وہ اپنی ذاتی حیثیت کے لحاظ سے بھی اس میں حصہ لیتے ہیں۔

پھر بحیثیت انسان ہر دوسرے انسان کے کام آنے کا سوال ہے۔ پھر عدل و انصاف کا قیام ہے۔ وعدوں کی پابندی ہے۔ اس طرح کے بہت سارے اعمال ہیں جو کرنے سے تقویٰ کی جڑیں مزید گہری ہوتی چلی جاتی ہیں۔ غرض کہ جو کام بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے کیا جائے وہ نیکی ہے اور تقویٰ کی طرف لے جانے والی ہے۔ اور جو کام بھی ان حقوق کی تلفی کا باعث بن رہا ہے، اپنے خدا سے دور لے جانے والا ہے وہ برائی اور بدی میں شامل ہے۔ اور اس کی بیخ کنی کرنا دل کی زمین کو صاف کرنے کے لئے اور تقویٰ کی جڑوں کو تقویت دینے کے لئے ضروری ہے۔

متقیوں کو اللہ تعالیٰ نے کئی طرح کی تسلیاں بھی دی ہیں اور انعامات سے نوازنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ مثلاً فرمایا: متقیوں کا میں خود کفیل ہو جاتا ہوں، اُن کی ضروریات کو پورا کرتا ہوں (الجاثیہ: 20)، ان کو تنگ حالات سے نکالتا ہوں۔ (الطلاق:4)۔ پھر اللہ تعالیٰ متقیوں کے لئے رزق کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ اُنہیں بہت ساری برائیوں سے اپنے فضل سے آزاد کرتا ہے۔ اُن کو ایک نور دیا جاتا ہے (التحریم:9) نورِ فراست اُن کو عطا

ہوتا ہے۔ غرض ایک متقی جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کا پیارا اور محبوب بن جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’قرآنِ شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں‘‘۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

پس فرمایا یہ جو تقویٰ ہے یہ حصنِ حصین ہے۔ ایک محفوظ قلعہ ہے۔ اس میں آ جائیں گے تو ہر لحاظ سے محفوظ ہو جائیں گے۔ ’’جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں‘‘۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضبِ الٰہی ہو‘‘۔

فرمایا: ’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے کہ جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے، تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے‘‘۔ فرمایا ’’پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک برگزیدہ قوم ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو‘‘۔ فرمایا ’’اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ‘‘۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308-307)

یہ آخری اقتباسات جو مَیں نے پڑھے ہیں، یہ رسالہ الوصیت سے ہیں جو ٹھیک آج سے سو سال پہلے 20؍دسمبر 1905ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا تھا اور پھر 24؍دسمبر کو میرا خیال ہے یہ رسالہ شائع ہوا تھا۔ تو تقویٰ کی طرف توجہ دلانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری وفات کی اطلاع دے کر ’’مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ اور ایک فرشتہ مَیں نے دیکھا کہ وہ اس زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر پہنچ کر اس نے مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اُس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں‘‘۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 316)

اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے لوگوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت دعائیں بھی کی ہیں۔ اب مَیں وہ دعائیں پڑھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ: ’’مَیں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدّم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ اٰمِیْن یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ‘‘۔

پھر دوسری دفعہ آپ نے یہی دعا کی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ:

’’پھر مَیں دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا! اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ اٰمِیْن یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

پھر مَیں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچّا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنّی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تُو راضی ہے۔ اور جن کو تُو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ اٰمِیْن یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ‘‘۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 316 تا 318)

گزشتہ سال یو کے کے جلسہ سالانہ پر مَیں نے تحریک کی تھی کہ اس مبارک تحریک میں حصہ لیں اور اس پاک نظام میں اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگی پاک کرنے کے لئے شامل ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ میں نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا تھا کہ سو سال پورے ہونے پر کم از کم پچاس ہزار موصیان ہو جائیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اُس وقت جو تعداد تھی، اُس میں تقریباً پندرہ ہزار اَور شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یو کے کے جلسہ تک یہ تعداد درخواست دہندگان کی پوری ہو گئی تھی، منظوریاں تو بعد میں ہوئیں لیکن بہرحال تعداد پوری ہو گئی تھی۔ لیکن آج سو سال پورے ہونے پر (سو سال تو آج دسمبر میں پورے ہو رہے ہیں ناں) جو درخواستیں مجلسِ کارپرداز پاکستان کو پہنچی ہیں، یہاں بھارت کی شاید علیحدہ بھی ہوں۔ وہ تقریباً ساڑھے سترہ ہزار ہیں جبکہ میں نے پندرہ ہزار کہا تھا۔ ابھی بہت سے وصیت فارم جو ہیں وہ جماعتوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کی جو یہ رپورٹ ہے وہ میرے نزدیک اس لحاظ سے نامکمل ہے کہ بہت ساری ابھی پراسس (Process) میں ہیں۔ میرے خیال میں اس سے کہیں زیادہ درخواستیں آ چکی ہیں جتنا کارپرداز کا خیال ہے۔ بہرحال جماعت نے اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے توجہ دی۔ اب جو اگلا ٹارگٹ تھا کہ کُل چندہ دہندگان کا یعنی اس وقت جو کمانے والے ہیں یا 2008ء تک جو بھی کمانے والے ہوں گے اُس کا پچاس فیصد انشاء اللہ تعالیٰ نظامِ وصیت میں شامل کرنا ہے۔ جو نہ کمانے والے ہوتے ہیں وہ گھریلو خواتین، خانہ دار خواتین اور بچے ہوتے ہیں، اُن کو اگر شامل کر لیں تو یہ تعداد پچاس فیصد سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ بعض چھوٹی جماعتوں نے یہ ٹارگٹ حاصل بھی کر لیا ہے۔ بہرحال یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نظام کو اب جماعت کے افراد سمجھنے لگ گئے ہیں اور اب تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ آج سے سو سال پہلے جس نظام کا اعلان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شہر میں فرمایا تھا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اُس کی تقدیر کے تحت اس شہر سے ہی مَیں آپ کو اگلا ٹارگٹ جس کی گزشتہ سال تحریک کی گئی تھی، اُس کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ بہت سارے لوگ یہ لکھتے ہیں کہ ہم اس فکر میں تو ہیں کہ وصیت کریں لیکن اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ تو یاد رکھیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو یہ دعائیں پڑھی ہیں تو یہ اسی لئے پڑھ کر سنائی ہیں کہ جب نیک نیتی کے ساتھ اس نظام سے وابستہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ پیدا کرائے گا اور آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ بھی ہو گی۔ پس آگے بڑھیں اور اس پاک نظام میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہیں اور اُن حقوق کی ادائیگی کے معیار حاصل کرتے چلے جائیں جن کی طرف تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی ہے۔

بہرحال تقویٰ پر چلنے کا عزم اور اُس کے لئے دعا ضروری ہے۔ اللہ کے خوف اور آنکھ کے پانی سے تقویٰ کی جڑوں کو مضبوط کریں اور نیکیوں کی لہلہاتی فصلوں سے اپنی خوبصورتی اور حسن میں اضافہ کریں۔

اس رسالہ ’’الوصیت‘‘ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہ خوشخبری بھی دی کہ اگر تم تقویٰ پر قائم رہے، اُس کی مضبوط جڑیں تمہارے دلوں میں قائم رہیں تو اُس کے رسیلے اور میٹھے پھلوں میں سے ایک نعمت جو خلافت کی نعمت ہے اس کا بھی جماعت میں قیام رہے گا۔ پس اس نعمت سے بھی اگر فائدہ اُٹھانا ہے تو تقویٰ کی جڑوں کو اپنے دلوں میں مضبوط کرنا ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ خدا کا وعدہ ہے اور وہ سچے وعدوں والا خدا آج تک اپنے وعدے پورے کرتا چلا آیا ہے۔ اس انعام سے فیض اُٹھانے والے انشاء اللہ تعالیٰ پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ لیکن ساتھ ہی ہر ایک کو یہ فکر بھی ہونی چاہئے کہ تقویٰ سے خالی ہو کر ہم کہیں جڑی بوٹیوں کی طرح جماعت کے اس حسین باغ سے باہر نہ نکال دیئے جائیں۔ ہم کہیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں نہ آ جائیں۔ اس لئے اللہ نہ کرے کہ کبھی ایسا دن آئے جب کسی احمدی کے دل میں ہدایت کے بعد کسی بھی قسم کی کوئی کجی پیدا ہو۔ اس لئے اپنے ایمانوں کی مضبوطی کی دعائیں بھی مانگتے رہنا چاہئے۔

مجھے گزشتہ سال کسی نے یہ بھی لکھا تھا کہ ہجری قمری کے لحاظ سے 2005ء میں خلافت کو بھی سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد اب تو بہت سارے لوگوں نے اس طرف توجہ کی ہے، ہر ایک کو پتہ ہے۔ لیکن بہرحال اس لحاظ سے آج وصیت کے نظام کو سو سال پورا ہونے کے علاوہ قمری سال کے لحاظ سے خلافت احمدیہ کو بھی سو سال پورے ہو گئے ہیں۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید کا یہ بھی ایک نشان ہے کہ باوجود اس کے کہ پہلے اس لحاظ سے سوچ کر یہاں آنے کا پروگرام نہیں بنا تھا اور باوجود ایسے حالات کے جن کو اتنے موافق نہیں کہہ سکتے، اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ دونوں لحاظ سے اس صدیوں کے پورا ہونے پر خلیفۂ وقت وہاں موجود ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ادنیٰ غلام وہاں موجود ہے جہاں سے یہ پیغام دنیا کو دیا گیا تھا۔ آج وہاں موجود ہے جہاں سے خلافتِ احمدیہ کا آغاز ہوا تھا۔ اللہ کرے جہاں نظامِ وصیت سے دنیا کے مالی نظام فائدہ اُٹھانے والے ہوں، جہاں غریبوں، یتیموں اور بیواؤں کے حقوق قائم ہوں، جہاں محض اور محض خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے حقوق العباد کی ادائیگی ہو، جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کے اعلیٰ معیار قائم ہوں، وہاں تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خوشخبری کا بھی مصداق ٹھہرے کہ:

’’مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ براہینِ احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا‘‘۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305۔306)

پس اے مسیح محمدی کی سرسبز شاخو! خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے روشن، تابناک، چمکدار مستقبل کی ضمانت دی ہے۔ پس تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اُس سے فیض پاتے چلے جاؤ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درختِ وجود کی سرسبز اور ثمردار شاخیں بنتے چلے جاؤ۔ آج تمام دنیا میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اس مسیح محمدی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تم نے لہرانا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار تم نے قائم کرنے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے تقویٰ کی جڑ کو اپنے دلوں میں مضبوط کرتے ہوئے یہ سب کچھ حاصل کیا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے بھی کرنا ہے تا کہ نسلاً بعد نسل اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے حصہ پاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر مَیں دوبارہ توجہ دلاتا ہوں کہ ان دنوں کو خاص طور پر بہت دعاؤں میں گزاریں، بہت دعاؤں میں گزاریں، بہت دعاؤں میں گزاریں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو، اللہ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔ دعا کر لیں۔ نعرے بند کریں اور دعا کر لیں۔ (دعا)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS

SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092 47 6212515

15 London Rd, Morden SM4 5HT

0044 20 3609 4712

خلافت علیٰ منہاج نبوّت کی عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

رانا غلام مصطفیٰ منصور مربی سلسلہ

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔

(سورۃ النور:56)

ترجمہ: ’’تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔‘‘

......سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ پر اردو ترجمہ قرآن میں تشریحی نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں:

’’اس آیت کو آیتِ استخلاف کہا جاتا ہے جس میں یہ بات ظاہر فرمائی گئی ہے کہ جس طرح خدا نے پہلے انبیاء کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا تھا اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی جاری فرمائے گا اور وہ خلافت نبی کے نور کو لے کر آگے بڑھے گی۔ اور ہر دفعہ جب کوئی خلیفہ گزرے گا تو جماعت کو ایک خوف کا سامنا کرنا پڑے گا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خلافت کی برکت سے امن میں بدل جائے گا۔ پس سچی خلافت کی نشانی یہ ہے کہ وہ مومنوں کی جماعت کو بدامنی سے امن کی طرف لے کر آئے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں یہی فرمایا ہے کہ ایک نبی یا خلیفہ کے گزرنے کے بعد وقتی طور پر یہی محسوس ہوتا ہے کہ اب دشمن اس نور کو بجھا دے گا لیکن آیت استخلاف میں قطعی وعدہ ہے کہ دشمن ہر دفعہ ناکام رہے گا۔ نبوت کی آمد کا مقصد دنیا میں توحید کا قیام ہے۔ چنانچہ خلافتِ حقّہ کی بھی یہی نشانی رکھی ہے کہ اس کا آخری مقصد توحید کا قیام ہوگا‘‘۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب تشریحی نوٹ سورۃ النور آیت 56 صفحہ 606)

......سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عَنۡ حُذَیۡفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ تَکُوۡنُ النُّبُوَّۃُ فِیۡکُمۡ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا عَاضًّا فَتَکُوۡنُ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا جَبۡرِیَّۃً فَتَکُوۡنُ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 273، مشکوٰۃ باب الانذار و التحذیر، کنزالعمال جلد 6 حدیث نمبر 15114 صفحہ 121)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔

ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:

مَا کَانَتۡ نُبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتۡھَا خِلَافَۃٌ

(کنزالعمال جلد 11 ص 476 حدیث نمبر 32246)

ترجمہ: فرمایا کوئی نبوت ایسی نہیں جس کے بعد خلافت نہ ہو۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ خلافت کا وجود نبوت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

......سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ خلافت کے متعلق فرماتے ہیں:

’’خلافت وہ ری فلیکٹر ہے جو نبوت اور الوہیت کے نور کو لمبا کردیتا ہے اور اسے دور تک پھیلا دیتا ہے۔ پس اس آیت (النور۔36) میں اللہ تعالیٰ نے خلافت۔ نبوت اور الوہیت کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہمارے نور کی مثال ایسی ہی ہے جیسے بتی کا شعلہ وہ ایک نور ہے جو دنیا کے ہر ذرہ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ مگر جب تک وہ نبوت کے شیشہ میں نہ آئے لوگ اس فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 321)

......پھر فرمایا:

’’پس خلافت ایک الٰہی انعام ہے۔ کوئی نہیں جو اس میں روک بن سکے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نور کے قیام کا ایک ذریعہ ہے جو اس کو مٹانا چاہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو مٹانا چاہتا ہے۔ ہاں وہ ایک وعدہ ہے جو پورا تو ضرور کیا جاتا ہے لیکن اس کے زمانہ کی لمبائی مومنوں کے اخلاص کے ساتھ وابستہ ہے۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 330)

......خلافت کی عظمت اس کی غرض وغایت کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ خلافت سے محروم نہ رہے۔‘‘

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

......پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67)

......پھر آپؑ فرماتے ہیں

’’سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کردیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہوجائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے۔ جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہوجائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہوکر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہوکر دعا میں لگے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305، 306)

......سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ’’قدرت ثانیہ‘‘ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اس جگہ قدرتِ ثانیہ سے ایک تو وہ تائیداتِ الٰہیہ مراد ہیں جو مومنوں کے شاملِ حال ہوا کرتی ہیں اور دوسرے وہ سلسلہ خلافت مراد ہے جو نورِ نبوت کو ممتد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ خود قائم فرماتا ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 426)

خدائے واحد و یگانہ کی طرف سے آنے والا سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق غلامِ صادق اپنے مفوضہ امور کی احسن رنگ میں انجام دہی کے بعد زندگی کے آخری دن یعنی 26 مئی 1908ء کو دریافت فرماتا ہے کہ صبح کا وقت ہوگیا ہے؟ عرض کیا گیا حضور ہوگیا ہے۔ آپ نے نیت باندھی اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔ اس کے بعد نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری رہی۔ مگر جب کبھی ہوش آتا تھا وہی الفاظ ’’اللہ میرے پیارے اللہ‘‘ سنائی دیتے تھے۔ اور ضعف لحظہ بہ لحظہ بڑھتا جاتا تھا۔ قریباً ساڑھے دس بجے دو ایک لمبے لمبے سانس آئے۔ روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ اور خدا کا برگزیدہ، قرآن کا فدائی، اسلام کا شیدائی، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق اور دینِ محمدیؐ کا فتح نصیب جرنیل جس نے اپنی پوری زندگی عمر علمی و قلمی جہاد کی قیادت میں بسر کی تھی، اپنے اہل بیت اور اپنے عشاق کو سوگوار اور افسردہ چھوڑ کر اپنے آسمانی آقا کے دربار میں حاضر ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 541۔542)

......سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد سب سے بڑا کام جو سلسلہ کے مقتدر بزرگوں نے اس وقت کیا وہ خلافت کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کا انتخاب تھا۔ چنانچہ جماعت کے دوست اکٹھے ہوئے اور مشورہ ہوا تو سب کی نظریں حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کی طرف اُٹھیں۔ چنانچہ جب متفقہ فیصلہ ہوچکا تو اکابر سلسلہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے مکان پر حاضر ہوئے۔ اور مناسب رنگ میں بیعت خلافت کے لئے درخواست پیش کی۔ آپ نے کچھ تردّد کے بعد فرمایا۔ ’’میں دعا کے بعد جواب دوں گا۔‘‘ چنانچہ وہیں پانی منگایا گیا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز نفل ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا چلو ہم سب وہیں چلیں جہاں ہمارے آقا کا جسد اطہر ہے اور جہاں ہمارے بھائی انتظار میں ہیں۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحبؓ کی معیت میں تمام حاضرین باغ میں پہنچے۔ حضرت مولوی صاحب نے وہاں دردانگیز تقریر فرمائی اور دوستوں کے اصرار پر آپ نے بیعت لی۔ اس طرح 27 مئی 1908ء کو باغ میں قریباً بارہ سو احباب نے بیعت کی۔ صدر انجمن کی طرف سے جماعتوں کو الحکم کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 555، 557)

اس طرح سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی ’’خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ‘‘ کا ظہور ہوا۔

......اس خلافت کے بارے میں سیدنا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فَاِنۡ رَاَیۡتَ یَوۡمَئِذٍ خَلِیۡفَۃَ اللّٰہِ فِی الۡاَرۡضِ فَالۡزِمۡہُ فَاِنۡ نُھِکَ جِسۡمُکَ وَ اُخِذَ مَالُکَ فَاِنۡ لَمۡ تَرَہُ فَاھۡرِبۡ فِی الۡاَرۡضِ وَلَوۡ اَنۡ تَمُوۡتَ وَ اَنۡتَ عَاضٍ بِجَذۡلِ شَجَرَۃٍ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 403 بیروت (المستدرک علی الصحیحین جلد 4 صفحہ 433)

ترجمہ: پس اگر تو اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لینا۔ اگرچہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو زمین میں نکل جا۔ خواہ تمہیں موت آجائے اس حال میں کہ تمہیں درختوں کی جڑیں کھانی پڑیں۔

......مستدرک کی حدیث مبارکہ میں فاسمع اور واطع کے الفاظ بھی ہیں یعنی غور سے سُن اور کامل اطاعت کر۔

ان احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ جب خلافت علیٰ منہاج النبوت کا قیام ہوجائے تو پھر اس خلافت کی اطاعت کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے ہمیں خدائے واحد و یگانہ کی آواز خلیفہ کے منہ سے سُننے کو ملے۔ ہماری بقا اور ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے دل، ہمارے کان، ہماری سوچ اور ہماری نظریں دربار خلافت کی

طرف لگی رہیں۔ دربارِ خلافت سے آنے والی ہر آواز کو غور سے سُنیں اور من وعن کامل اطاعت کرتے ہوئے کمر بستہ ہو جائیں ورنہ پھر خلافت کے بغیر روحانی موت یقینی ہے۔

❁......سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

’’تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھتے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی۔‘‘

(درس القرآن 1921)

نبوت کے ہاتھوں جو پودا لگا ہے
خلافت کے سائے میں پھولا پھلا ہے
یہ کرتی ہے اس باغ کی آبیاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

❁......حضور رضی اللہ عنہ خلافت کی ضرورت و اہمیت اور عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے۔ جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافتِ حقہ کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔ تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اُس جہاں میں بھی اُونچا کرے۔ تا مرگ اپنے وعدوں کو پورا کرتے رہو۔‘‘

(الفضل 20 مئی 1959ء)

❁......سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اس وقت جو روحانی سلسلۂ خلافت اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق مہدی معہود کی بعثت کے بعد جاری ہوا یہ سلسلۂ خلافت دنیا کو امتِ واحدہ بنانے کے لئے قائم ہوا ہے۔‘‘ (خطبات ناصر جلد 5 صفحہ 438)

❁......پھر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’پس خلافت ایک نعمت ہے اگر آپ اس کی قدر کریں گے اگر آپ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے تو اس میں آپ کی دین و دنیا کی بھلائی ہے۔‘‘

(خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 925)

❁......پھر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یہ خوشخبری ملی ہے کہ دامنِ خلافت کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرتا چلا جائے گا اور اپنے فضل تم پر نازل کرتا چلا جائے گا مثلاً خلافت کی جو قدر پہلے صحابہؓ نے کی وہی قدر جماعت کو کرنی چاہئے‘‘۔

(خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 293)

❁......سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’جماعت کی زندگی کی روح خلافت میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا خاص سایہ ہے۔...... منصب خلافت کو خدا تعالیٰ نے ایک برکت بخشی ہے اور اس کے ساتھ جماعت کا ایک ایسا تعلق پیدا کیا ہے کہ وہ لامثال ہے ساری دنیا میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی‘‘۔

(خطبات طاہر جلد 7 صفحہ 111)

❁......پھر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’آپ لوگ مضبوطی کے ساتھ خلافت کی رسی کو پکڑ لیں اور کسی قیمت پر اس رسی سے الگ نہ ہوں۔...... اگر ایک امّتِ واحدہ بننا ہے اور اس ساری صدی میں ساری دنیا کو امّتِ واحدہ میں تبدیل کرنا ہے تو حبل اللہ کو اس طرح پکڑیں جس طرح اوّل حبل اللہ کو صحابہؓ نے پکڑا تھا اور جب وہ حبل اللہ جدا ہونے والی تھی تو بعد میں آنے والی حبل اللہ کی پیشگوئی کی گئی اور اسی پیشگوئی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قدرتِ ثانیہ کے طور پر پیش کیا ہے۔‘‘

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 350-353)

❁......سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’قدرتِ ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو دینِ حق کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں۔ اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔...... پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامیں رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2003ء صفحہ 1)

❁......پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے۔ اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے‘ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔‘‘

(روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء صفحہ 2)

محبت کے جذبے وفا کا قرینہ
اخوت کی نعمت ترقی کا زینہ
خلافت سے ہی برکتیں ہیں یہ ساری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

اللہ تعالیٰ ہمیں اس دائمی نعمت خلافتِ احمدیہ سے وابستہ تمام تر رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ: گیمبیا میں نمائش کا انعقاد از صفحہ 13

surprised to find a translation of Holy Quran in my mother tongue."

(یعنی اپنی مادری زبان میں قرآن کریم کے ترجمے کو دیکھ کر نہ صرف میں بہت متأثر ہوا ہوں بلکہ ایک خوشگوار حیرت میں بھی مبتلا ہوں)۔

دیگر نمایاں شخصیات نے جن میں گیمبیا کی نائب صدر عزت مآب محترمہ Dr. Isatou Njie Saidy صاحبہ بھی شامل تھیں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے لگائے گئے سٹال کا دورہ کیا۔ انہیں اور دیگر معززین کو ترجمہ شدہ قرآن کریم کے نسخے و دیگر لٹریچر تحفۃً پیش کیے گئے جسے انہوں نے بہت سراہا۔

یہ نمائش اس میلے میں ایک بہت ہی موزوں جگہ پر دو سٹالوں کے برابر جگہ حاصل کر کے لگائی گئی تھی۔ صبح 10 بجے سے رات 10 بجے تک کھلے رہنے والے اس تجارتی میلے کو سینکڑوں کی تعداد میں لوگ روزانہ دیکھنے آتے اور ان میں سے اکثر جماعت کی طرف سے لگائی گئی قرآن کریم کی اس نمائش کو دیکھے بغیر نہ رہ پاتے۔ چنانچہ وہاں موجود معلمین و احمدی رضا کار احباب ان کو جماعت کا تعارف کرواتے اور ان کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات کے جوابات دیتے۔ اور ہر کسی کی دلچسپی کے مطابق انہیں جماعتی لٹریچر مفت فراہم کیا جاتا۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ یہی رضا کاران حفاظت کی غرض سے جماعتی سٹال پر 17 دن تک لگاتار ڈیوٹی بھی دیتے رہے۔

اس نمائشی سٹال پر انگریزی زبان کے علاوہ گیمبیا کی تین لوکل زبانوں منڈنکا (Mandinka)، وولف (Wolof) اور فولا (Fulla) میں ہونے والے قرآن کریم کے تراجم کے نسخے نہایت ارزاں قیمت یعنی صرف 100 گیمبین ڈالاسی (قریباً 2 پاؤنڈ) میں دستیاب تھے۔ یہ بات نہایت خوشکن تھی کہ امسال اس نمائش میں 21,000 گیمبین ڈالاسی مالیت کا لٹریچر لوگوں نے خریدا۔ یہ رقم سال 2011ء میں ہونے والی نمائش سے زیادہ تھی۔ اس سٹال پر جماعتِ احمدیہ کی طرف سے دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ شدہ قرآن کریم میں سے اکثر کے نسخہ جات موجود تھے، نیز تمام تراجمِ قرآن کی فہرست نمایاں طور پر آویزاں کی گئی تھی۔

جماعتِ احمدیہ کے سٹال کی سب سے منفرد اور دلآویز بات یہ تھی کہ یہاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر نمایاں کر کے آویزاں کی گئی تھیں۔ لوگ بڑی تعداد میں ان ہستیوں کی روحانیت سے متأثر ہو کر سٹال کی طرف کشاں کشاں چلے آتے۔ اس سٹال میں قرآن کریم کے تراجم کے ساتھ ساتھ جماعتی تعارف کے لیے ایک چھوٹی سی تصویری گیلری بھی سجائی گئی تھی جس میں خلفائے احمدیت کے دورہ گیمبیا کے علاوہ دیگر متفرق تصاویر بھی رکھی گئی تھیں۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کیپیٹل ہل امریکہ میں امریکی کانگریس کے اراکین سے خطاب، یوروپین پارلیمنٹ سے خطاب، برطانوی ایوانِ زیریں سے خطاب، مرکزی جلسہ سالانہ، عالمی بیعت، Peace Conference وغیرہ کی تصویری جھلکیاں بھی زائرین کی توجہ کا باعث بنی رہیں۔ ایک طرف بعض تصاویر افادۂ عام کے لیے قرآن کریم کے تراجم کو مختلف ہوٹلوں وغیرہ میں رکھنے کی کہانی بیان کرتی تھیں تو دوسری جانب گیمبیا کی نائب صدر عزت مآب محترمہ Dr. Isatou Njie Saidy صاحبہ کی 2011ء میں جماعتِ احمدیہ کی جانب سے اسی میلے میں لگائی جانے والی قرآن کریم کی نمائش کے دورہ کی عکاسی کر رہی تھیں۔

اس سٹال کی سجاوٹ ایسے بینرز سے کی گئی جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ان کے دعاوی، مشن اور بعض پیشگوئیاں تحریر تھیں۔ پیشگوئی بابت ’خلافتِ احمدیہ‘ کو ان بینرز میں بھی امتیاز حاصل تھا۔

خاکسار نے بھی گیمبیا کی مجلسِ عاملہ کے ایک وفد کے ہمراہ اس نمائشی سٹال کا دورہ کیا اور نہایت محنت اور لگن سے خدمتِ دین میں مگن افراد کا شکریہ ادا کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عالمگیر جماعتِ احمدیہ کو مزید ترقیات اور کامیابیوں سے نوازے اور ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے فرائض کو احسن رنگ میں بجا لا سکیں۔ آمین

فجی کی مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

رپورٹ: نعیم احمد اقبال۔ مبلغ سلسلہ فجی

❁......لمباسہ جماعت کے زیرِ اہتمام 16 فروری کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد پانچ تقاریر ہوئیں جبکہ تین نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ یہ پروگرام تقریباً دو گھنٹہ جاری رہا۔ اور اس میں کُل حاضری 56 تھی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا جس کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔

❁......سیگا نگا جماعت میں 24 فروری 2013ء کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پانچ تقاریر ہوئیں۔ پروگرام قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا جبکہ جلسہ کی کُل حاضری 42 رہی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا جس کے بعد دوپہر کا کھانا بھی پیش کیا گیا۔

❁......ولودا جماعت میں 10 فروری 2013ء کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد چار تقاریر ہوئیں جبکہ دو نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ پروگرام تقریباً دو گھنٹہ تک جاری رہا جبکہ جلسہ کی کُل حاضری 54 تھی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا جس کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔۔

❁......نصروانگا جماعت میں 15 فروری 2013ء کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جلسہ میں چار تقاریر ہوئیں۔ جلسہ کا پروگرام تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا جبکہ جلسہ کی کُل حاضری 42 تھی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا جس کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔۔

❁......انڈین پرائمری سکول نصروانگا میں یکم فروری 2013ء کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد تین تقاریر ہوئیں جبکہ دو نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ پروگرام تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ جلسہ میں 260 بچوں کے علاوہ اُن کے والدین اور سکول سٹاف نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے بعد بچوں میں جوس اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سربٹن (Surbiton) لندن میں واقع

Humanity First کے

نئے ہیڈکوارٹرز کا افتتاح

(رپورٹ: منصور احمد شاہ۔ وائس چیئر مین ہیومینٹی فرسٹ انٹرنیشنل)

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 14/ اپریل 2013ء کی شام ازراہِ شفقت سربٹن (Surbiton) لندن میں واقع ہیومینٹی فرسٹ کے نئے انٹرنیشنل ہیڈکوارٹرز کا افتتاح فرمایا۔ بلاتفریق رنگ و نسل و ذات پات کے دکھی انسانیت کی خدمت کا عزم لے کر قائم ہونے والی تنظیم ہیومینٹی فرسٹ کا قیام 1994ء میں عمل میں آیا۔ اس سے قبل اس کا مرکزی دفتر Hardwick's Way Wandsworth اور پھر طاہر ہاؤس Deer Park Road SW 19 میں واقع تھا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب اس تقریب کے لئے بلڈنگ میں تشریف لائے تو ہیومینٹی فرسٹ کے انٹرنیشنل چیئر مین مکرم احمد یحییٰ صاحب نے اپنے رفقاءِ کار و دیگر جماعتی عہدیداران کے ہمراہ حضورِ انور کا استقبال کیا جن میں چیئر مین HF یو ایس اے مکرم منعم نعیم صاحب، چیئر مین HF کینیڈا مکرم اسلم داؤد صاحب

وغیرہ شامل تھے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ نے افتتاحی تختی کی نقاب کشائی فرمانے کے بعد دعا کے ساتھ اس عمارت کا افتتاح فرمایا بعد ازاں ازراہِ شفقت عمارت میں موجود گودام (warehouse) کا معائنہ فرمایا جہاں شعبہ طبی امداد و دیگر مختلف شعبہ جات کے ساز و سامان کا جائزہ لیا۔ بورڈ روم میں تشریف لے جانے سے قبل حضورِ انور نے پہلی منزل پر موجود دفاتر کا دورہ فرمایا۔ بورڈ روم میں ہیومینٹی فرسٹ کے تحت دنیا بھر میں مصیبت زدہ انسانوں کی محض انسانیت کے جذبہ سے سرشار ہو کر بجا لائی جانے والی خدمات پر مشتمل ایک presentation پیش کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس مختصر رپورٹ کے مطابق اب تک:

۞ ...... دنیا بھر میں قدرتی آفات سے متاثرہ قریباً 500,000 مصیبت زدگان کی مدد کی جا چکی ہے۔

۞ ......افریقہ، لاطینی امریکہ اور ایشیا میں 130,000 افراد میڈیکل کیمپس سے استفادہ حاصل کر چکے ہیں۔ اس تنظیم کے زیرِ انتظام منعقد ہونے والے میڈیکل کیمپس کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ نادار مریضوں کے معائنے اور دوا تجویز و فراہم کر دینے کے ساتھ ساتھ لوکل ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کو بھی بہتری کے لئے ٹریننگ دی جاتی ہے۔

۞ ......بینن کے شہر پورتو نوو میں ایکسرے اور ایم آر آئی کی سہولیات سے آراستہ ایک نئے ہسپتال کا اجراء ہو چکا ہے۔

۞ ...... "Learn A Skill" پروگرام کے تحت دنیا بھر میں 30 ٹریننگ سنٹرز کھولے جا چکے ہیں نیز 35,000 سے زائد لوگ ان ادارہ جات سے انفارمیشن ٹیکنالوجی، سلائی کڑھائی، معماری، تجارت وغیرہ کے کورسز میں سرٹیفیکیٹ حاصل کر چکے ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ نے منروویا (لائبیریا) اور بوڈاکا (یوگنڈا) میں واقع سنٹرز کی مزید تفصیلات دریافت فرمائیں۔

۞ ...... "Gift of Sight" پراجیکٹ جس کے تحت گزشتہ 2/ سالوں کے دوران 2,000 کے لگ بھگ سفید و کالے موتیا کے مریضوں کے آپریشنز کیے گئے۔

۞ ......"Water For Life" پراجیکٹ جس کے تحت کسی قدر IAAAE کے تعاون سے 19 ممالک میں 1,100 سے زائد صاف پانی مہیا کرنے کی تنصیبات لگائی گئیں جن سے اب 2,400,000 افراد صاف پانی کی لازوال نعمت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کشمیر اور برازیل میں بڑے پیمانے پر بعض پراجیکٹس پر کام کیا گیا ہے۔

۞ ......"Feed A Village" پراجیکٹ کے تحت افریقہ و دنیا کے دیگر پسماندہ علاقوں میں آباد گاؤں میں بسنے والے غریب کسانوں کو کھیتی باڑی سے متعلق ساز و سامان اور اسے درست طور پر استعمال کرنے کی بابت ٹریننگ دی گئی تا کہ وہ اپنی مدد آپ کے تحت اپنے ماحول میں اگنے والی فصلوں کی نہ صرف کاشت کر سکیں بلکہ انہیں بہتر طور پر پروسیس کرنے اور ذخیرہ کرنے کی صلاحیت بھی ان میں پیدا ہو سکے۔ اب تک ہیومینٹی فرسٹ 175,000 لوگوں کو یہ امداد مہیا کر چکی ہے۔

۞ ...... یہ دن اس لئے بھی ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس دن فوڈ بنک (Food Bank) پروجیکٹ کی شاخ یوکے میں متعارف کروائی گئی۔ اس پراجیکٹ کے تحت غرباء میں مناسب مالیت کے راشن پیک وغیرہ مستقل بنیادوں پر تقسیم کیے جائیں گے۔ اس سے قبل Food Bank کی امریکہ میں 5 جبکہ کینیڈا میں 4 شاخیں قائم ہیں۔

۞ ......بینن میں بننے والے یتیم خانہ پر کام مکمل ہو چکا ہے اور انشاء اللہ اس ادارے میں 100 یتامیٰ کی دیکھ بھال کی جا سکے گی۔

۞ ......"Knowledge For Life" پروگرام کے تحت گزشتہ 3/ سالوں میں 100,000 سے زائد طلباء کو کتب اور سائنس لیب وغیرہ کی سہولیات مہیا کی گئیں۔ ہیومینٹی فرسٹ کو 3 سکول بالترتیب مالی، ہیٹی اور پاکستان میں نیز 27 سکول سیرالیون میں کھولنے کی سعادت بھی ملی۔

حضورِ انور کی خدمت میں یہ رپورٹ بھی پیش کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک ہیومینٹی فرسٹ دنیا کے 41 ممالک میں باقاعدہ رجسٹرڈ ہو چکی ہے اور مزید 2 ممالک میں رجسٹریشن کے لئے کارروائی جاری ہے۔

اس presentation کے بعد بورڈ روم اور ہیومینٹی فرسٹ مسرور سینئر سیکنڈری سکول گیمبیا کے درمیان براہِ راست مواصلاتی رابطہ قائم کیا گیا جہاں سے سکول کے پرنسپل اور سٹاف ممبران نے حضورِ انور کی خدمت میں سکول کا live معائنہ پیش کیا۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب گیمبیا نے حال ہی میں سکول کے گراؤنڈ میں منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ گیمبیا کے جلسہ سالانہ کی تفصیلات بیان کیں۔

اس presentation کے دوران معزز مہمانانِ گرامی کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ حضورِ انور نے بعد ازاں نمازِ عصر بھی اسی بلڈنگ میں پڑھائی۔ اس کے بعد ہیومینٹی فرسٹ کے مختلف شعبوں کے کارکنان نے حضورِ انور ایدہ اللہ کے ہمراہ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہیومینٹی فرسٹ کا اس عمارت میں منتقل ہونا ہر لحاظ سے بابرکت ہو نیز پہلے سے بڑھ کر اور بہتر طور پر خدمتِ انسانی کی توفیق ملے۔ آمین

گیمبیا چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے تحت منعقد ہونے والے چھٹے عالمی تجارتی میلے میں

قرآن کریم کی نمائش کا انعقاد

(رپورٹ: Baba F. Trawally۔ امیر جماعت احمدیہ گیمبیا)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ گیمبیا کو Independence Stadium, Bakau کے مقام پر گیمبیا چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے تحت منعقد ہونے والے چھٹے عالمی تجارتی میلے میں قرآن کریم کی نمائش کے انعقاد کی توفیق ملی۔ اس موقع پر بھاری تعداد میں لوگوں نے اس نمائش کو دیکھا اور جماعتی تعارف حاصل کیا جن کی تعداد اندازاً 7,000 افراد بنتی ہے۔

مؤرخہ 2/ تا 18/ فروری 2013ء جاری رہنے والے اس تجارتی میلہ کو گیمبیا میں اپنی نوعیت کی سب سے بڑی نمائش ہونے کی حیثیت حاصل ہے جس میں افریقہ و ایشیا سے 10 مختلف ممالک نے بھی نمائندگی کی۔ اس نمائش میں 300 سے زائد سٹال لگائے گئے تھے۔

گیمبیا کے وزیرِ صنعت و تجارت محترم Kebba S. Touray نے اس تجارتی میلے کا باقاعدہ افتتاح کیا اور اسی دن جماعتِ احمدیہ کی طرف سے لگائی گئی قرآن کریم کی نمائش پر بھی تشریف لائے۔ ان کی خدمت میں جماعتِ احمدیہ کا تعارف پیش کیا گیا۔ سٹال کی مناسبت سے اس تعارف میں یہ بات بھی شامل تھی کہ جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلفائے احمدیت کی خصوصی توجہ کی بدولت دنیا بھر کی 70/ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اس طرح یہ جماعت خدمتِ قرآن میں ایک اعزاز رکھتی ہے۔ ان کی حیرانی کی انتہا نہ رہی جب ان کی خدمت میں ان کی لوکل زبان 'Wolof' میں ترجمہ شدہ قرآن کریم کا نسخہ ہمراہ دیگر لٹریچر کے تحفۃً پیش کیا گیا۔ موصوف نے سٹال پر 'تأثرات' کے لیے رکھی جانے والی ڈائری میں تحریر کیا:

"Quite impressed and pleasantly

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں

قرآن کریم میں لفظِ مسلمان کا استعمال

(مظفر احمد دُرّانی۔ مربی سلسلہ)

اگرچہ یہ بات درست ہے کہ حکمِ ربانی کے تابع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا: اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِين (الانعام:164) کہ میں سب سے اول درجہ کا مسلمان ہوں۔ جس کے تمام معانی کا بھرپور اطلاق آپؐ کی ذاتِ بابرکات پر ہوتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کا یہ دعویٰ بھی صحیح ہے: هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْن (الحج:79) کہ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس کے باوجود قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ انبیاء و اقوام نے بھی اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ و اقرار کیا اور ان کے لئے بھی مسلمان کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس کی کسی قدر تفصیل ہدیۂ قارئین ہے:

حضرت نوحؑ مسلمان تھے

معلومہ تاریخِ انبیاء کی ابتدا میں ہی تشریف لانے والے حضرت نوحؑ کے ذکر میں ان کا یہ اقرار قرآن کریم نے محفوظ کیا ہے: وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (یونس:73) کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے بنوں۔ چونکہ اللہ کے نبی مامور ہوتے ہیں اور ہر حکمِ الٰہی کو بدل و جان تسلیم کرتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت نوحؑ مسلمان ہی تھے۔

حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہم السلام مسلمان تھے

ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خانہ کعبہ کی تعمیرِ نو کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور یوں التجا کی تھی: رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ (البقرة:129) کہ اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا مسلمان بنالے بلکہ ہماری اولاد کو بھی اپنی امتِ مسلمہ بنا۔ چنانچہ آپ کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں آپ بھی مسلمان تھے اور آپ کی ذریت اور نسل بھی مسلمان تھی۔

حضرت ابراہیمؑ نے جو چیز اپنے لئے پسند فرمائی وہی نعمت اپنی اولاد میں بھی دیکھنی چاہی۔ چنانچہ آپ نے اپنے بیٹوں کو وصیت اور تاکیدی نصیحت فرمائی: فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ (البقرة:133) کہ تم صرف مسلمان ہونے کی حالت میں ہی مرنا۔

ان واضح اعلانات اور اقرارات کے باوجود جب بعض لوگ حضرت ابراہیمؑ کو یہودی، عیسائی یا مشرک تصور کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو اپنی دائمی اور آخری کتاب قرآن کریم میں حقیقتِ امر کے لئے یہ اعلان کرنا پڑا: مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا وَّ مُسْلِمًا (آلِ عمران:68) کہ حضرت ابراہیمؑ یہودی، نصرانی یا مشرک ہرگز نہیں تھے بلکہ آپ تو (خدائے واحد کی طرف) جھکنے والے ایک مسلمان تھے۔

قومِ موسیٰ مسلمان تھی

حضرت موسیٰؑ مسلمان تھے اور آپ کی اُمّت بھی مسلمان تھی۔ اسی لئے تو آپ نے اپنی امّت کو مسلمان ہونے کی یاددہانی کروا کر توکل علی اللہ کی تاکید کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: وَ قَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ (یونس:85) حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ اے میری قوم! اگر تم واقعی اللہ پر ایمان لائے ہو اور مسلمان بھی ہو تو اسی پر بھروسہ کرو۔

خدا کے مامور دنیا میں امن و آشتی کا پیغام لے کر آتے ہیں لیکن اہلِ دنیا ان سے تمسخر و استہزاء سے پیش آتے اور انہیں اپنے ظلم کا نشانہ بناتے اور انہیں ختم کرنے کے دعووں اور دھمکیوں سے ان کا ناکام تعاقب کرتے ہیں۔ اسی تعاقب میں ایک دن غرق ہو کر عبرت کا نشان بھی بن جاتے ہیں۔ لیکن اللہ والے ہمیشہ صبر کرتے اور اپنے اللہ سے بھی صبر و استقامت کے حصول کے طلبگار رہتے ہیں۔ فرعون کے ظلم و ستم اور قتل کی دھمکیوں کے وقت حضرت موسیٰؑ کے ماننے والوں نے بھی اپنے خدا سے یوں دعا کی: رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْن (الاعراف:127) کہ اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل فرما اور ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دینا۔ اس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ فرعون مومنوں کو دکھ دے دے کر انہیں مسلمان ہونے سے روکتا تھا، اسی لئے تو وہ لوگ ظلموں پر صبر اور مسلمان ہونے کی حالت میں موت کی تمنا اور دعا کرتے تھے کہ ظلم و ستم کے نتیجہ میں ان کی مسلمانی ان سے چھینی نہ جائے۔

فرعون نے بھی مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا

فرعون جس نے ساری زندگی حکمرانی کے نشہ میں بنی اسرائیل پر ظلم ڈھائے تھے اور مظلوموں کی آہ و بکا کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ جب خدا کی گرفت اور پکڑ میں آیا تو فوراً اقرار ایمان کر دیا۔ قرآن کریم اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لَا اِلٰهَ إِلَّا الَّذِیْ آمَنَتْ بِهِ بَنُوْ إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (یونس:91) کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو پکار اٹھا کہ مَیں اس خدائے واحد پر ایمان لاتا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور مَیں مسلمانوں میں سے ہوتا ہوں۔

خدا کی نظر میں کوئی شخص مسلمان ہے یا نہیں، اس کا فیصلہ تو اللہ تعالیٰ ہی کرے گا۔ لیکن اس دنیا میں کسی فرد کو مسلمان کے لفظ کے استعمال سے نہیں روکا جاسکتا۔ جیسے فرعون نے اپنے لئے مسلمانوں میں سے ہونے کا دعویٰ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”کیا (اب ایمان لایا ہے)! جبکہ اس سے پہلے تُو نافرمانی سے کام لیتا رہا اور تُو مُفسدوں میں سے تھا۔ پس آج کے دن ہم تجھے تیرے بدن کے ساتھ نجات بخشیں گے تاکہ تو اپنے بعد آنے والوں کے لئے ایک عبرت بن جائے۔“ (یونس:92-93)

حضرت سلیمانؑ اور ملکہ سبا مسلمان تھے

حضرت سلیمانؑ نے اپنے زمانہ کی ملکہ سبا کو ایک تبلیغی خط لکھا اور اسے مسلمان ہونے کی دعوت دی۔ قرآن کریم نے اس خط کو ان الفاظ میں محفوظ کیا ہے:

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ۔ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْن (النمل:31-32) کہ یہ خط سلیمان کی طرف سے ہے جو بسم اللہ سے شروع ہوتا ہے کہ مجھ پر زیادتی نہ کرو بلکہ مسلمان بن کر میری خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اس خط اور دعوت کے جواب میں ملکہ سبا نے اپنی قوم کی طرف سے اقرار کیا: كُنَّا مُسْلِمِيْن (النمل:43) کہ ہم مسلمان ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کے بیان کے مطابق اس خط کا آغاز بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم سے کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ کا استعمال بھی اسلام سے پہلے ہوتا تھا۔ اس لئے موجودہ دور میں اس آیت اور اس کے استعمال پر اجارہ داری کا دعویٰ اور دوسروں کو اس کے استعمال سے روکنا بلکہ ان پر مقدمات بنا کر انہیں عدالتوں اور جیلوں میں گھسیٹنا انتہا پسندی کی علامت اور ظلم کی راہ ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کے حواری مسلمان تھے

جب حضرت عیسیٰؑ نے اپنے لوگوں سے ان کے ایمان و مذہب کے بارے میں پوچھا تو: قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۔ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۔ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْن (آلِ عمران:53) کہ حواریوں نے کہا کہ ہم انصار اللہ ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں۔

اسی مضمون کو قرآن کریم میں ایک اور پیرایہ میں بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۔ قَالُوْآ اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْن (المائدة:112) کہ جب میں نے حواریوں کی طرف وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لاتے ہیں اور گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہوتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی و الہام بھی ہوتا تھا، خدا ان سے باتیں کرتا اور ان کی رہنمائی کرتا تھا اور اسی وحی و الہام کے نتیجہ میں ہی وہ مسلمان ہوئے تھے۔

خلاصۂ کلام

خلاصہ کلام یہ کہ ’مسلمان‘ کا لفظ مختلف زمانوں میں اللہ کے نیک بندوں کے لئے استعمال ہوتا رہا ہے جس کے معنی غیر ضرر رساں، امن پسند اور خدا کے حضور سرِ تسلیم خم کرنے والے فرد کے ہیں۔ لیکن آج کے انتہا پسندی کے دور میں بعض لوگ ایسا ظاہر کرتے ہیں گویا انہوں نے اس لفظ کو اپنے نام الاٹ کروا رکھا ہے، جس کی وجہ سے اب کوئی دوسرا اس لفظ کو اپنے لئے استعمال نہیں کرسکتا۔ حالانکہ ایسی الاٹمنٹ اور اپنے نام رجسٹری کا کوئی بھی ثبوت ان کے پاس نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی وہ اس لفظ پر اپنی اجارہ داری کا تحکمانہ دعویٰ کرتے ہیں۔

مسلمان کا پاک لفظ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیلؑ اور ان کے بیٹوں، حضرت موسیٰؑ کے ماننے والوں، حضرت سلیمانؑ اور ملکہ سبا حتی کہ حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں تک کے لئے قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ گزشتہ نبیوں اور ان کی امّتوں نے کبھی بھی اپنے بعد میں تشریف لانے والے نبیوں اور ان کی امّتوں کو اس لفظ کے استعمال سے نہیں روکا اور نہ ہی اس لفظ پر اپنی اجارہ داری ثابت کرنے کے لئے کسی انتہا پسندی کا مظاہرہ کیا۔ لیکن آج کا انسان اس لفظ کا ایسا مالک اور اجارہ دار بن جانا چاہتا ہے کہ کوئی دوسرا اسے استعمال ہی نہ کرسکے۔ یہ معاملہ فی ذاتہٖ ایک انتہا پسندی اور دین میں جبر و اکراہ کی بدترین مثال ہے۔ حالانکہ اس پاک لفظ کے ظاہری و معنوی استعمال کی ہر شخص کو اجازت اور آزادی ہونی چاہئے تاکہ ہر طرف امن پسندی اور مذہبی رواداری کو رواج ملے۔ یہی خدا کی آخری شریعت قرآن کریم کی تعلیم اور منشاء ہے جس نے اپنے فیض کو تمام انسانوں کے لئے عام کیا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو رحمۃ للعالمین یعنی تمام دنیا کے لئے رحمت بنایا (الانبیاء:108) پس اسلام کا پیغام اور مسلمان کا نام عام ہے جس کی برکات و فیوض کے در و دیوار کھلے رہنے چاہئیں تا کُل عالم اس سے متمتع ہو سکے۔

فجی کی مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے مصلح موعود کا انعقاد

سیف اللہ مجید۔ مبلغ سلسلہ فجی

جماعت احمدیہ ناندی:

جماعت احمدیہ ناندی کو 24 فروری 2013ء کو جلسہ یوم مصلح موعود منانے کی توفیق ملی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صدر مجلس نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس بار کوشش کی گئی کہ نوجوانوں سے تقاریر کروائی جائیں۔ چنانچہ پہلی تقریر مکرم ظہیر اقبال خان صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر کے بارہ میں، دوسری تقریر مکرم منور احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی قبل از خلافت پر کی۔ پھر ایک نظم پڑھی گئی جس کے بعد تیسری تقریر مکرم محمد ریاض صاحب نے خلافت ثانیہ کے آغاز پر ابتلا اور لاہوری جماعت کے قیام کے بارہ میں کی۔ آخری تقریر مکرم اشفاق احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی اہم کامیابیوں کے متعلق کی۔

آخر میں خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریکات کے حوالہ سے احباب جماعت کو آگاہ کیا۔ پھر صدر مجلس نے دعا کروائی اور یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

اس جلسہ میں 47 افراد شامل ہوئے۔

....

جماعت احمدیہ لوٹوکا:

20 فروری 2013ء کو جماعت لوٹوکا کو جلسہ یوم مصلح موعود کے انعقاد کی توفیق ملی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صدر مجلس نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس جلسہ کی واحد تقریر مکرم محمد فیروز صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے بارہ میں کی اور علوم ظاہری و باطنی کے مضمون کو تفصیل سے بیان کیا۔ اس دوران ایک نظم بھی پڑھی گئی۔ بعد میں صدر مجلس نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔ اس جلسہ میں 21 افراد شامل ہوئے۔

....

جماعت احمدیہ مارو:

3 مارچ 2013ء کو جماعت احمدیہ مارو نے جلسہ یوم مصلح موعود منانے کی توفیق پائی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صدر مجلس نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم محمد مشفیق صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے کی اور پیشگوئی کے الفاظ کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ پھر ایک نظم کے بعد مکرم محمد شاہ صاحب نے خواتین کو کی جانے والی حضرت مصلح موعودؓ کی نصائح کو بیان کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر پیش کیا اور اس کے ایک پہلو یعنی ’وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا‘ پر روشنی ڈالی۔

آخر میں صدر مجلس نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی جس کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کی کُل تعداد 35 تھی۔

اللہ تعالیٰ ان پروگراموں کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور ہمیں حضرت مصلح موعودؓ کے مقام کو پہچاننے اور آپؓ کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

جماعت احمدیہ یوگنڈا کے پچیسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا شاملین جلسہ کے نام روح پرور پیغام۔

حکومتی وزیر برائے امور خارجہ و دیگر سیاسی و سماجی اہم شخصیات کی جلسہ میں شرکت اور جماعت احمدیہ کی مساعی کو خراج تحسین۔ تین ہزار سے زائد افراد کی جلسہ میں شمولیت۔ ہمسایہ ممالک سے وفود کی آمد۔ مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔ میڈیا میں جلسہ کی کوریج۔

رپورٹ: رشید احمد نوید۔ مبلغ یوگنڈا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یوگنڈا کے پچیسویں جلسہ سالانہ کا انتہائی کامیاب انعقاد احمدیہ مسلم مشن سیٹا (SEETA) میں مورخہ 11، 12، 13/جنوری 2013ء کو ہوا۔

حسبِ روایت جلسہ کی تیاریوں کا سلسلہ کئی ماہ سے جاری تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے جلسہ گاہ کی تیاری کیلئے کئی وقارعمل کیے، جن میں متعدد انصار اور لجنہ نے بھی حصہ لیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام 18 دسمبر سے جاری تربیتی کلاس کے طلبہ نے بھی جلسہ گاہ کی تیاری میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اس جلسہ میں مکرم طاہر محمود صاحب چوہدری امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ تنزانیہ اور مکرم نعیم احمد محمود صاحب چیمہ امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیا نے بھی اپنے وفد کے ساتھ شرکت فرمائی۔

11 جنوری 2013ء

حسبِ پروگرام نمازِ جمعہ اور کھانے کے بعد جلسہ کا باقاعدہ آغاز چار بجے سہ پہر تقریب پرچم کشائی سے ہوا۔ مکرم امیر صاحب یوگنڈا نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ آنریبل عثمان چنجی صاحب وزیر برائے امورِ خارجہ نے یوگنڈا کا پرچم لہرایا۔

افتتاحی اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم حاجی محمد علی صاحب کائرے نائب امیر جماعت احمدیہ یوگنڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شاملینِ جلسہ کے نام روح پرور پیغام لوگنڈا زبان میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد کیلئے دعا کرنے کے بعد فرمایا کہ ہمارے سب جلسے خاص روحانی مواقع کے حامل ہوتے ہیں۔ ان ایام میں بیہودہ گفتگو کی بجائے سارا وقت دعا اور استغفار میں صرف کرنا چاہیے۔ علماء کی تقاریر کو یکسوئی سے سن کر اپنے علم میں اضافہ کرکے اپنے ایمان کو استقامت بخشیں۔ بطور احمدی مسلمان آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ آپ بھلائی، ایمانداری، پرہیزگاری اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ کے سب احکامات پہ عمل کرکے حضرت مسیح موعودؑ کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ جماعت میں داخل ہونے کا اولین مقصد تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونا ہے۔ کسی بدعملی کو اپنے پاس نہ آنے دیں۔ پنجوقتہ نمازیں التزام کیساتھ ادا کریں۔ جھوٹ سے اجتناب کریں اور ہر قسم کی برائی سے بچیں۔ آپ دل کے صاف، بے ضرر اور اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے بنیں۔

حضرت مسیح موعودؑ مزید فرماتے ہیں کہ یہ دنیا لاشئی محض ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سفر آخرت کے لئے اس طرح تیار کرے جس طرح اس نے آنحضرت ﷺ کے صحابہ کو تیار کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جلسہ کا بڑا مقصد علم و معرفت میں ترقی کے علاوہ قربِ الٰہی کا حصول ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا بڑا مقصد دوست و احباب سے ملاقات کرکے بھائی چارے کو فروغ دینا ہے۔

محسنِ انسانیت، محبوبِ خدا آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات پہ ہونے والے ناپاک حملوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ آنحضرت ﷺ پر بے حد درود بھیجیں۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ انسانیت کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کیلئے ساری ساری رات اس الحاح سے دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ فرمانا پڑا کہ کیا تو ان کیلئے اپنے آپ کو ہلاک کرے گا۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اسوہ حسنہ پر عمل کرکے دنیا کو آنحضرت ﷺ کا حسین چہرہ دکھائے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی کہ خلافت سے نہ صرف خود وابستہ رہیں بلکہ اپنی آل اولاد کو بھی وابستہ رکھنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ احیاءِ اسلام اسی سے وابستہ ہے۔ تبلیغ ہر احمدی پر فرض ہے اور اس فریضہ کی ادائیگی میں بہترین طرزِ عمل انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

حضور انور کے پیغام کے بعد مکرم امیر صاحب یوگنڈا نے اپنے افتتاحی خطاب میں جلسہ کے اغراض و مقاصد، برکات اور تاریخ کو موضوعِ سخن بنایا اور بتایا کہ دسمبر 1891ء میں ایک اشتہار کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ نے اعلان فرمایا کہ ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ میں جلسہ سالانہ منعقد کیا جایا کرے گا۔ اس کے علاوہ اشتہار مذکور میں حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ کے اغراض و مقاصد اور برکات بارہ نکات کے ذریعہ جماعت کے سامنے پیش فرمائیں۔ جلسہ سالانہ کی بدولت احباب جماعت کو باہمی تعارف اور بھائی چارہ کے فروغ کے مواقع ملنے کے علاوہ علماء کی تقاریر سے علم و معرفت میں ترقی ہوگی۔

مکرم امیر صاحب کے افتتاحی خطاب کے بعد چند مہمانانِ گرامی نے مختصراً اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

❁...... علاقہ کی لوکل کونسل کے چیئرمین (LC III) نے جلسہ کے انعقاد پر نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ علاقے کی تعمیر و ترقی کیلئے کی جانے والی جماعتی کوششوں میں ہر ممکن تعاون کریں گے اور جماعت کو یہاں پہ کام کرنے کیلئے پوری آزادی حاصل ہے۔

❁...... آنریبل عثمان چنجی صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ انکے فرائض میں یہ شامل ہے کہ وہ ایسٹ افریقہ کی سطح پہ تعاون و ترقی کو فروغ دیں۔ اس جلسہ میں کینیا، تنزانیہ اور روانڈا سے وفود کی شرکت سے یہ بات اچھی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اس معاملے میں بھی جماعت احمدیہ Leading Role ادا کر رہی ہے۔ علاقائی سطح پر اہم وفود کی شرکت کی وجہ سے اس جلسہ کی اہمیت دوچند ہوگئی ہے، جس پر انہوں نے مکرم امیر صاحب یوگنڈا کو مبارکباد پیش کی۔

افتتاحی اجلاس کی آخری تقریر ''آنحضرت ﷺ کے ذریعے اخوت کا قیام'' کے موضوع پر تھی۔ جس میں مکرم سلیمان Sewanyana صاحب نے کہا کہ رحمی رشتوں کی بناء پہ بھائی چارہ کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ اس خطہ ارض پہ آدم اولیٰ کی۔ مگر الٰہی تعلیمات کی رو سے روحانی تعلق سے پنپنے والے بھائی چارہ اور اسکی اہمیت خونی رشتوں سے کہیں زیادہ ہے۔ اس لئے ہر نبی اللہ نے اس بھائی چارہ کو اولیت و فوقیت دی۔ آنحضرت ﷺ کے دور مبارک میں جس بھائی چارہ کی بنیاد رکھی گئی اس کی مثال بنی نوع انسان کی پوری تاریخ میں نہیں ملتی۔ آنحضور ﷺ نے ایک ایسی امت پیدا کی جس نے رضائے الٰہی کیلئے اپنے ہر قول و فعل میں رنگ و نسل کی تفریق کئے بغیر اپنے اوپر دوسروں کو فوقیت دی۔

پہلے اور افتتاحی اجلاس کے بعد نماز مغرب و عشاء اور طعام کیلئے وقفہ ہوا، جسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ 21 دسمبر 2012ء لوگنڈا زبان میں ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا۔ جس میں حضور انور نے عالمِ اسلام خصوصاً احباب جماعت کی راہنمائی فرمائی ہے کہ کس طرح آنحضرت ﷺ کی ناموس کی حفاظت کرنی ہے۔

12 جنوری 2013ء

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز نمازِ تہجد و فجر سے ہوا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد درس القرآن ہوا۔

❁...... جلسہ کے دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم طاہر محمود صاحب چوہدری امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ تنزانیہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم Ngiya Muhammad صاحب نے ''جماعت احمدیہ میں شادی بیاہ کے مسائل'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اسلام پوری بنی نوع انسان کیلئے تا ابد رشد و ہدایت کا باعث ہے۔ قرآن کریم اور احادیث نبوی میں شادی بیاہ اور دیگر خانگی امور کے متعلق جامع راہنمائی موجود ہے۔ معاشرے کی ابتدائی اکائی شادی سے ہی معرضِ وجود میں آتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے نکاح کو اپنی سنت قرار دیتے ہوئے اس پر عمل کی تلقین فرمائی کیونکہ یہ تکمیلِ دین میں ممد ثابت ہوتی ہے۔ شریکِ حیات کے انتخاب کے وقت باقی چیزوں کو چھوڑتے ہوئے صرف دین کو ترجیح دینی چاہیے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں حرمتِ رشتہ کے علاوہ رشتہ ناطہ سے متعلق جماعتی قواعد و ضوابط کی بھی وضاحت کی۔

❁...... اس کے بعد ''نوعِ انسانی کی خدمت میں نصرت جہاں اسکیم کا کردار'' کے موضوع پر ڈاکٹر رفیع احمد صاحبزادہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ از روئے قرآن کریم آنحضرت ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا۔ اُسوہ حسنہ کی روشنی میں حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنی جماعت کے لئے بنی نوع انسان کی ہمدردی کو لازم قرار دیا۔

انہی تعلیمات کی روشنی میں حضرت مصلح موعودؓ نے بعض تحریکات شروع کیں، جن کے تحت مختلف طبقاتِ فکر و عمل سے تعلق رکھنے والے احباب کو خدمت خلق پہ مامور کیا گیا۔ ان تحریکات کو عروج اسوقت حاصل ہوا جب منشائے الٰہی کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے دی گیمبیا میں نصرت جہاں اسکیم کا اعلان فرمایا۔ اس اسکیم کے تحت جماعت نے مطالبات سے بڑھ کر مالی قربانی پیش کرنے کے علاوہ خلیفہ وقت کے حضور اپنی زندگیاں بھی پیش کیں۔

اس اسکیم کے تحت بفضلِ تعالیٰ افریقہ میں بیسیوں ڈسپنسریاں و ہسپتال کھولنے کے علاوہ سینکڑوں پرائمری و سیکنڈری سکولز کھولے گئے۔ جن کے ذریعے جماعت کو لاکھوں افراد کی جسمانی و روحانی شفاء کی توفیق حاصل ہوئی۔ الحمد لله علیٰ ذٰلک۔

❁...... بعدازاں یوگنڈن آرمی کے ایک افسر نے اپنی مختصر تقریر میں بیان کیا کہ ملک کے بعض حصوں میں حکومت مخالف سرگرمیاں شروع ہیں۔ مگر یہ امر باعث اطمینان ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد ان مذموم سرگرمیوں کا حصہ نہیں بنتے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی پوری توانائی حصولِ تعلیم کیلئے وقف کردیں۔

❁...... کینیا اور روانڈا سے آنے والے بعض مہمانوں نے اپنے مختصر خطابات میں جلسہ میں شمولیت کی دعوت اور مہمان نوازی پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جلسہ میں شرکت کا موقع ملنے کی وجہ سے دوسرے ممالک میں جماعتی ترقیات سے بھی آگاہی ملتی ہے۔

❁...... اس کے بعد مکرم حاجی محمد علی کائرے صاحب نائب امیر صاحب یوگنڈا نے ''حجِ بیت اللہ کا فلسفہ'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حج کے مسائل، فضائل، مناسک اور فلسفہ بیان کرنے کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج بدل کی سعادت عطا ہونے کے موقع پر پیش آنے والے ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔

❁...... اس سیشن کے اختتام پر مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ چودہ سال کے بعد انہیں یہاں یوگنڈا میں اپنے دوست احباب سے ملاقات کا موقع میسر آنے کی وجہ سے یہ لمحات انکے لئے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس عرصہ میں ایک نئی نسل پروان چڑھ چکی ہے۔ گزشتہ تین سالوں سے دونوں ممالک کے درمیان ذیلی تنظیموں کے وفود کا تبادلہ جاری ہے جو کہ آئندہ سالوں میں نہ صرف جاری رہنا چاہیے بلکہ اس میں بہتری آنی چاہیے۔

مکرم امیر صاحب نے اعداد و شمار کی روشنی میں تنزانیہ جماعت کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ انہوں نے احباب جماعت کو یہ بھی باور کرایا کہ ہماری وحدت کا انحصار کلیۃً خلافت پہ ہے۔ خلیفہ وقت اپنی ذات بابرکات میں حبل اللہ کا مظہر ہوتے ہیں۔

❁...... تیسرے سیشن کا آغاز مکرم نعیم احمد محمود صاحب چیمہ امیر و مشنری انچارج کینیا کی زیرِ صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر ایوب علی Baguwemu نے ''اسلام کا اقتصادی نظام'' کے موضوع پر تقریر کے دوران دنیا میں پائے جانے والے دیگر اقتصادی نظاموں خصوصاً سرمایہ دارانہ نظام اور سوشلزم نظامِ معیشت کے بنیادی اصول بیان کرنے کے علاوہ ان کے نمایاں پہلوؤں کا اسلام کے اقتصادی نظام سے موازنہ بھی پیش کیا۔

❁...... اس کے بعد مکرم فیصل Buyonjo صاحب نے ''شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے ارشاداتِ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات کی روشنی میں

بیعت کی حقیقت بیان کرنے کے علاوہ اسکی وجہ سے ہم سب پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ایک خاتون نے یہ تقریر سننے کے بعد بیعت کر کے جماعت میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔

❁......بعد ازاں مکرم آدم حمید صاحب نے ''احیائے اسلام کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی تڑپ'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل شریعت کا نزول ہی نہیں ہوا بلکہ آنحضور ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں ہی پورے عالمِ اسلام میں عملی طور پر نافذ فرما کر اسلامی تعلیمات کی خوبصورتی کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس دَور میں احیائے اسلام کا کام اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ مقدر کر رکھا تھا۔

❁......اس کے بعد مکرم Qasim Kirigwajjo صاحب نے تنزانیہ سے سیکھی ہوئی حضرت مسیح موعودؑ کی مدح میں لکھی گئی ایک نظم سواحیلی زبان میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

❁...... سیشن کے آخر پر مکرم امیر صاحب کینیا نے اپنے صدارتی ریمارکس میں فرمایا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں اسلامی تعلیمات کے عین مطابق جہاد بالسیف کی بجائے جہاد بالقلم اور انفاق فی سبیل اللہ پر زور دیا گیا ہے۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کے تعلق کو دعا اور خطوط کے ذریعہ استقامت بخشیں۔ اجلاس میں ایک لوکل ممبر کی اردو زبان میں پڑھی گئی نظم سے متاثر ہو کر امیر صاحب نے یوگنڈن احباب کو تلقین کی کہ وہ عربی کے ساتھ ساتھ اردو سیکھنے کی طرف بھی توجہ کریں۔

❁......12 جنوری بروز ہفتہ رات کو اجلاسات منعقد کیے گئے۔ اردو بولنے والے احباب کے اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عطاء المجیب صاحب نے جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعارف اور وہاں پر جاری تربیتی و تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ مکرم اعجاز احمد نیّر صاحب نے پاکستانی احمدی ہونے کے ناطے ہم پر عائد ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر راقم الحروف نے جلسہ کے اس تاریخی اجلاس میں شرکت پر سب شاملینِ اجلاس کو مبارکباد پیش کی۔

13/جنوری 2013ء

دن کا آغاز نمازِ تہجد و فجر کے ساتھ ہوا۔ نمازِ فجر کے بعد ''حصولِ علم کی اہمیت'' کے موضوع پر درسِ حدیث ہوا۔ جس کے بعد ذیلی تنظیموں اور احمدیہ اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے اجلاسات منعقد ہوئے۔

❁...... جلسہ کے آخری سیشن کا آغاز مکرم افضال احمد رؤف صاحب امیر و مشنری انچارج یوگنڈا کی زیرِ صدارت تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔

❁...... نظم کے بعد مکرم اسماعیل مالاگالا صاحب نے ''تربیتِ اولاد میں عورت کا کردار'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کو مختلف قویٰ کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ ہر ایک صنف کو اس کی ذمہ داریوں کی مطابق صلاحیتیں ودیعت کی گئی ہیں۔ اس لیے بچوں کی تربیت، نشو نما اور تربیت کیلئے ضروری ہر وصف سے عورت کو نوازا گیا ہے۔ مگر طبعی صلاحیتوں سے مکمل استفادہ قرآن و سنت کی اتباع سے ہی ممکن ہے۔ اس لیے والدین خصوصاً ماں کیلئے فرض ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کا بہترین نمونہ پیش کر کے بچوں کی تربیت اپنے لیے آسان بناوے۔

❁......بعد ازاں جماعت احمدیہ کینیڈا سے یوگنڈا میں ٹریننگ کیلئے تشریف لائے ہوئے مبلغین نے اپنا تعارف کروانے کے بعد مختصراً اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔

مکرم حماد احمد صاحب نے کہا کہ انہیں پہلی دفعہ کسی افریقن ملک کے جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ یہاں پر حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کی صداقت کا نظارہ ان کے ازدیادِ ایمان کا باعث بن رہا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے جلسہ گاہ میں آویزاں پیشگوئیوں ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' اور "I shall give you a large party of Islam" کا خصوصیت سے ذکر کیا۔

مکرم عمر اکمل صاحب نے جماعت احمدیہ یوگنڈا خصوصاً اپنی جماعت Kadama کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ انہیں ساری عمر یاد رکھیں گے۔

مکرم عطاء المجیب صاحب نے شمالی امریکہ خصوصاً کینیڈا میں اسلام احمدیت کے نفوذ کے تاریخ بیان کرنے کے علاوہ وہاں پر آجکل جاری تبلیغی مہمات کا ذکر کیا۔

❁......ان کے بعد مکرم اشوک جوشی صاحب جو کہ نیشنل ہیڈ کوارٹر کمپالا یوگنڈا میں زیرِ تعمیر مرکزی مسجد کے Contractor ہیں نے کہا کہ بحیثیت انسان ہم سب برابر ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کے نظریات کا احترام کرنا چاہیے۔

❁...... جنجا جماعت سے تعلق رکھنے والی ایک نومبائع خاتون مکرمہ حفصہ نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ ان کا تعلق ایک مسلمان گھرانے سے ہے مگر عملی طور پر وہ اسلامی تعلیمات سے دور ہی رہی ہیں۔ عام مسلمانوں کے عقائد کے مطابق جماعت احمدیہ کو اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے اپنے خاوند کی بارہا کی کوششوں کے باوجود وہ جماعت سے عمداً دور رہیں۔ مگر جب انہیں گزشتہ ماہ لجنہ اماء اللہ جنجا کے زیرِ اہتمام ''امن کانفرنس'' میں شرکت کا موقع ملا تو انہیں احساس ہوا کہ اصل اسلام تو یہ ہے۔ اب جلسہ میں شامل ہونے کے بعد محسوس ہو رہا ہے کہ پہلے جو کچھ دیکھا اس کی حقیقت سمندر میں ایک قطرے کی سی تھی۔ یہاں آکر تو ان کی کایا ہی پلٹ گئی ہے۔ نہ صرف وہ باقاعدہ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو رہی ہیں بلکہ شرائط بیعت میں مذکور ہر شرط پر من و عن عمل کرنے کا عہد بھی کرتی ہیں۔ انشاءاللہ۔

مہمانان کے ان مختصر خطابات کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ نے روحانی ترقی کیلئے خلافت کا سلسلہ قائم کر رکھا ہے جو کہ امن کے قیام اور تمکنت دین کا ذریعہ ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق آخرین میں مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا تا کہ وہ احیائے دین کر سکیں۔ آپؑ کی وفات کے بعد پیش خبریوں کے عین مطابق خلافت احمدیہ کا سلسلہ قائم ہوا۔ خلافت کی برکات کی بدولت پر آشوب دور میں بھی جماعت احمدیہ امن و آشتی کا جزیرہ بنی ہوئی ہے۔ خلافت کی راہنمائی میں دوصد سے زائد ممالک میں جماعت احمدیہ کا قیام، مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم و اشاعت، ہزارہا مساجد کی تعمیر کے علاوہ جماعت کو بنی نوع انسان کی خدمت کی کئی اسکیموں کو جاری کرنے کی توفیق عطا ہو رہی ہے۔

ایک اور اہم ترین برکت خلافت کے حق میں استجابت دعا کا نشان ہے۔ جس کا جماعت کا ہر فرد گواہ ہے۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف ہمیں بلکہ ہماری آل اولاد کو بھی اس عظیم الشان انعام کی قدر کرتے ہوئے ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم امیر صاحب کی اختتامی تقریر کے بعد خدام و ناصرات نے لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کے ورد کے علاوہ نعتیہ و حمدیہ کلام پیش کیے۔

یہ جلسہ بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے درج ذیل خصوصیات کے باعث خاص اہمیت کا حامل رہا:

❁...... پہلی دفعہ East African ممالک کے امراء کی جلسہ میں بھرپور شرکت۔

❁...... ریڈ کراس کے زیرِ اہتمام عطیہ خون کا خصوصی پروگرام، جس میں احباب نے منتظمین کی توقعات سے کہیں بڑھ کر خون کا عطیہ پیش کیا۔

❁...... ذرائع ابلاغ خصوصاً ریڈیو، اخبار اور ٹی وی کی کوریج کی وجہ سے لاکھوں افراد تک پیغامِ حق پہنچانے کی سعادت ملی۔

❁...... پیدل اور سائیکل سوار وفود کی جلسہ میں شمولیت کی روایت جاری رہی۔

❁...... وقف جدید میں نمایاں قربانی پیش کرنے والے زون امبالے (Mbale) کیلئے خصوصی انعام۔

امسال بھی سب کارکنان نے حسبِ استطاعت جلسہ کے مہمانوں کی خدمت و سہولت کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجرِ عظیم سے نوازنے کے ساتھ ساتھ ہمیشہ جلسہ کی برکات کا وارث بنائے رکھے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کے ان گنت افضال کا نظارہ پیش کرتے ہوئے یہ جلسہ دعا کے ساتھ سہ پہر اڑھائی بجے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

بقیہ: **الفضل ڈائجسٹ** از صفحہ 18

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ از صفحہ 18

انگریزی عبارت بعنوان "Translation By Dr. Ernest Trump Janam Sakhi of Baba Nanak Introduction Page 41, XLI and XLII" اس کتاب کے زیر نظر ایڈیشن میں شامل نہیں ہے۔ یہ ڈاکٹر ٹرمپ کے شائع شدہ ترجمہ سے ماخوذ ہے، مگر روحانی خزائن میں موجود ترتیب سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ''ڈکشنری آف اسلام'' کے ہی جاری اقتباسات کا حصہ ہے۔

پھر ڈاکٹر ٹرمپ کے نام کے انگریزی ہجوں کے متعلق عرض ہے کہ کتاب میں تقریباً ہر جگہ اس فاضل مصنف کا نام Trumpp لکھا گیا ہے جبکہ ست بچن کے آخر پر شامل کردہ انگریزی صفحات (روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 310 کے بعد کا صفحہ) میں یہ نام Trump لکھا گیا ہے یعنی ایک P ٹائپ ہونا رہ گیا ہے۔

......❁......❁......❁......

مکرم حکیم محمد اعظم طاہر صاحب شہید

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 13 مارچ 2010ء میں مکرم عطاء العلیم شاہد صاحب نے محترم حکیم محمد اعظم صاحب شہید آف اوچ شریف کا مختصر ذکر خیر کیا ہے۔ مرحوم کی شہادت کا ذکر قبل ازیں ''الفضل انٹرنیشنل'' 15 جون 2012ء کے اسی کالم میں کیا جا چکا ہے۔ جبکہ 26 اپریل 2013ء کے شمارہ کے ''الفضل ڈائجسٹ'' میں بھی شہید مرحوم کا ذکر خیر کیا گیا ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کو 15 مئی 2009ء کو جماعت احمدیہ اوچ شریف میں خدمت سلسلہ کے لئے بھیجا گیا تو وہاں کے سیکرٹری مال حکیم محمد اعظم صاحب سے بھی تعارف ہوا۔ آپ کا گھر نماز سینٹر سے بہت دُور تھا اس لئے وہاں ایک اور نماز سینٹر کھولا گیا جو حالات کے پیش نظر بند ہو گیا تھا۔ اب دوبارہ جب مرکز کی ہدایت ملی تو مجھے کہنے لگے کہ آپ ایک نماز ہمیں بھی پڑھانے آیا کریں۔ چنانچہ ایک نماز کے لئے مَیں وہاں جانے لگا اور نماز کے بعد ''حقیقۃ الوحی'' سے درس کا سلسلہ بھی جاری کیا گیا۔ آپ نماز باجماعت کے بڑی باقاعدگی سے پابند تھے۔ اگر خاکسار کسی عذر کے باعث نہ جا سکتا تو آپ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ نماز باجماعت ضرور ادا کرتے۔

آپ طبیہ کالج ربوہ میں بھی حکمت کی تعلیم حاصل کرتے رہے تھے۔ آپ کا خاندان شروع سے ہی حکمت کے پیشہ سے منسلک ہے۔ چنانچہ آپ کے خاندان میں آپ کے دادا جان سے پہلے بھی چار حکیم گزرے ہیں۔ آپ کے والد حکیم محمد افضل صاحب بڑے خوش ہوتے تھے کہ میرے خاندان میں بچوں میں چلو ایک تو حکیم بنا ہے۔

مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے جس کا اظہار نہ صرف احمدی احباب نے کیا بلکہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی کیا۔ خصوصاً آپ جس سرکاری ہسپتال میں کام کرتے تھے وہاں غریب آپ کے پاس علاج کے لئے آتے تو ان کی پرچی فیس بھی آپ خود ادا کرتے۔ آپ کے ہسپتال میں بڑے عہدے کے ڈاکٹرز بھی تھے مگر لوگ ان کو چھوڑ کر آپ سے علاج کرواتے کہ ڈاکٹر اعظم سے علاج کروانا ہے اس لحاظ سے بعض ڈاکٹروں کو شہید مرحوم سے حسد بھی تھا۔ آپ کی شہادت پر مقامی اخبار کیبل (Cable) پر بھی آپ جیسے ڈاکٹر کے چلے جانے پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔

گو کہ آپ سیکرٹری ضیافت بھی تھے مگر آپ کی یہ صفت تھی کہ مہمان نوازی بڑی اعلیٰ درجہ کی کرنے والے تھے۔ ربوہ سے آنے والے مہمانوں کا خاص طور پر خیال رکھتے اور پُر تکلّف مہمان نوازی کرتے۔

بہت دھیما بولنے والے تھے۔ اپنے بچوں کو یہ ہمیشہ تلقین کرتے رہتے کہ جماعت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا ہے۔ شہادت سے چند دن قبل عید کے موقع پر جب عید فنڈ، فطرانہ اور دیگر چندہ جات جمع ہو گئے اور آپ گھر میں ایک شادی کی وجہ سے خود بہاولپور نہ جا سکتے تھے تو اپنے بیٹے کو اصرار کے ساتھ کہا کہ آج ہی یہ چندہ جمع کروا کر آؤ۔ بچے نے شاید شادی کی خوشیوں کی وجہ سے تھوڑا لیت و لعل سے کام لیا تو تھوڑی سختی سے کہا کہ نہیں تم نے ہر صورت آج جا کر چندہ جمع کروانا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنی ذمہ داری کا کتنا احساس تھا اور شاید آپ کو اپنے آخری وقت کا علم ہو چکا تھا ورنہ چندہ تو شادی کے بعد بھی کسی دن بھیجا جا سکتا تھا۔ آپ کی شہادت سے قبل آپ کے علاوہ آپ کی اہلیہ اور بعض دوسرے افرادِ خاندان نے بھی اس حوالہ سے خوابیں دیکھی تھیں۔

......❁......❁......❁......

اعزاز

مکرم انیب اختر صاحب ابن مکرم میاں شب خیز اختر صاحب نے یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور سے 2009ء میں B.Tech میں اوّل آکر طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔

......❁......❁......❁......

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 14 فروری 2013ء بروز جمعرات، 11 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم ارشد زبیر صاحب (لوٹن۔ یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ 8 فروری 2013 کو 48 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کا تعلق راولپنڈی سے تھا۔ آپ 2009ء میں یوکے آئے تھے اور اس دوران یوکے کی دو جماعتوں لیڈز اور لوٹن میں سیکرٹری تبلیغ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ انتہائی نیک، منکسر المزاج، پنجوقتہ نمازوں کے پابند، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ راولپنڈی میں آپ ضلعی عاملہ کے ممبر رہے۔ آپ ایک اچھے داعی الی اللہ تھے۔ بڑے شوق اور جذبے کے ساتھ تبلیغ کیا کرتے تھے اور گھر گھر جا کر لٹریچر تقسیم کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

نماز جنازہ غائب:

(1) **مکرم چوہدری عطاء اللہ نمبردار صاحب (آف چک 9 پنیار):** 9/جنوری 2013 کو 100 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت چوہدری حاکم علی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔ آپ ابھی بہت چھوٹے تھے کہ والد صاحب کی وفات ہوگئی اور آپ کے دادا نے آپ کی پرورش کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تمام کتب کا بارہا مطالعہ کیا اور قرآن کریم کا گہرا علم رکھتے تھے۔ لمبا عرصہ اپنی جماعت کے صدر اور زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، شریف النفس، غریب پرور، خلافت اور نظام جماعت کے اطاعت گزار بہت نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) **مکرمہ نصیراں بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالجبار خان صاحب کا ٹھگڑھی مرحوم):** 2 جنوری 2013 کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، اعلیٰ اخلاق کی مالک، چندوں میں باقاعدہ، نظامِ خلافت اور نظامِ جماعت کی اطاعت گزار، نیک فطرت خاتون تھیں۔ آپ نے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ مکرم محمود احمد صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا کی ساس تھیں۔

(3) **مکرمہ صفیہ حبیب چوہدری صاحبہ (اہلیہ چوہدری حبیب اللہ صاحب آف ٹورانٹو۔ کینیڈا):** 27 دسمبر 2012 کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے بھابھڑا میں صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ بڑی دعا گو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، محبت الٰہی اور محبت رسول کے جذبہ سے سرشار، کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والی، مالی قربانی میں پیش پیش، رشتہ داروں اور غریبوں کا خیال رکھنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ غیر معمولی محبت تھی۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ بڑی باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ مربیان کرام اور مرکزی مہمانوں کی بڑے شوق سے خدمت کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 5 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے چوہدری ظفر اللہ خان طاہر صاحب آجکل جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور آپ کے ایک داماد بھی مربی سلسلہ ہیں۔

(4) **مکرم میاں محمد سرور بٹ صاحب (ابن مکرم محمد انور بٹ صاحب مرحوم۔ آف کینیڈا)**

7 دسمبر 2012 کو 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت میاں جمال الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے جنہوں نے 1902ء میں پیدل سفر کر کے قادیان جا کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت کے عاشق اور نظامِ جماعت کے اطاعت گزار، متوکل علی اللہ، چندوں میں باقاعدہ، ہر ایک سے پیار کرنے والے، بڑے سچے اور کھرے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رضوان صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ مرحوم مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورّخ احمدیت کے داماد تھے۔

(5) **مکرم گلزار محمد صاحب (آف ساہیوال):** 19/اکتوبر 2012 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے 1958ء میں بیعت کر کے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ شدید مخالفت میں بھی آپ کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ والد کی وفات کے بعد بھائی نے جائیداد سے حصہ دینے سے انکار کر دیا تو مقدمہ عدالت میں گیا اور فیصلہ آپکے حق میں ہوا لیکن آپکے بھائی نے عدالت میں پھر ایک درخواست دائر کر دی کہ ایک قادیانی مسلمان کے ترکہ کا وارث نہیں بن سکتا۔ اس پر آپ نے کروڑوں کی شہری جائیداد کی کوئی پرواہ نہ کی اور مقدمہ سے خود ہی دستبردار ہوگئے۔ آپ نے ساہیوال میں اسیران راہ مولیٰ کمیٹی کے ممبر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

(6) **مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم میجر ریٹائرڈ عبدالحمید صاحب مرحوم۔ سابق مبلغ جاپان و امریکہ):** 15/جنوری 2013 کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، فراخ دل، صابر و شاکر، کثرت سے ذکرالٰہی کرنے والی، نیک اور ہردلعزیز خاتون تھیں۔ آپ کا سسرالی خاندان احمدی نہیں تھا لیکن ان کے حسن سلوک کی وجہ سے سب ان سے پیار اور عزت سے پیش آتے تھے۔

(7) **مکرم محمد Subratty صاحب (آف ماریشس):** 12 نومبر 2012 کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ ماریشس جماعت کے ایک مخلص باوفا ممبر تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت پیار اور اخلاص کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) **مکرم Fellah Mohammed صاحب (آف الجزائر)**۔ بوقت وفات عمر 63 سال۔

(9) **مکرمہ Madame Taaleb Zahra (آف الجزائر)**۔ بوقت وفات عمر 77 سال۔

آپ دسمبر 2012 کو وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ دونوں نظام جماعت کا احترام کرنے والے، صوم وصلوۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ دونوں بڑے فعال داعیان الی اللہ تھے۔

(10) **مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب (آف نارووال):** 5/نومبر 2012 کو 67 سال کی عمر میں ایکسیڈنٹ کی وجہ سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے جوانی میں خود بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ نے زعیم مجلس انصار اللہ اور سیکرٹری وقف جدید کے علاوہ ناظم انصار اللہ ضلع نارووال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بہت محنت، لگن اور تندہی سے کام کرتے تھے۔ آپ کی کوششوں سے 2011ء میں انصار اللہ ضلع نارووال کو پہلی پوزیشن حاصل ہوئی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت سی خوبیوں کے مالک، نیک سیرت، ہردلعزیز، غریب پرور، نیک اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور اطاعت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

(11) **مکرمہ امۃ الودود صاحبہ (اہلیہ مکرم رفاقت اللہ صاحب آف کراچی):** 9/اکتوبر 2012 کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نمازوں کی پابند، دعا گو، مہمان نواز، ملنسار، ہمدرد، صدقہ وخیرات کرنے والی، چندہ جات میں باقاعدہ، دیندار اور متقی خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(12) **مکرم مرزا مبارک بیگ صاحب (ابن مکرم معظم بیگ صاحب مرحوم۔ آف راولپنڈی):** 30 اکتوبر 2012ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے راولپنڈی جماعت میں بطور امین، سیکرٹری مال، زعیم انصاراللہ، قائمقام امیر اور صدر موصیان خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نظام خلافت اور نظام جماعت کے اطاعت گزار اور وفادار نیک و مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(13) **مکرم میاں محمد احمد خانصاحب (ابن مکرم میاں غلام نبی خان صاحب۔ آف چک 166 مراد ضلع بہاولنگر):** 12 جنوری 2013ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم حضرت حکیم محمد زمان صاحب عباسیؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ آپ کو ضلع بہاولنگر کے پہلے قائد اور چشتیاں شہر کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بااخلاق، مہمان نواز، خلافت کے فدائی، نظامِ جماعت کے اطاعت گزار، ہر ایک سے پیار اور محبت سے پیش آنے والے انتہائی مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 7 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ساری اولاد کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم انس محمود منہاس صاحب یہاں حلقہ مسجد فضل لندن کے صدر ہیں۔

(14) **مکرمہ طاہرہ شرافت صاحبہ (اہلیہ مکرم شرافت مقصود احمد صاحب۔ آف کوبلنز جرمنی):** 27 دسمبر 2012 کو 48 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ 1986 میں جرمنی آئیں۔ آپ کوبلنز شہر میں آنے والی پہلی احمدی خاتون تھیں۔ آپ نے لجنہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ لمبا عرصہ سیکرٹری تربیت بھی رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مالی قربانی میں پیش پیش، خلافت سے اخلاص اور پیار کا تعلق رکھنے والی، غریب پرور، پرہیز گار اور ہر ایک سے پیار و محبت کا سلوک کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(15) **مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب):** 18 جنوری 2013ء کو ربوہ میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اپنے محلّہ کے بچوں کو قرآنِ کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، کثرت سے عبادت کرنے والی، چندوں میں باقاعدہ، صابرہ و شاکرہ، نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت سے آپ کو والہانہ عشق و وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(16) **مکرمہ نسیم ثروت صاحبہ (اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب ملک مرحوم۔ آف لاہور):** 8 جنوری 2013 کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت حکیم مولوی محمد مزنگ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی اور حضرت شیخ عطاء اللہ صاحب کی نواسی تھیں۔ بہت صابر و شاکر، صوم وصلوٰۃ کی پابند، عبادت گزار، چندوں میں باقاعدہ، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، خلافت کی اطاعت گزار، نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(17) **مکرم زکریا اسماعیل صاحب (ابن مکرم میجر پروفیسر محمد اسماعیل صاحب۔ سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ۔ آف کینیڈا):** 19/دسمبر 2012 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کا تعلق ایک بہت دیندار اور مخلص گھرانے سے تھا۔ آپ حضرت مولوی اختر علی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔ 1953 اور 1974 کے پُرآشوب دور میں بڑے شوق اور لگن کے ساتھ حفاظتی ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ آپ نے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے اطاعت و محبت کا تعلق تھا۔ نظام جماعت کے وفادار، چندوں میں باقاعدہ، ہر تحریک پر لبیک کہنے والے، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے بچوں کی بہت عمدہ تربیت کی۔ سارے بچے کسی نہ کسی رنگ میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(18) **مکرم ماسٹر عبد الغنی بھٹی صاحب (آف محمود آباد۔ سندھ):** 19/اکتوبر 2012 کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند اطاعت گزار، خلافت سے محبت کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے اپنی جماعت میں چھ سال سیکرٹری مال کی حیثیت سے نہایت اخلاص کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔

(19) **مکرم شیخ محمد بشیر صاحب (آف دُنیا پور):** 14 دسمبر 2012ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی تدفین مخالفین نے دُنیا پور میں نہ ہونے دی جسکی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا اور یہاں تدفین ہوئی۔ آپ ایک باوفا، ہمدرد اور نیک مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف مرحوم کے داماد تھے۔

(20) **عزیزم عطاء الحیٔ (ابن مکرم عاصم ضیاء باجوہ صاحب انسپکٹر وکالت مال تحریک جدید ربوہ):** عزیز پیدائشی طور پر دماغی عارضہ میں مبتلا تھا۔ اسے نمونیہ ہوا جس سے جانبر نہ ہوسکا اور 24 جنوری 2013ء کو 8 سال کی عمر میں وفات پاگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک 4 سالہ بھائی بھی ہے۔

(21) **عزیزم مؤحد ریّان بیگ (ابن مکرم ریّان بیگ صاحب۔ آف جرمنی):** گزشتہ سال یہ بچہ دسمبر میں اپنی والدہ کے ہمراہ پاکستان گیا تھا جہاں ٹانگوں پر گرم پانی گرنے کی وجہ سے اس کا جسم جل گیا۔ چھ دن بیمار رہنے کے بعد 22 دسمبر 2012ء کو دو سال کی عمر میں وفات پاگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ بچہ شادی کے 7 سال کے بعد پیدا ہوا تھا اور والدین کی اکلوتی اولاد تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے، انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

تھامس پیٹرک ہیوز کی ڈکشنری آف اسلام

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8/مارچ 2010ء میں مکرم طارق حیات صاحب کے قلم سے ایک معلوماتی مضمون میں Dictionary of Islam by Thomas Patrick Hughes کا تفصیلی تعارف پیش کیا گیا ہے۔

اندازاً 1865ء میں متحدہ ہندوستان میں بطور پادری قدم رکھنے والے اور قریباً بیس سال یہاں مقیم رہنے والے مسٹر تھامس پیٹرک ہیوز نے اپنے ذاتی علمی رجحان کی بِنا پر اپنی مشنری ذمہ داریوں کے علاوہ کئی تحقیقی کام سرانجام دیئے۔ ان کاموں میں سے ایک ڈکشنری کی تالیف بھی تھی جو اسلامی عقائد، رسوم و رواج، مذہبی تقریبات، عبادات اور مسلمانوں کی روزمرہ زندگی سے تعلق رکھنے والے امور کی وضاحت اور تشریح کرتی تھی۔ اس ڈکشنری میں مذہبی زندگی میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کا تعارف اور تشریح بھی شامل تھی۔ اس ڈکشنری کی تیاری میں پیش آنے والی مشکلات اور اس بابت ہونے والی سخت محنت کا ذکر کرنے کے بعد اس کے دیباچہ میں اس کے فوائد اور مقاصد کے ضمن میں تحریر ہے کہ: ''سرکاری حکام کے لئے تاکہ انہیں اپنی رعایا مسلمانوں میں انصاف کی تقسیم میں آسانی ہو۔ علوم شرقیہ کے وہ ماہرین جو اسلامی ممالک میں آتے جاتے ہیں اور ان کو عام مسلمانوں سے ملنا جلنا ہوتا ہے۔ موازنہ مذاہب کے وہ طلباء جو اسلام کی اصل تعلیم سے واقفیت کے خواہاں ہیں۔ یا بالفاظ دیگر یہ ڈکشنری سب کے لئے ہے''۔

اس قدر متنوع موضوعات کو زیربحث لانے والی اس ڈکشنری میں سکھ مت کو بطور ایک اسلامی فرقہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تالیف ''ست بچن'' میں کرتے ہوئے کتاب کے آخر میں مسٹر ہیوز کی ڈکشنری کے چند متعلقہ صفحات بھی شامل فرما دیئے ہیں۔

پادری تھامس پیٹرک ہیوز ایک علم دوست مشنری اور علوم اسلامیہ کا ماہر شخص تھا۔ انگلستان میں 1838ء میں پیدا ہوا۔ لندن کے قریب Aslington کے چرچ مشنری انسٹیٹیوٹ میں تعلیم پائی۔ 1865ء میں بطور پادری ہندوستان پہنچا۔ کلکتہ پہنچا تو اُس کی تقرری پشاور میں ہوئی اور 1884ء تک وہ پشاور میں تعینات رہا۔ وہ مقامی افغانوں کی طرح زندگی گزارتا اور پشتو پر مکمل عبور رکھتا تھا۔ مسٹر ہیوز ہی نے غیرملکیوں کے پشتو زبان سیکھنے کے لئے سرکاری نصاب میں شامل کتاب حکومت کے کہنے پر لکھی تھی۔

مسٹر ہیوز اسلام اور اسلامی علوم کے متعلق عمیق مطالعے اور گہرے مشاہدات کے نتیجہ میں 1878ء میں "Notes on Mohammedanism" اور پھر 1885ء میں "Dictionary of Islam" جیسی یادگار کتب لکھنے میں کامیاب ہوگیا۔

ان قابل قدر علمی کارناموں پر اُسے 1876ء میں B.D. کی ڈگری ملی۔ اور پھر 1886ء میں D.D. کی ڈگری آرچ بشپ آف کینٹربری کی طرف سے ملی۔ شاندار علمی خدمات کی بِنا پر ہیوز کو 1877ء میں Royal Asiatic Society کی ممبرشپ بھی دی گئی۔ اور 1882ء میں ہیوز کو پنجاب یونیورسٹی لاہور کا فیلو بھی بنادیا گیا۔ برصغیر میں لمبا عرصہ کام کرنے کے بعد ہیوز امریکہ منتقل ہوگیا۔ جہاں اس نے 1897ء میں میری لینڈ میں St. John Annpolis سے L.L.D کی ڈگری حاصل کی۔ امریکہ میں ہیوز کو مختلف چرچوں کی طرف سے متنوع علمی ذمہ داریاں بھی ملتی رہیں۔ اندازاً 64 سال کی عمر میں 1902ء میں ہیوز نے ریٹائرمنٹ لے لی اور خود کو مکمل طور پر علمی کاموں کے لئے وقف کرلیا۔ اس دوران اس نے کئی علمی اور تحقیقی کام کئے مثلاً اس نے Lloyd's Clerical Dictionary میں درج چرچ قوانین پر تعارف اور تبصرہ لکھنے جیسا بڑا کام بھی کیا۔

ہیوز کی وفات 1911ء میں ہوئی۔

Dictionary of Islam کا تعارف

اگرچہ ہیوز کا حتمی مقصد اور کوشش تو اسلام کی مخالفت ہی تھا۔ اس کی کتاب ڈکشنری آف اسلام کئی مسلم مصنفین کی طرف سے متعدد بار ایڈیٹنگ اور نظرثانی کے بعد شائع ہوچکی ہے۔ یہ ڈکشنری پہلی دفعہ 1885ء میں لندن سے طبع ہوئی تھی۔

مسٹر ہیوز کی لکھی ہوئی باتیں اس ڈکشنری کے پبلشر کو بھی اچنبھا معلوم ہوئی ہیں اور اس نے اس بابت اپنی حیرت کا خفیف اظہار اپنے نوٹ میں بھی کیا ہے اور کہا ہے کہ اس نے بڑی عرقریزی سے اسلام اور بانی اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف مواد کو ایڈٹ کرنے کی کوشش کی ہے۔

مسٹر ہیوز ہر لفظ کی تشریح میں ساتھ ساتھ بتاتا جاتا ہے کہ یہ لفظ یا معاملہ قرآن میں وارد ہوا ہے یا محض حدیث کی کسی کتاب سے اس کا تعلق ہے۔ اگر کسی تفسیر کی کتاب یا علم الفقہ سے بھی ماخوذ ہو تو ہیوز اس کا اظہار کرتا ہے۔ حتیٰ کہ لکھا کہ فلاں زیربحث لفظ یا معاملہ کسی قرآنی آیت یا حدیث سے نہیں بلکہ فتاویٰ عالمگیری سے لیا جارہا ہے۔ اپنی اس ڈکشنری میں کسی لفظ کی وضاحت کے لئے ہیوز بیک وقت انگریزی، عربی، فارسی اور کبھی کبھار عندالضرورت عبرانی زبان کو بھی استعمال میں لاتا ہے اور اپنے مقصد کی تشریح کے لئے اکثر اس لفظ کے لئے ان زبانوں کے رسم الخط بھی درج کرتا ہے جو مؤلف کتاب کی زبانوں کے میدان میں علمی وسعت اور کثرت مطالعہ پر دال ہے۔

ہمارے زیرنظر ڈکشنری کا وہ ایڈیشن ہے جو 1989ء میں لاہور سے شائع کیا گیا ہے۔ اس کی ترتیب و تالیف میں مسٹر تھامس ہیوز کی غیرجانبداری دیگر مستشرقین کی طرح سرعام مجروح ہوتی نظر نہیں آتی ہے اور مؤلف اکثر مقامات پر کسی بھی طرف جھکے بغیر اصل حوالہ جات من و عن درج کرتا چلا جاتا ہے۔ لیکن یہ پہلو بھی فراموش نہیں ہونا چاہئے کہ کیا پتہ یہ ہمیں میسر نسخہ کتاب کے پاکستانی پبلشر کے مدیرانہ قلم کی کتر و بیونت کا کرشمہ ہو جیسا کہ Publisher's Note کے حوالہ سے پہلے ذکر آچکا ہے۔

مؤلف نے بہت گہرائی میں جاکر اور بڑی تفصیل کے ساتھ امور پر بحث کی ہے مثلاً روح کے ذکر میں لکھا کہ اس کا ذکر قرآن میں کہاں کہاں آیا ہے۔ تفاسیر نے اس سے کیا مراد لیا ہے اور حدیث سے اس بابت کیا رہنمائی ملتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

مسٹر ہیوز نے کتاب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈوں کے بیان میں صحابہ کی مختلف روایات درج کی ہیں، اور اپنی کتاب میں چھ مختلف مسلم ممالک کے جھنڈوں کی تصویرکشی بھی کی ہے اور لکھا ہے کہ ''روایات میں درج ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود کی آمد کی نشانیوں میں لکھا ہے کہ وہ خراسان کی طرف سے کالے جھنڈے تلے نکلے گا''۔ ہیوز نے لکھا ہے کہ ''اس کی حکمت یہ سمجھ آتی ہے کہ ابتدائی زمانہ اسلام میں جھنڈوں کا رنگ سیاہ ہی تھا۔ مگر اسے حیرت ہے کہ کچھ لوگ تو سبز رنگ کا جھنڈا اٹھائے پھرتے ہیں''۔ اسلامی پرچموں کے تعلق میں ہی مزید لکھا کہ ''حضرت جابرؓ کے نزدیک فتح مکہ کے وقت جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت بتاتی ہے کہ آپؐ کی زیرقیادت لشکر کے دو عَلَم ہوا کرتے تھے ایک بڑا سیاہ والا اور دوسرا چھوٹا کالے رنگ والا اور حضرت براء بن العازبؓ کی حدیث ہے کہ جھنڈا چوکور تھا اور اس کا رنگ کالا تھا۔ ہیوز نے لکھا کہ شیعہ سنّی کشمکش کے نتیجہ میں فاطمیوں نے اپنے عَلَم کے لئے سبز رنگ چنا اور بنو امیہ والوں نے اپنے لئے سفید رنگ کا جھنڈا مختص کیا''۔

اس ڈکشنری میں بعض صفحات تو اپنی دلچسپی اور مسٹر ہیوز کے وسعت مطالعہ کے باعث پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً نماز کے عنوان کے تحت تفصیل سے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً اذان، نماز کی ادائیگی کے طریق کو تو تصاویر کی مدد سے واضح کیا گیا ہے۔ اوقاتِ نماز، نماز کی اقسام یعنی فرض، سنت، نماز جنازہ وغیرہ کا ذکر کیا ہے وغیرہ۔

قرآن کریم کے ذکر میں جن ذیلی عناوین پر بات کی گئی ہے۔ ان میں قرآن کا کتابی تعارف۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تصنیف ''الاتقان'' کے حوالہ سے قرآن کے 55 مختلف نام۔ قرآن کی وحی کیسے اور کن حالات میں اتری؟ جمع القرآن۔ قرآن کریم میں رکوع، پارہ اور سورۃ کی تقسیم۔ ایک چارٹ کی صورت میں قرآنی سورتوں کے اسماء، ان الفاظ کے انگریزی معانی، علامہ جلال الدین سیوطیؒ، Rev. J. M. Rodwell اور Sir W. Muir کے مطابق سورتوں کی ترتیب بلحاظ نزول۔ مکی اور مدنی سورتوں کی تقسیم اور ان کا مختصر تعارف۔ قرآن کے ماخذ۔ تلاوت کے آداب اور فضائل۔ حروف مقطعات۔ اصول تفسیر۔ معجزات اور شان قرآن۔ قرآن کے بارے میں مغربی مصنفین کی آراء، قرآن کریم کے تراجم اور مختلف نسخے۔ ناسخ و منسوخ کی بحث۔ وغیرہ

مسٹر ہیوز کی اس تالیف کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اس فاضل پادری نے خود اپنے الفاظ میں کسی بھی اعتراض یا بدگمانی میں ملوث ہوئے بغیر اسلام کی مخالفت میں اپنی ساری بھڑاس اپنے پیشروؤں کے الفاظ میں درج کرکے نکال لی ہے۔

''ڈکشنری آف اسلام'' کے پریمیئر بک ہاؤس انارکلی لاہور پاکستان کے 1989ء کے ری پرنٹ ایڈیشن کے صفحہ 588 پر وہ فقرات غائب ہیں جن کو حضرت مسیح موعودؑ نے درج فرمایا ہے۔ ایک معروف مخالفِ اسلام ویب سائٹ پر موجود اس مکمل ڈکشنری کے عکس میں یہ پیراگراف شامل ہے جس کا ایڈریس برائے حوالہ درج ہے:

http://www.answering-islam.org/Books/Hughes/s.htm

کتاب ''ست بچن'' کے آخر پر درج ٹائپ شدہ

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8/فروری 2010ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی، محبتِ الٰہی میں کہی گئی، ایک طویل نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اولاد ہو یا ہو مال و زر ، اب تجھ سے پیارا کوئی نہیں
اک پَل دو پَل کی دُوری بھی اب دل کو گوارا کوئی نہیں
ہاں یادِ خدا کے چپّو ہی کشتی کو پار لگاتے ہیں
ورنہ اس بحرِ غفلت کا تا دُور کنارہ کوئی نہیں
ہے یوم نتائج حشر کا دن کیا اس سے پہلے بات کریں
یہ دنیا ہے میدان عمل یاں جیتا ہارا کوئی نہیں
لب خشک ہیں آنکھیں جلتی ہیں اک حبس سا اندر باہر ہے
مشکل ہے بہت یہ ضبطِ غم اب صبر کا یارا کوئی نہیں
کمزور بھی ہوں بے طاقت بھی' بے وقعت بھی لاچار بھی ہوں
اک نظر کرم ' اک نظر کرم اب اور سہارا کوئی نہیں
میں رُل کر مٹی ہو جاؤں قدموں میں جہاں کے کھو جاؤں
مل جائے اگر تُو بدلے میں تو یار خسارا کوئی نہیں
کس کاندھے پر میں سر رکھوں اور کس سے دل کی بات کہوں
سب شہر بھرے ہیں لوگوں سے پر ان میں ہمارا کوئی نہیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 26/فروری 2010ء میں شائع ہونے والی مکرم اعظم نوید صاحب کی ایک نظم ''نور کی ردا'' سے انتخاب پیش ہے:

نغمۂ جانفزا خلافت ہے
سلسلہ نور کا خلافت ہے
کون اب آسماں سے اُترے گا
اب تو رب کی رضا خلافت ہے
جس سے ہر سمت روشنی پھیلی
نور کی وہ ردا خلافت ہے
زخم سارے ہی مندمل کر دے
اک مکمل دوا خلافت ہے
شکر واجب ہے اُس کا ہر لمحہ
نعمت بے بہا خلافت ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

24th May 2013 – 30th May 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 24th May 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:15	Inauguration Of Bradford Mosque: Recorded on 2nd October 2004.
02:30	Aaina
03:05	Japanese Service
03:20	Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on 10th September 1996.
04:25	Kasre Saleeb
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 16th July 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
06:50	Huzoor's Tour Of UK: Documenting Hazoor's visit to Ilkley, Yorkshire.
07:40	Siraiki Service
08:20	Rah-e-Huda
10:00	Indonesian Service
11:00	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:40	Dars-e-Hadith
12:00	Friday Sermon: Recorded on 19th April 2013
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
13:50	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
14:05	Yassarnal Qur'an
14:25	Shotter Shondhane
15:45	Islami Mahino Ka Ta'aruf
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:25	Huzoor's Tour Of UK [R]
19:30	Live Friday Sermon
21:40	Rah-e-Huda [R]
23:15	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il

Saturday 25th May 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:40	Yassarnal Qur'an
01:00	Huzoor's Tours Of UK
02:10	Friday Sermon: Recorded on 24th May 2013
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Ma'al Arab: recorded on 17th July 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al Tarteel
07:05	Jalsa Salana Holland Address: Rec. 19/05/2012
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time
09:00	Question And Answer Session: Recorded on 4th September 1996, in Sweden.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on 24th May 2013.
12:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:25	Al Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Kuch Yaadain Kuch Baatain
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al Tarteel
18:05	World News
18:30	Jalsa Salana Holland Address [R]
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda
22:35	Story Time
23:00	Friday Sermon [R]

Sunday 26th May 2013

00:10	MTA World News
00:30	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
01:05	Al Tarteel
01:35	Jalsa Salana Holland Address
02:30	Story Time
02:55	Friday Sermon: recorded on 25th May 2013
04:05	Kuch Yaadain Kuch Baatain
04:55	Liqa Maal Arab: recorded on 18th June 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Qur'an
06:45	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Rec. 20/02/2011
08:00	Faith Matters
08:50	Question and Answer Session: Recorded on 12th September 1998.
10:05	Indonesian Service
11:10	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 29th June 2012.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:40	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon: Recorded on 24th May 2013.
14:10	Bengali Reply To Allegation
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
16:25	Yassarnal Qur'an
17:00	Live Beacon Of Truth
18:05	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
19:35	Real Talk
20:40	Attractions Of Canada: A documentary on Niagara Falls, featuring a detailed look at the falls, including images of Huzoor's visit to the falls.
21:10	Islamic Awareness: A lecture delivered by Imam Ataul Mujeeb Rashed to the police force in Yorkshire at Wakefield Headquarters.
21:50	Friday Sermon [R]
23:00	Question and Answer Session [R]

Monday 27th May 2013

00:20	MTA World News
00:35	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:30	Attractions Of Canada
03:00	Friday Sermon: recorded on 24th May 2013.
04:15	Kasuti
04:55	Liqa Ma'al Arab: Part 1, Recorded on 30th July 1996.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Adaab-e-Zindagi Part 1
07:00	Khilafat Jubilee 2008 Address: Recorded on 27th May 2008, on the occasion of Khilafat Centenary.
09:00	Khilafat In The Precepts Of Prophet Hood
09:10	One Community One Leader
09:40	A True Spiritual Leadership
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon recorded on 8th March 2013.
11:00	History Of Khilafat
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25	Khilafat A Great Leadership
13:00	A Living Relationship With Khilafat: A speech delivered by Munir Javaid.
14:00	Shotter Shondhane
15:00	Jalsa Salana Speeches
16:00	Live Yaum-e-Khilafat: Live urdu programme
17:05	Live Arabic Service: Khilafat special programme for Arabic speaking viewers.
18:20	Khilafat Jubilee 2008 Address [R]
20:15	Obedience Of Khilafat
20:55	Real Talk
22:05	Yaum-e-Khilafat [R]
23:15	Adaab-e-Zindagi Part 2

Tuesday 28th May 2013

00:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45	Khilafat In The Precepts Of Prophet-hood
01:00	A True Spiritual Leadership
01:20	Khilafat Jubilee 2008 Address
03:10	Beacon Of Truth: Recorded on 26th May 2013
04:25	Khilafat A Great Leadership
05:00	Liqa Ma'al Arab: Part 2, Rec. on 30th July 1996
06:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
06:15	Yassarnal Qur'an
06:45	The Life Of Hadhrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad
07:50	Insight: recent news in the field of science
08:15	Fraser Island: Part 3 of a guided tour to Fraser Island including a ferry ride, a trip to rain forest and fresh water lake.
08:45	Question and Answer Session: Rec. 12/09/1998
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Translation of Friday Sermon recorded on 24th May 2013.
12:05	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Spanish Service
16:00	Press Point
17:00	Khilafat Qudrat-e-Sani
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:20	The Life Of Hadhrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad [R]
19:25	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 24th May 2013.
20:30	Insight: recent news in the field of science
21:00	Press Point
22:00	Khilafat Qudrat-e-Sani
23:00	Question and Answer Session [R]

Wednesday 29th May 2013

00:20	MTA World News
00:35	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:30	The Life Of Hadhrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad
02:30	Fraser Island
03:00	Press Point
04:15	Seerat-un-Nabi
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 31st July 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
07:00	Jalsa Salana Qadian Address: Recorded on 28th December 2011.
08:00	Real Talk
09:01	Question and Answer Session: Recorded on 4th September 1996.
09:50	Indonesian Service
10:55	Swahili Service
12:05	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on 17th August 2007.
13:50	Bangla Shomprochar
14:50	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
15:25	Kids Time
16:00	Faith Matters
17:00	Maidane Amal Ki Kahani
17:35	Al Tarteel
18:05	MTA World News
18:25	Jalsa Salana Qadian Address [R]
19:20	Real Talk
20:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
21:05	Kids Time
21:35	Maidane Amal Ki Kahani
22:10	Friday Sermon [R]
23:00	Intikhab-e-Sukhan

Thursday 30th May 2013

00:05	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:35	Al-Tarteel
01:05	Jalsa Salana Qadian Address
02:05	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
02:45	The Era of Hadhrat Khalifatul Masih III
03:55	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 1st August 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	Yassarnal Qur'an
07:10	Huzoor's Tour Of Scandinavia: Featuring Huzoor's arrival in Denmark in 2005.
07:55	Beacon of Truth
09:00	Tarjamatul Qur'an class: Rec. 16/09/1996
10:05	Indonesian Service
11:10	Pushto Service
12:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:15	Yassarnal Qur'an
12:55	Friday Sermon: Recorded on 24th May 2013,
14:00	Live Shotter Shondhane
16:00	Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme
16:35	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:05	MTA World News
18:25	Huzoor's Tour Of Scandinavia [R]
19:00	Faith Matters
20:15	Rabwah Ke Shab-o-Roz
21:00	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:05	Kasre Saleeb
22:50	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 17 May, 2013 | Issue No. 20

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں

احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر85)

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان کسی کا مقابلہ کرتا ہے تو اسے کچھ نہ کچھ کہنا ہی پڑتا ہے جیسے مقدمات میں ہوتا ہے۔اس لیے آرام اسی میں ہے کہ تم ایسے لوگوں کا مقابلہ ہی نہ کرو۔سد باب کا طریق رکھو اور کسی سے جھگڑا مت کرو۔ زبان بند رکھو۔گالیاں دینے والے کے پاس سے چپکے سے گزر جاؤ گویا سنا ہی نہیں اوران لوگوں کی راہ اختیار کرو جن کے لیے قرآن شریف نے فرمایاہے وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَاماً ۔ اگر یہ باتیں اختیار کرلوگے تو یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ کے سچے مخلص بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کو کسی رپورٹ کی حاجت نہیں۔ وہ خود دیکھتا ہے اور سنتا ہے اگر تم تین ہوتو چوتھا خدا ہوتا ہے۔اس لیے خدا کو اپنا نمونہ دکھاؤ۔

اگر تمہارے نفسانی جوش اور بدزبانیاں ایسی ہیں جیسے تمہارے دشمنوں کی ہیں پھر تم ہی بتاؤ کہ تم میں اور تمہارے غیروں میں کیا فرق اور امتیاز ہوا؟ تمہیں تو چاہئے کہ ایسا نمونہ دکھاؤ کہ جو مخالف خود شرمندہ ہوجاوے۔ بڑا ہی عقلمند اور حکیم وہ ہے جو نیکی سے دشمن کو شرمندہ کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ:131۔جدید ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

قارئین الفضل کے لئے ماہ بماہ مرتب ہونے والی Persecution Report بابت ماہ نومبر 2012ء سے چند واقعات نہایت اختصار سے پیش ہیں۔اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں آباد احمدیوں کو اپنے پیارے امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔

....

مکمل بدامنی

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں مسلم لیگ نون کی حکمرانی ہے اور یہاں شہباز شریف نے وزارت اعلیٰ کا خوب حظ اٹھایا ہے۔مسلم لیگ نواز گروپ کی شہرت ہی مولویت کے سہارے اپنی طاقت وقوت میں اضافہ کرنے کے حوالہ سے ہے۔ اس دور حکومت میں بھی اس سیاسی جماعت کے عمائدین کالعدم دہشت گرد تنظیموں کے سرغنوں کے ہم نوالہ بنے رہے کیونکہ پنجاب میں مسلم لیگ کی تاریخ ہی انتہا پسند مُلّاں کی دوستی سے مرقع ہے۔

مثلاً 1953ء میں پنجاب میں مسلم لیگ کے وزیر اعلیٰ دولتانہ صاحب نے اپنی طاقت کے نشہ میں مولویوں کو احمدیوں کے خلاف کھلم کھلا ظلم و بربریت کا اجازت نامہ تھمایا جس کے بعد اس طبقہ اشرار نے وہ بدامنی پھیلائی جو پاکستان کی تاریخ میں جابجا بھرے اندھیروں کے طویل سلسلوں میں اولین مثال ٹھہری۔

لیکن مسلم لیگ پنجاب تا حال نوشتہ دیوار پڑھنے سے بھی قاصر ہے اور تاریخ سے سبق سیکھنے کی طرف آمادہ نظر نہیں آرہی ہے۔ 2008ء میں ان لوگوں کو زمام حکومت ملی اوراگلے ہی برس لاہور کی بادشاہی مسجد میں ایک نہایت غیر معمولی ’’ختم نبوت کانفرنس‘‘ رچائی گئی جس کے تمام تر انتظامات واخراجات ان نئے حاکموں کی جانب سے تھے۔ اوراس نجویٰ شر میں ان مولویوں کو بھی کرسی دی گئی جن کی انتہاپسندی، دہشت گردی اور غیر قانونی سرگرمیوں کے حوالہ سے دو رائے نہیں ہے۔پھر اس کے بعد حاکم وقت کی نگاہوں کے اشارے پر چلنے والی انتظامیہ اور پولیس نے فوری طور پر احمدیوں کے خلاف نہایت ناواجب رویہ اورسراسر ظالمانہ سلوک کا آغاز کردیا۔ وہ دن بھی آیا کہ 2010ء میں پولیس کے حصار میں دہشت گردوں نے دو مساجد میں سربسجود نمازیوں کو خون میں نہلا دیا۔نہ کسی زخمی کو مساجد سے باہر آنے دیا گیا اور نہ ہی کوئی مدد باہر سے اندر جانے دی گئی۔

صوبہ بھر میں اور دارالخلافہ لاہور میں بطور خاص ہرنئ صبح کے ساتھ حکومت وقت کی پشت پناہی سے جاری ظلم کی مہم کا نیا باب رقم ہوتا ہے جس کی چند جھلکیاں ہم ان محدود صفحات میں اپنے قارئین تک پہنچا پاتے ہیں۔

لیتا ہے خدا کا نام اس زمانے میں!!!

☆......**رحمان پورہ، لاہور: ملک بھر کی طرح** لاہور میں بھی احمدیوں کو اپنی مساجد کی تعمیر ومرمت وتوسیع کی اجازت نہیں ہے ۔مسجد کی کمی شدت سے محسوس کرتے ہوئے مقامی احمدیوں نے ایک گھر کے اندر جگہ مخصوص کرکے نمازوں کی ادائیگی شروع کردی۔یہ احمدیوں کی ملکیتی ایک تین منزلہ عمارت ہے جس کی اوپری دومنزلوں پر دواحمدی خاندان آباد ہیں اور مالکان نچلے حصہ میں رہتے ہیں۔گھر کے مالک نے مقامی احمدیوں کو، جن کی تعداد نہایت تھوڑی ہے، گھر کے ایک کمرے میں نمازیں ادا کرنے کی اجازت دے دی۔ جس سے بندگان خدا کو بغیر کسی مشکل کے باجماعت سربسجود ہونے کی سہولت میسر آگئی۔لیکن اسلامی جمہوریہ میں نماز سے روکنے والا گروہ متحرک ہوگیا اور رپٹ لکھوانے پولیس کے پاس پہنچ گیا۔

جس پر احمدی احباب نے پولیس سے ملکر وضاحت کی کہ نماز کی ادائیگی سے ہم کسی ایک شخص کے لئے بھی مشکل یا پریشانی کا باعث نہیں بن رہے ہیں۔

قارئین کرام! ایک صدی قبل شاعر کا تخیل اسلامی جمہوریہ میں حقیقت کا روپ دھار چکا ہے۔

مذہبی آزادی کے لئے خطرات ہی خطرات

☆......**وحدت کالونی، لاہور:** کالعدم تنظیم جماعۃ الدعوۃ کے چار ہٹے کٹے باریش کارکن جن کی عمریں 25 سے 30 برس کے درمیان ہونگی، مقامی تھانے پہنچ گئے اور ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا ان لوگوں کا موقف تھا کہ ان احمدیوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہونی ضروری ہے جنھوں نے خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے عیدالاضحیٰ کے موقع پر جانوروں کی قربانی کی ہے۔یادرہے کہ آج وطن عزیز میں کسی بھی کالعدم تنظیم کا کارکن، یا کسی بھی قسم کی دہشت گردی میں ملوث شخص ’’ختم نبوت‘‘ کا علمبردار بن کر محفوظ ہوجاتا ہے۔ان شرپسندوں نے پولیس کے سامنے اظہار کیا کہ ان کے پاس احمدیوں کے خلاف مقدمہ کے اندراج کے لئے تمام تر ضروری ثبوت تصویری، ویڈیو اور تحریری رپورٹ کی صورت میں موجود ہیں۔

ان لوگوں نے اقرار کیا کہ یہ یونیورسٹی کے طلباء پر مشتمل 400 لوگوں کا گروہ ہے اور یہ نوجوان مولوی جماعت احمدیہ کے خلاف 1953، 1974 اور 1984ء میں ہونے والی منظّم بدامنی اور ظلم کی تاریخ سے آگاہ معلوم ہوتے تھے اور چکمہ دیا کہ ہم کسی بدامنی کے خواہاں نہیں ہیں بلکہ آئین وقانون کے مطابق قادیانیوں کا محاسبہ کرنا چاہتے ہیں۔اور عندیہ دیا کہ ہم احمدیوں کو باجماعت جمعہ کی ادائیگی سے روکنا چاہتے ہیں اور احمدیوں کی نماز کے تصویری ثبوت بھی مہیا کرنے کو تیار ہیں ہم ان احمدیوں کا نماز سینٹر سے ان کے گھروں تک تعاقب کرکے ان کے اسماء اور ایڈریس مرتب کریں گے اوراس طرح ہم احمدیوں کو اسلامی طریق پر عبادت سے زبردستی روک دیں گے۔

ایس ایچ او نے ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کردیا۔مگر اندازہ یہی ہے کہ پولیس والے مولوی کے دباؤ کے سامنے زیادہ دیر ٹھہر نہیں پائیں گے۔یادرہے کہ مذکورہ بالا گروہ اشرار عید کے موقع پر متعدد احمدیوں کو قربانی سے روکنے میں کامیاب رہا اور یہ ظلم پنجاب پولیس کے مکمل تعاون سے ممکن ہوا تھا۔

ناواجب ہتھیار

☆......**کریم پارک، لاہور، 31 اکتوبر:** فاروقیہ گرلز ہائی سکول کی پرنسپل نے سکول کی کینٹین کے ٹھیکیدار کو بدانتظامی پر نوٹس دیا تو یہ عقلمند شخص فوراً جماعت اسلامی اورسنی تحریک والوں کے پاس مدد کے لئے پہنچ گیا اور مولوی بھی شائد اس کے منتظر تھے۔اس ٹھیکیدار کے لئے فوری طور پر کارگر ہتھیار اور تیر بہدف نسخہ تیار کیا گیا اور مولویوں کی طرف سے اعلان عام ہوگیا کہ سکول کی پرنسپل عاصمہ فاروقی نے ایک پمفلٹ کی بے حرمتی کی ہے۔

مولویوں نے ایک بڑا جلوس نکالا اور سکول کی عمارت پر دھاوا بول دیا۔اپنے دعویٰ کی مضبوطی کے لئے جھوٹ کی نجاست میں مزید نجاست ملالینا کیا برا ہے۔

مولویوں نے اگلا الزام یہ گھڑا کہ یہ پرنسپل ایک قادیانی عورت ہے تا اشتعال میں اضافہ ہوجائے۔حالانکہ مذکورہ بالا خاتون احمدی نہ ہیں۔البتہ اس سکول کے ہمسایہ میں ایک احمدی گھرانہ آباد ہے۔مولویوں کے جلوس ،بیہودہ نعرے بازی اور اشتعال انگیزی کے ماحول میں ان احمدیوں نے خوف کے سایہ میں رات بسر کی۔

جان بچ گئی

☆......لاہور: مکرم عابد نسیم چغتائی صاحب نیشنل بینک آف پاکستان میں ملازم ہیں۔ایک شخص نے آپ کو ’’الیس اللہ بکاف عبدہ‘‘ والی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا اور مشتعل ہوگیا کہ یہ قرآن کریم کی آیت کا ٹکڑا ہے۔اس آدمی نے پولیس کو اطلاع دی اور تب پولیس کی نفری شہر کے تمام مجرموں سے فراغت پاکر اور قتل وغارت ،چوری ڈاکے وغیرہ کا مکمل سدباب کرکے فارغ البالی کا شکار تھی اس لئے پولیس کا ایک انسپکٹر اور دو سپاہی اس احمدی سے تفتیش کرنے پہنچ گئے تا اس کو مذہبی بنیاد پر ایک خطرناک مقدمہ میں پھنسایا جاسکے۔یہ پولیس انسپکٹر چونکہ شرم وحیا اور اخلاقیات کے اسی مقام پر فائز تھا جس کا شہرہ ہے اس لئے اس انسپکٹر نے اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کے لئے الزام لگایا کہ یہ احمدی قرآنی آیت والی انگوٹھی پہن کر بیت الخلاء گیا جس سے قرآن کی بے حرمتی ہوگئی ہے۔بے حیائی کا یہ عالم تھا کہ اپنی گندہ ذہنی اور گالی گلوچ کی عادت کے سبب یہ شخص اس احمدی پر ناواجب سختی کرتے کرتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بھی نازیبا زبان استعمال کرنے لگا۔جبکہ ’’انی مھین من ارادا ھانتک‘‘ میں محض اہانت کا ارادہ کرنے پر بھی گرفت کا ذکر ہے۔

بعد ازاں پولیس انتظامیہ نے موقف اختیار کیا کہ شکائت کرنے والا شخص ایک مذہبی جماعت کا سرکردہ رکن تھا اور جلوس لے کر تھانہ پہنچ گیا تھا اس لئے ہمیں یہ کارروائی کرنی پڑی ۔ پولیس کی نصیحت پر مکرم عابد نسیم صاحب دفتر سے چھٹیاں لے کر روپوش ہوگئے۔

پولیس نے اتنی مہربانی کی کہ مقدمہ درج نہ کیا، لیکن مذہبی جماعت کا لیڈر عدالت پہنچ گیا اور جج نے اپنی جان بچانے کے لئے حکم دے دیا کہ پولیس قانون کے مطابق کارروائی کرے۔بالآخر پولیس نے تھانہ ریس کورس میں 18 اکتوبر کو دفعہ PPC 295-C کا مقدمہ درج کرکے رات آٹھ بجے مکرم عابد صاحب کو گرفتار کرلیا۔اگلی صبح ملزم کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا جس نے ضمانت منظور کرلی اور ساتھ ہی PPC 295-C کے تحت شامل کئے جانے والے جھوٹے الزامات ختم کردیئے۔

یوں مکرم عابد صاحب خدا کا شکر کرتے ہوئے گھر واپس آئے۔

اگر پاکستان میں کسی کے پاس وقت کی کمی کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف جاری رہنے والی ’’سپینش انکوائزیشن‘‘ کی مہم کی تاریخ پڑھنے کا وقت نہ ہوتو وہ ہماری یہ سطور ہی پڑھ لیا کرے۔

(باقی آئندہ)